مَحاسِنُ الاَعمال

طُبِعَ فِی المطبعِ مُفیدِ عام الکائن
فی بلدۃ آگرہ فی سنة ۱۳۱۱
الھجریة

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله القائل فی تنزیله فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه
والصلوٰة والسلام علی سید رسله خاتم انبیائه المبین لنا کل سیئة فی الدین وحسنه وعلی
صالحی امته من الآل والصحب وغیرهم فی کل لحظة ویوم واسبوع وشهر وسنه
قبل اسکے ہمنے دو رسالے بیان کبائر ذنوب وعظائم آثام مین لکہے ہین ایک رسالہ بیان کبائر باطنه مین اسکا
نام قوارع الانسان عن اتباع خطوات الشیطان رکہا ہے دوسرا رسالہ بیان کبائر ظاہرہ مین اوسکا نام
قواطع البشر عن انواع الشر مقرر کیا ہے اس رسالہ مین جسکا نام محاسن الاعمال رکہا گیا ہے بیان کرنا
اعمال صالحہ کا مقصود ہے جو کہ سنت مطہرہ سے ثابت ہین ترتیب اس رسالہ کی مطابق کتب وابواب کتاب
تیسیر الوصول رکہی ہے ضبط صوالح اعمال مین کم وبیشی مناسب ہر مقام کی ملحوظ رکہی گئی ہے یعنی کسی جگہہ کوئی حدیث
اصل سے زیادہ اور کسی جگہہ کوئی حدیث اصل سے کم کردی ہے جس روایت کو انفع واجمع واکمل پایا اوسکا
ذکر کیا ہے جسکو مختصر یا مکرر سمجہا اوسکو نہین لکہا ایمان نام فعل قلب کا ہے اسلام نام فعل عضو کا ہے احسان

نام اخلاص کا ہے اصل بنیاد شرع شریف کی دو امر پر ہے ایک امر دوسری نہی سو جب یہہ دونون امر
کسی شخص مین موافق مرضی شارع کے جمع ہو جاتے ہین تب وہ آدمی مومن کامل مسلم صادق محسن فائض
ہو جاتا ہے سابقین اولین و اصحاب یمین مین شمار کیا جاتا ہے اور اگر مخالط حسنات و سیئات ہے تو اوسکا نام
مقتصد ہے اور اگر بالکل مسیئی ہے تو بہر موسوم بظالم ہے ظلم دن قیامت کے ظلمات ہونگا حسنات انوار
ہونگے اختلاط موجب عفو و عذاب کا ہوگا ترک منہیات سے مقدم فعل مامورات ہوتا ہے اسیلئے جسکے حسنات
سیئات سے زیادہ ہونگے گو ایک ہی حسنہ کیون نہو وہ انشاء اللہ تعالی ہمراہ صحت عقیدہ و عدم شرک کے
نجات پائیگا جسکے سیئات غالب اور حسنات مغلوب ہونگے وہ ہالک ہوگا اور جسکے پاس نری حسنات
ہین سیئات نہین ہین وہ بے حساب جنت مین جاویگا سو عمل کرنا حسنات پر بدون دریافت اعمال صالحہ
کے نہین ہو سکتا ہے جسطرح کہ بچنا سیئات سے بغیر معلوم کرنے سیئات کے ناممکن ہے اہل حسنات کیلئے
ترغیبات و فضائل آئے ہین اہل سیئات کے لئے ترہیبات و وعیدات وارد ہوئے ہین پہلی بات کا بیان ہمنے
رسالہ عاقبۃ المتقین مین کیا ہے دوسری بات کا ذکر ہمنے رسالہ بشارۃ الفاسق مین لکھا ہے اس رسالہ
مختصر مین فقط بیان مامورات کا ہوگا جسطرح کہ رسائل زواجر و قواطع مین فقط بیان منہیات کا تھا
کسی مسلمان مومن کو دریافت کرنے ان امور سے چارہ نہین ہے انکے بعد مرتبہ دریافت کرنے مراتب
احسان و عرفان کا ہے اوسکے لئے اگر اللہ نے توفیق بخشی تو رسالہ جداگانہ لکہا جاویگا مقاصد اخلاص
و کلام مخلصین محسنین بیکجا فراہم کیا جاویگا وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

مقدمہ۔ بیان مین نیت و اخلاص کے

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہین حضرت صلعم نے فرمایا ہے انما الاعمال بالنیات و انما لکل امرئ
ما نوی فمن کانت ہجرتہ الی اللہ و رسولہ فہجرتہ الی اللہ و رسولہ و من کانت ہجرتہ الی
دنیا یصیبہا او امرأۃ ینکحہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ اخرجہ الخمسۃ یعنی اعتبار کاموں کا نیت سے
ہے ہر کسی کے لئے وہی ہے جو اوسنے نیت کی ہے سو جسنے ہجرت کی طرف اللہ و رسول کے اوسکی ہجرت

طرف اللہ و رسول کے ہوئی اور جسنے ہجرت کی طرف دنیا کے جاوسکو ملیگی یا طرف کسی عورت کے جس سے
وہ نکاح کریگا تو یہ ہجرت اوسکی اسی کام کی طرف ہوئی ابن مہدی وغیرہ آئمہ حدیث نے کہا ہے کہ جو شخص کوئی
کتاب تصنیف کرے اوسکو چاہیے کہ اپنی کتاب کو اسی حدیث سے شروع کرے اسمین طالب کو تنبیہ ہے تصحیح
نیت پر یہہ حدیث ایک اصل عظیم ہے اصول دین سے ایک رکن رکین ہے ارکان اسلام سے ایک اسطوانہ
ہے اساطین شرع شریف سے سارے اعمال ظاہرہ و باطنہ حسنہ وسیئہ کا اسی نیت پر دارمدار ہے بے نیت
کے کوئی عمل قبول نہین ہوتا ہے نہ اسکا کچھ اعتبار ہے یہہ حدیث متفق علیہ شیخین ہے ابن عمر کا لفظ یہہ ہے
حضرت نے فرمایا اللہ جب کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو وہ سب لوگون کو پہونچتا ہے پھر وہ اپنی
نیات پر مبعوث ہوتے ہین رواہ الشیخان عائشہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ ایک لشکر مکہ پر چڑھائی کریگا جب
زمین بیدا مین پہونچیگا اول سے تا آخر سب کے سب زمین مین دھس جاوینگے پھر اپنی اپنی نیت پر مبعوث ہونگے
اخرجہ الشیخان انس بن مالک کا لفظ یہہ ہے ہم پھرے غزوۂ تبوک سے ہمراہ حضرت کے فرمایا کچھہ لوگ
ہمکو چھوڑ کر مدینہ مین رہگئے ہین ہم کسی گھاٹی و جنگل مین نہین چلے لیکن وہ ہمارے ساتھہ تھے اونکو عذر نے روکدیا
رواہ البخاری ابو داود کا لفظ یون ہے حضرت نے کہا تمنے چھوڑے ہے مدینہ مین کچھہ قومون کو نہین چلے تم
کوئی راہ اور نہین خرچ کیا تمنے کوئی نفقہ اور نہ قطع کیا تمنے کوئی جنگل لیکن وہ تمہارے ساتھہ تھے کہا ای رسول
خدا وہ کیونکر ہمارے ساتھہ ہو سکتے ہین وہ تو مدینہ مین ہین فرمایا اونکو بیماری نے روکدیا ہے معلوم ہوا کہ مجرد
نیت پر ترتب اجر کا ہوتا ہے گو بہ سبب کسی عذر کے وہ عمل وقوع مین نہ آوے وللہ الحمد اسکی تصریح حدیث
ابو ہریرہ مین مرفوعاً یون آئی ہے کہ بیشک اللہ نہین دیکھتا ہے طرف تمہاری جسمون اور صورتون کے لیکن
دیکھتا ہے طرف تمہارے دلونکی رواہ مسلم معلوم ہوا کہ دارمدار ہر کام کا دل کی نیت پر ہے نہ جسم و صورت
پر ظاہری و نہ ہی خوبصورتی و بدشکلی کا یہان اعتبار نہین ہے اعتبار دل کا ہے کہ دلکی نیت کیسی ہے اچھی ہے یا بری
ہے حدیث ابو کبشہ انصاری مین آیا ہے حضرت نے فرمایا دنیا چار شخصون کے لئے ہے ایک وہ بندہ ہے جسکو
اللہ نے مال و علم دیا ہے وہ اوسمین اپنے رب سے ڈرتا ہے صلہ رحم کرتا ہے جانتا ہے کہ اس مال و علم مین اللہ کا
حق ہے یہہ شخص افضل منازل مین ہوگا دوسرا وہ بندہ ہے جسکو اللہ نے مال دیا ہے علم نہین دیا وہ اپنے

مال کو اندہا دہند بغیر علم کے اوٹہاتا ہے الله سے اوسمین نہین ڈرتا نہ صلہ رحم کرتا ہے نہ یہہ جانتا ہے کہ الله
کا کچہہ حق اوسمین ہے یہہ شخص اخبث منازل مین ہوگا تیسرا وہ بندہ ہے جسکو الله نے نہ مال دیا ہے نہ علم
دیا ہے وہ کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو مین بہی فلان شخص کیطرح اوٹہاتا یہہ شخص اوسی شخص کا ہم نیت
ہے وزر مین یہہ دونون برابر ہین الحدیث رواہ الترمذی ابو الدرداء کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے جو شخص آیا
اپنے بستر پر اور اوسکی نیت یہہ ہے کہ وہ رات کو اوٹہکر نماز پڑہے گا پہر اوسکی آنکہہ لگ گئی اور وہ صبح تک سو گیا
تو لکہا جاتا ہے اوسکے لئے وہ عمل جسکی اوسنے نیت کی تہی اور یہہ سو جانا الله کی طرف کا صدقہ ہے اوسپر
رواہ النسائی ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ ایک آدمی نے کہا مین صدقہ دونگا وہ صدقہ لیکر نکلا ہاتہہ
مین ایک چور کے رکہا لوگ کہنے لگے اسنے آجکی رات چور کو صدقہ دیا اوسنے کہا اللهم لك الحمد علی سارق
مین پہر صدقہ دونگا صدقہ لیکر نکلا ہاتہہ مین ایک زانیہ کے دیا لوگ کہنے لگے کہ اسنے آجکی رات زانیہ کو صدقہ دیا
اوسنے کہا اللهم لك الحمد علی زانیة مین پہر صدقہ دونگا صدقہ لیکر نکلا ہاتہہ مین ایک غنی کے رکہا لوگ
کہنے لگے اسنے آجکی رات صدقہ غنی کو دیا اوسنے کہا اللهم لك الحمد علی سارقٍ وزانیةٍ وغنیٍ رات کو
اوسنے خواب مین دیکہا کہ کسی نے اوس سے کہا تیرا صدقہ چور پر ہوا شاید وہ چوری سے پرہیز کرے اور شاید
زانیہ زنا سے بچے اور شاید غنی عبرت پکڑے اور جو مال الله نے اوسکو دیا ہے اوسکو خرچ کرے رواہ البخاری
مسلم کا لفظ اتنا اور زیادہ ہے کہ تیرا صدقہ قبول ہوا یہہ حدیث دلیل ہے اثبات پر کہ وہ صدقہ بسبب حسن نیت
کے قبول ہوا اگرچہ بے محل اوٹہا ابن عباس کا لفظ یہہ ہے کہ حضرت نے اپنے رب سے روایت کی ہے کہ
الله نے حسنات سئیات لکہی ہین پہر اونکو اپنی کتاب کریم مین بیان کیا ہے سو جس شخص نے ارادہ نیکی کا
کیا اور اوسنے وہ نیکی نہ کی تو الله اوسکو ایک حسنہ کاملہ لکہہ لیتا ہے اور جو ارادہ کرکے اوس نیکی کو بجا لایا تو
الله اوسکو دس نیکی تک بلکہ سات سو نیکی تک بلکہ اور چند در چند لکہہ لیتا ہے اور جسنے ارادہ بدی کا کیا اور
بدی نہ کی تو الله اوسکو ایک حسنہ کاملہ لکہہ لیتا ہے اور اگر ارادہ کرکے اوس بدی کو بہی کر گذرا تو الله اوسکو
ایک ہی سئیہ لکہتا ہے دوسری روایت مین یون ہے یا محو کر دیتا ہے اوس بدی کو اور ہلاک نہین ہوتا الله پر
مگر ہالک رواہ الشیخان اس حدیث مین بیان نیت نیک و بد کا اور ذکر غلبہ حسنات کا سئیات پر ہے

یہہ اللہ کا نرا احسان ہے مسلمانون پر کہ اونکی نیکیان بڑہاتا ہے اور بدیان نہین زیادہ کرتا وللہ الحمد

ف ابو الدرداء مرفوعاً کہتے ہین دنیا ملعون ہے اور جو کچھہ دنیا مین ہے وہ بھی سب ملعون ہے

مگر وہ عمل جس سے اللہ کی ذات مقصود ہے رواہ الطبرانی ابو امامہ کا لفظ یہہ ہے ایک مرد نے حضرت

سے کہا بتاؤ ایک آدمی اجر و ذکر کا طالب ہے اوسکو کیا ملیگا فرمایا لا شئ لہ اوسنے تین بار یہی کہا پھر بار فرمایا

کچھہ نملیگا اللہ نہین قبول کرتا ہے مگر وہی عمل جو خالص ہو واسطے اوسکے اور مطلوب اوس سے اوسکی

ذات پاک ہو رواہ ابو داؤد ضحاک بن قیس نے مرفوعاً کہا ہے اللہ فرماتا ہے مین بہتر شریک ہون جسنے شریک

کیا ساتھہ میرے کسی کو تو وہ کام اوسی شریک کے لئے ہے اے لوگو خالص کرو تم اپنے عمل اللہ نہین قبول

کرتا ہے اعمال کو مگر وہ عمل جو خالص واسطے اوسکے ہو یہہ نہ کہو کہ یہہ اللہ کے لئے ہے یہہ رحم کے لئے ہے

کہ وہ رحم ہی کے لئے ہوتا ہے اللہ کے لئے اوسمین سے کچھہ بھی نہین ہوتا ہے اور نہ کہو کہ یہہ اللہ اور

وجوہ کے لئے ہے کہ وہ وجوہ ہی کے لئے ہو جاتا ہے اللہ کے لئے اوسمین سے کچھہ بھی نہین ہوتا ہے

رواہ البزار معاذ بن جبل جب یمن کو جانے لگے حضرت سے کہا کچھہ وصیت فرمایئے کہا خالص کر اپنے

دین کو کفایت کریگا تجھکو تھوڑا عمل رواہ الحاکم یعنی اوس بہت عمل سے جسمین ریا و سمعہ ہو وہ تھوڑا عمل

بہتر ہے جسمین اخلاص ہو حدیث طویل ابن عمر مین قصہ تین شخصون کا آیا ہے کہ وہ ایک غار مین بند ہو گئے تھے

کوئی صورت نکلنے کی نہ تھی پھر ایک نے اپنے عمل صالح کو یاد کر کے اللہ سے دعا کی پتھر غار کے مُنہ پر سے

سرک گیا وہ باہر نکل آئے یہہ حدیث دلیل ہے اخلاص عمل پر اور جواز توسل پر ساتھہ عمل خیر کے وللہ الحمد

اس حدیث کو شیخین نے بالفاظ متعدد روایت کیا ہے۔

باب۱۔ بیان مین اسلام و ایمان کے

یہہ دو عمل صالح ہین ایک کا اطلاق دوسرے پر آتا ہے اور کسی جگہہ الگ الگ بولا جاتا ہے عُبادہ بن

صامت کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے جسنے گواہی دی اسبات کی کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ

وان محمدا عبدہ ورسولہ اور اسبات کی کہ عیسیٰ اللہ کے بندے و رسول اور اوسکے کلمہ ہین جسکو

اوسنے طرف مریم کی ڈالا تہا اور روح ہین اللہ کی اور جنت حق ہے اور نار حق ہے داخل کریگا اللہ
اوسکو جنت مین کیسا ہی عمل کیون نہو اخرجہ الشیخان والترمذی یہہ حدیث شرح ہے نرے ایمان
کی مطلب یہہ ہے کہ مومن موحد کی ایک دن نجات ہوگی گو عمل اوسکے برے ہون مسلم کا لفظ یہہ ہے جسنے
گواہی دی اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ حرام کردیگا اللہ اوسکو آگ پر اگلی
حدیث مین موحد کو بشارت وجوب جنت کی تہی اس حدیث مین بشارت حرمت نار کی ہے اس حدیث مین
ذکر عمل کا نہین کیا ہے اسلئے کہ یہہ بات ممکن نہین ہے کہ کوئی موحد مخلص ہوکر بے عمل محض رہ سکے
کیونکہ ایمان نام ہے تصدیق جنان اقرار بزبان عمل بارکان کا جب ایمان لایا تو عمل کرنا اوسمین آگیا
اسیلئے حدیث ابوسعید خدری مین مرفوعاً آیا ہے کہ باہر نکلیگا آگ سے ہر وہ شخص جسکے دلمین ذرہ برابر
ایمان ہوگا رواہ الترمذی وصححہ دوسرا لفظ انکا مرفوعاً یہہ ہے جسنے کہا رضیت باللہ ربا و
بالاسلام دینا و بمحمد صلعم رسولا واجب ہوگئی اوسکے لئے جنت اخرجہ ابوداؤد عباس بن عبد المطلب
کا لفظ یہہ ہے ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا و بمحمد رسولا اخرجہ مسلم و
الترمذی معاذ بن جبل کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے جسکا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہے وہ جنت مین جائیگا اخرجہ
ابوداؤد یہہ آخر کلام اوسی شخص کا ہوتا ہے جو دنیا مین اس کلام پر اخلاص قلب سے قائم دائم رہتا تہا
مشرک نہ تہا گو اوس سے گناہ ہوگئے ہون اسکی دلیل یہہ ہے کہ حدیث ابوذر غفاری مین آیا ہے کہ حضرت نے
فرمایا ہے جبرئیل علیہ السلام نے مجھکو یہہ بشارت دی ہے کہ جو کوئی تیری امت سے مریگا اور وہ کسی شئے کو ساتہ
اللہ کے شریک نکرتا تہا تو وہ جنت مین جائیگا ابوذر کہتے ہین مینے کہا اگرچہ اوسنے زنا کیا تہا یا چوری فرمایا اگرچہ
اوسنے زنا کیا ہو یا چوری مینے کہا اگرچہ اوسنے زنا کیا ہو یا چوری کہا اگرچہ زنا کیا ہو یا چوری پہر چوتہی بار فرمایا
علی رغم انف ابی ذر یعنی برعکس خیال ابی ذر کے وہ بہشت مین جائیگا رواہ الشیخان والترمذی ٥

ای خدا قربان احسانت شوم | این چہ احسان ست قربانت شوم

جابر بن عبد اللہ انصاری کا لفظ یہہ ہے حضرت نے فرمایا دو شئین ہین واجب کرنیوالی ایکم دو نے کہا اے
رسول خدا وہ کیا ہین فرمایا جو شخص مرا اور وہ شریک کرتا تہا ساتہ اللہ کے کسی شئے کو تو داخل ہوگا وہ آگ مین

اور جو کوئی مرا اور وہ شریک نکرتا تہا ساتہہ اللہ کے کسی شے کو تو داخل ہوگا وہ بہشت مین اخرجہ مسلم معلوم
ہوا کہ مشرک ناری ہے اور موحد جنتی گو مشرک کے عمل کیسے ہی اچہے کیون نہون اور موحد کے عمل کتنے ہی برے کیون
نہون گویا دار مدار عقاب و نار و ثواب و جنت کا شرک و توحید پر ہے اسیلئے شرک کو ظلم عظیم فرمایا ہے اور
توحید راس الطاعات ٹہیری ہے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے اسعد مردم ساتہہ میری شفاعت کے
دن قیامت کو وہ شخص ہے جسنے لا الہ الا اللہ کہا خالص دل سے رواہ البخاری **ف**

ثابت ہے سارے خلق کے اوپر کہ تو ہے ایک		حاجت نہین جو آئے یہہ تکرار درمیان

اس حدیث مین فقط ذکر کلمۂ توحید کا آیا ہے لیکن یہہ مطلق مقید ہے ساتہہ ان حدیثون کے جنمین ذکر عمل صالح کا
آیا ہے اسیلئے جبکہ ایک شخص نے وہب بن منبہ سے کہا تہا کہ کیا لا الہ الا اللہ مفتاح جنت نہین ہے کہا ہان ہے
لیکن کوئی ایسی کنجی نہین ہے جسکے دانت نہون سو تو اگر ایسی کنجی لائیگا جسکے دانت ہونگے تو تیرے لئے دروازہ
جنت کا کہلیگا نہین تو نہین کہلیگا اسکو بخاری نے تعلیقًا ذکر کیا ہے **ف** حدیث ابن عمر مین مرفوعًا
آیا ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزون پر ہے ایک شہادت لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ دوسری
قائم رکہنا نماز کا تیسری دیتے رہنا زکوۃ کا چوتہے حج کرنا گہر کا پانچوین روزہ رکہنا رمضان کا رواہ الخمسۃ الا
ابا داؤد یہہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ اسلام نام ہے عمل جوارح کا اسکا مفہوم یہہ ہوا کہ تارک عمدا ان اعمال کا
بلا عذر مسلمان نہین ہے گو کلمہ گو ہو یہہ بہی ثابت ہوا کہ حکم ان پانچون چیز کا فعل و ترک مین برابر ہے یعنی جسطرح تارک
نماز کا عمدًا بلا عذر بموجب تصریح دیگر احادیث کافر ہوجاتا ہے اسیطرح تارک زکوۃ و حج کا باوجود استطاعت کے اور تارک
روزہ کا بلا عذر شرعی کے کافر سمجہا جاتا ہے حدیث جبرئیل علیہ السلام مین اسلام کی یہی تعریف آئی ہے جو اس حدیث
مین گزر چکی ایمان کی یہہ تعریف فرمائی ہے کہ ایمان لائے تو اللہ و فرشتون و کتابون و رسولون و روز آخرت پر اور
ایمان لائے تو خیر و شر قدر پر احسان کی تعریف یہہ کی ہے کہ عبادت کرے تو اللہ کی یون گویا تو اللہ کو دیکہتا ہے اور اگر تو
اسکو نہین دیکہتا ہے تو وہ تو تجہکو دیکہتا ہے جبرئیل علیہ السلام نے ہر سوال کے جواب مین کہا تہا صدقت یعنی تونے سچ کہا اسکو
مسلم نے عمر بن خطاب سے روایت کیا ہے مراد احسان سے اخلاص ہے نیت و عمل مین یہہ سب تینون عمل صالح ہوئے جن بغیر کوئی شخص مسلم مومن
محسن نہین ہوسکتا ہے ضمام بن ثعلبہ نے حضرت کو قسم دیکر احکام خمسہ اسلام کو پوچہا تہا پہر کہا والذی بعثک بالحق لا ازید علیهن

ولا انقص منهن حضرت نے فرمایا لئن صدق ليدخل الجنة اسکو شیخین و اہل سنن وغیرہم نے
روایت کیا ہے دوسری حدیث طلحہ بن عبید اللہ مین ذکر ایک مرد نجدی کا آیا ہے کہ اوسنے نماز پنجگانہ
وروزہ رمضان وزکوۃ کا حکم پوچھکر کہا لا ازید علی ھذا ولا انقص حضرت نے فرمایا افلح ان
صدق او دخل الجنة ان صدق اخرجه الستة الا الترمذی ابو داؤد کا لفظ یہہ ہے
افلح واللہ ان صدق حدیث علی مرتضی مین مرفوعًا منجملہ مراتب ایمان کے یہہ بھی زیادہ کیا ہے
کہ ایمان لاوے مرنے پر اور یقین کرے اوٹھنے پر بعد موت کے اخرجه الترمذی سفیان بن عبد اللہ
ثقفی کہتے ہین مینے حضرت سے کہا مجکو اسلام مین کوئی ایسی بات کہدو کہ پہر بعد آپکے مین کسی سے نہ پوچھون
فرمایا قل آمنت باللہ ثم استقم اخرجه مسلم **ف** حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے کہ ایمان
چھہ اوپر ساٹھہ یا ستر شعبہ ہے اعلی یا ارفع یا افضل شعب کہنا لا الہ الا اللہ کا ہے اور ادنی اونکا دور
کرنا اذی کا راہ سے اور حیا ایک شعبہ ہے ایمان کا رواہ الشیخان شعب ایمان کی بعید وحصر مین
تعیین اس عدد کی حوالہ علم شارع ہے بیہقی نے اسباب مین کتاب شعب الایمان ۲ مجلد ۷۷ باب مین لکھی
ہے سراج قزوینی نے اسکا خلاصہ کیا تہا جسکی تلخیص پیشتر ہم کتاب روض خصیب مین لکھہ چکے ہین اسجگہ ذکر
اون شعب کا بطور فہرست لکھا جاتا ہے اسلئے کہ یہہ رسالہ بیان مین اعمال صالحہ کے ہے سارے اعمال صالحہ
موقوف ہین صحت ایمان پر لہذا معلوم کرنا شعب ایمان کا ضرور ہوا **۱** ایمان لانا اللہ تعالی پر لقولہ سبحانہ
والمومنون کل آمن باللہ حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے مجھکو حکم ملا ہے کہ مین لڑون لوگون سے یہانتک
کہ لا الہ الا اللہ کہین جسنے یہہ کلمہ کہا اوسنے اپنی جان ومال کو مجسے بچا لیا مگر حق سے اور حساب اوسکا اللہ
پر ہے متفق علیہ مسلم کا لفظ یہہ ہے جو مرا اور وہ جانتا ہے کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ وہ جنت مین جاویگا
۲ ایمان لانا اللہ کے رسولون پر لقولہ والمومنون کل آمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ
وقال تعالی یا ایھا الذین آمنوا آمنوا باللہ ورسولہ اگلی آیت سے سارے رسل مراد ہین اور اس آیت
سے خاتم الرسل صلعم حدیث عمر بن خطاب مین بجواب جبرئیل علیہ السلام یون آیا ہے الایمان ان تومن
باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ **۳** ایمان لانا اللہ کے فرشتون پر دلیل اسکی آیت وحدیث مذکور ہے

انکار وجود ملائکہ کا کفر ہے ۴ ایمان لانا قرآن پر لقولہ تعالیٰ آمنوا باللہ ورسولہ والکتاب الذی نزل علی
رسولہ ۵ ایمان لانا خیر وشر قدر پر لقولہ تعالیٰ قل کل من عند اللہ حدیث ابو ہریرہ مین قصہ احتجاج
آدم وموسیٰ کا آیا ہے وہ دلیل ہے ثبوت تقدیر پر حدیث مین آیا ہے القدر خیرہ وشرہ من اللہ منکر قدر اسلام
سے خارج ہوتا ہے ۶ ایمان لانا دن آخرت پر قال تعالیٰ وقاتلوا الذین لا یومنون باللہ وبالیوم الاخر
اس بارہ مین بے گنتی آیتین اور حدیثین آئی ہین ۷ ایمان لانا بعث پر بعد موت کے قال تعالیٰ قل بلی وربی
لتبعثن وقال تعالیٰ ثم یجمعکم الی یوم القیامۃ لا ریب فیہ ۸ ایمان لانا حشر پر یعنی لوگ اپنی قبرونسے
اوٹھکر طرف موقف کی جاوینگے قال تعالیٰ انہم مبعوثون لیوم عظیم یوم یقوم الناس لرب العالمین
۹ ایمان لانا اسبات پر کہ مومنون کا گھر جنت ہے اور کافرون کا گھر دوزخ قال تعالیٰ بلی من کسب
سیئۃ واحاطت بہ خطیئتہ فاولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون والذین آمنوا وعملوا الصالحات
اولئک اصحاب الجنۃ ہم فیہا خالدون حدیث مین آیا ہے کہ قبر مین مردہ پر صبح وشام اوسکا ٹھکانا جنت
یا دوزخ سے عرض کرتے مین رواہ الشیخان عن ابن عمر ۱۰ ایمان لانا اسبات پر کہ محبت اللہ عزوجل کی واجب ہے
قال تعالیٰ والذین آمنوا اشد حبا للہ حدیث انس مین مرفوعًا آیا ہے ثلث من کن فیہ وجد بہن حلاوۃ
الایمان من کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواہما الحدیث مینے اس حدیث کے شرح مستقل لکھی ہے
۱۱ ایمان لانا اسبات پر کہ اللہ سے ڈرنا واجب ہے قال تعالیٰ فلا تخافوہم وخافون ان کنتم مومنین
اس باب مین اور بہت سی آیتین آئی ہین خوف والون کے لئے قرآن مین دو جنت کا وعدہ کیا ہے ۱۲ ایمان
لانا اسبات پر کہ اللہ سے امید رکھنا واجب ہے قال تعالیٰ یرجون رحمتہ ویخافون عذابہ حدیث جابر مین نزد
مسلم کے آیا ہے لا یموتن احدکم الا وہو یحسن الظن باللہ صحیحین کا لفظ ابو ہریرہ سے مرفوعًا یون ہے
انا عند ظن عبدی بی ۱۳ ایمان لانا اسپر کہ توکل کرنا اللہ پر واجب ہے قال تعالیٰ وعلی اللہ فلیتوکل
المومنون وقال تعالیٰ فتوکلوا ان کنتم مومنین حدیث ابن عباس مین آیا ہے کہ ستر ہزار آدمی
اس امت کے بیحساب جنت مین جاوینگے اونکی صفت یہ ہے کہ وہ اپنے رب پر توکل یعنی بھروسا رکھتے ہین —
رواہ الشیخان ۱۴ ایمان لانا اسبات پر کہ محبت رسول خدا صلعم کی واجب ہے حدیث انس مین آیا ہے

لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین متفق علیہ عمدہ علامت حب
رسول کی اتباع سنت رسول و کتاب مقبول ہے ۱۵ ایمان لانا تعظیم و توقیر رسول صلعم پر قال تعالی
وتعزروہ وتوقروہ تفصیل اس اجمال کی کتاب شفاء قاضی عیاض سے معلوم ہوتی ہے مستخف حضرت
مرتد واجب القتل ہوجاتا ہے ۱۶ بخل کرنا آدمی کا اپنے دین پر یہانتک کہ آگ مین گرنا منظور ہو کفر کرنا منظور
نہو حدیث متفق علیہ مین آیا ہے من کان ان یلقی فی النار احب الیہ من ان یرجع الی الکفر مسلم کا لفظ
یہ ہے حتی یکون دینہ احب الیہ اواعز من الدنیا وما فیہا ۱۷ طلب کرنا علم یعنی معرفت خدا و رسول کا
قال تعالی انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء فضائل علم و اہل علم مین آیات عدیدہ و احادیث کثیرہ آئی
ہین مراد علم سے اسجگہ علم کتاب عزیز و سنت مطہرہ ہے نہ فنون جہلاء یونان جنکو لوگ حکمیات کہتے ہین ۱۸ نشر کرنا
علم کا لقولہ تعالی لیبیننہ للناس ولا یکتمونہ صحیحین مین آیا ہے کہ شاہد غائب کو پہونچا دے اس حدیث پر جیسا
عمل اہل حدیث نے کیا دیسا دوسرون سے نہو سکا وللہ الحمد ۱۹ تعظیم قرآن مجید بتعلم و تعلیم و حفظ حدود و احکام
وغیرہ قال تعالی لو انزلنا ھذا القران علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ وقال تعالی
انہ لقران کریم فی کتاب مکنون لا یمسہ الا المطہرون حدیث عثمان مین مرفوعاً آیا ہے افضل و
بہتر تم مین وہ شخص ہے جسنے قرآن سیکھا سکھایا رواہ البخاری ۲۰ طہارت کرنا جیسے وضو واسطے نماز کے
اسکا حکم قرآن و حدیث دونون مین آیا ہے نماز بغیر وضو کے قبول نہین ہوتی ہے طہور کو نصف ایمان فرمایا
ہے ۲۱ نماز پنجگانہ اسکا بیان خود اسی کتاب مین آویگا اللہ نے قرآن پاک مین نماز کا نام ایمان رکہا ہے
۲۲ زکوۃ دینا ثبوت اسکا کتاب و سنت دونون سے ہے ۲۳ روزہ رکہنا رمضان کا اسکی بڑی فضیلت
آئی ہے ۲۴ اعتکاف کرنا لقولہ تعالی والعاکفین والرکع السجود حدیث مین اعتکاف کرنا حضرت
کا عشرۂ اخیرہ رمضان مین ثابت ہے ۲۵ حج کرنا اسباب مین رسالہ ایضاح الحجہ کافی وافی ہے ۲۶ جہاد کرنا ہے
قال تعالی وجاھدوا فی اللہ حق جہادہ ۲۷ مرابطہ فی سبیل اللہ قال تعالی ورابطوا حدیث مین
ایکدن کی رباط کو دنیا و ما علیہا سے بہتر فرمایا ہے رباط کہتے ہین حفاظت سرحد اسلام کو اور نیز انتظار نماز کو بعد
ایک نماز کے ۲۸ ثابت رہنا بمقابلہ دشمن اور نہ بہاگنا زحف سے قرآن و حدیث دونون مین ذکر اسکا آیا ہے ۲۹

دینا خمس کا امام یا عامل کو لقوله واعلموا انما غنمتم من شیٔ فان الله خمسه وللرسول الخ ۳۰ آزاد کرنا
غلام کا واسطے اللہ کے قال تعالیٰ وما ادرٰک ما العقبة فک رقبة حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے من اعتق
رقبة اعتق الله بکل عضو منها عضوا من النار حتی فرجه بفرجه رواه الشیخان ۳۱ دینا کفارات
تقصیرات کا جو کتاب و سنت سے ثابت ہین جیسے کفارۂ قتل کفارۂ ظہار کفارۂ یمین کفارۂ مسیس بماہ رمضان
اور مثل انکے ۳۲ ایفاء کرنا عقود کا قال تعالیٰ اوفوا بالعقود قال تعالیٰ یوفون بالنذر ۳۳ شمار
کرنا اللہ کی نعمتون کا اور ادا کرنا شکر کا قال تعالیٰ واما بنعمة ربک فحدث وقال تعالیٰ اشکروا لی
ولا تکفرون ۳۴ نگاہ رکھنا زبان کا کذب و غیبت و نمیمہ و فحش وغیرہ سے قرآن و سنت دلیل ہین
اس خطر پر ۳۵ ادا کرنا امانات کا قال تعالیٰ ان الله یامرکم ان تودوا الامانات الی اهلها حدیث
مین آیا ہے تو دیدے امانت اوسکی جسنے تجھکو امین کیا ہے رواه الشیخان ۳۶ حرام جاننا قتل نفوس و
جنایات کا قرآن مین قتل مومن پر وعدہ تخلید نار کا آیا ہے حدیث مین قتال مومن کو کفر فرمایا ہے رواه الشیخان
۳۷ حرام جاننا فروج کا اور پارسائی کرنا قال تعالیٰ یحفظوا فروجهم قرآن و حدیث مین مذمت زناکاری و
حرامکاری کی بہت آئی ہے ۳۸ روکنا ہاتھ کا اموال محرمہ سے اسمین تحریم سرقہ و قطع طریق و اکل ربا و اکل
رشا بہی داخل ہے قال تعالیٰ ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل اس باب مین مجھے ایک رسالہ مستقل لکہا ہے
سعة المجال نام وہ جامع جملہ صور حلت و حرمت اموال ہے ۳۹ بچنا طعام و شراب حرام سے اسکا بیان
بہی رسالہ مذکور مین مفصل آیا ہے ۴۰ تحریم ملابس وزری و اوانی ناجائزہ اسکا ذکر احادیث صحیحہ مین وارد ہے
۴۱ تحریم ملاعب و ملاہی مخالفۂ شریعت قال تعالیٰ وما عند الله خیر من اللهو ومن التجارة حدیث مین لعب
نرد سے نہی آئی ہے سارے کہیل تماشے حرام ہین الا ما شاء اللہ تعالیٰ ۴۲ میانہ روی کرنا نفقہ مین اور بچنا اسراف
و تبذیر سے قال تعالیٰ والذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذلک قواما مسلم مین نہی آئی
ہے قیل و قال و اضاعت مال و الحاف سوال سے ۴۳ ترک کرنا غل و حسد و کینہ و بغض وغیرہ کا اسکا بیان رسالہ
قواطع البشر مین کیا گیا ہے ۴۴ حرام جاننا آبرو ریزی کا حدیث مین حکم جان و مال و آبرو کا ایک ہی فرمایا
ہے تینو مین دست اندازی کرنا حرام ہے ۴۵ اخلاص عمل کرنا واسطے اللہ کے بہ ترک ریا و سمعہ اسکی دلیل قولہ

رسالۂ ہذا مین گذر چکی ہے ۴۶ خوش ہونا حسنہ پر رنجیدہ ہونا سیئہ پر حدیث عمر مین آیا ہی من سرتہ حسنتہ وسئیتہ فھو مومن رواہ ابو داؤد ۴۷ علاج کرنا ہر گناہ کا ساتھ توبہ کے لقولہ تعالیٰ توبوا الی اللہ جمیعا حدیث مین آیا ہے حضرت نے فرمایا مین استغفار کرتا ہون ہر دن سو بار رواہ ابو داؤد اس باب مین رسالہ محو الحوبہ نہایت جامع و مفید لکھا گیا ہے ۴۸ قربانی کرنا جیسی کہ واضحیہ و عقیقہ اسکا بیان کتب حدیث مین مفصل آیا ہے ۴۹ بجا لانا حکم اولی الامر کا قال تعالیٰ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم اسکا بیان رسالہ اکلیل الکرامہ مین شرح وبسط سے لکھا گیا ہے ۵۰ تمسک کرنا طریقہ جماعت کو قال تعالیٰ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تتفرقوا حدیث مین فارق جماعت کی موت کو موت جاہلیت فرمایا ہی ۵۱ حکم کرنا درمیان لوگون کے انصاف سے قال تعالیٰ واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل اس باب مین بہت سی حدیثین آئی ہین ۵۲ امر بمعروف نہی عن المنکر کرنا اسکا حکم قران وحدیث دونو مین بشد ومد تمام آیا ہے یہہ کام منجملہ ارکان ایمان کے ہے ۵۳ مدد کرنا بر و تقوی پر لقولہ تعالیٰ وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان حدیث انس مین نزدیک صحیحین کے آیا ہے تو مدد کر اپنے بھائی کی ظالم ہو یا مظلوم الحدیث ظالم کی مدد یہ ہے کہ اوسکو ظلم سے روک دے ۵۴ حیا کرنا حدیث مین آیا ہے الحیاء شعبۃ من الایمان دوسرا لفظ یہہ ہے دعہ فان الحیاء من الایمان ۵۵ نیکی کرنا ساتھ ماں باپ کے قال تعالیٰ وبالوالدین احسانا اسکی تاکید قران وحدیث مین بہت آئی ہے عقوق والدین سے جنت نہین ملتی۔

۵۶ صلہ رحم کرنا قران مین قطع رحم پر لعنت آئی ہے اور حدیث مین صلہ رحم پر بسط رزق و درازی عمر کا وعدہ ہے ۵۷ حسن خلق اسمین کظم غیظ اور لین جانب و تواضع داخل ہے قال تعالیٰ انک لعلی خلق عظیم والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین حدیث مین فضائل حسن خلق کے بہت آئے ہین میزان عمال مین سب سے زیادہ بھاری یہی عمل ہوگا ۵۸ احسان کرنا ساتھ ممالیک کے قال تعالیٰ وما ملکت ایمانکم حدیث مین اسکی بہت تاکید آئی ہے ۵۹ ادا کرنا ممالیک کا حقوق سید کو حدیث مین آیا ہے کہ ایسے شخص کو دوبارہ اجر ملیگا ۶۰ ادا کرنا حقوق اولاد و واہل کا جیسے تعلیم ولد قال تعالیٰ قوا انفسکم واھلیکم نارا حدیث مین آیا ہے کہ طفل ہفت سالہ کو نماز پر حاکم کرے اور دہ سالہ کو ترک نماز پر مارے ۶۱ مقاربت و مودت کرنا اہل دین سے

با فشاء سلام و مصافحہ اسباب مین احادیث آئی ہین ۶۲ رد سلام لقولہ تعالیٰ واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا ۶۳ عیادت مریض کرنا یہہ ایک حق اسلام ہے منجملہ حقوق اہل اسلام کے ۶۴ نماز جنازہ پڑہنا اہل قبلہ پر یہہ بہی منجملہ حقوق مسلمین کے ہے اور اسکا بڑا اجر آیا ہے ۶۵ جواب دینا چہینک کا اسکا ذکر حدیث ابو ہریرہ مین نزدیک مسلم کے آیا ہے ۶۶ دور رہنا کفار و مفسدین سے اور غلظت کرنا اونپر اسکا ذکر کتاب اللہ مین موجود ہے ۶۷ اکرام کرنا ہمسایہ کا حقوق ہمسایہ مین طرح طرح تاکید آئی ہے ۶۸ اکرام مہمان کا اسبارہ مین بہی بہت احادیث آئی ہین ۶۹ ستر اہل ذنوب پر حدیث مین آیا ہے من ستر مسلما سترہ اللہ یوم القیامۃ ۷۰ صبر کرنا مصائب پر اور روکنا نفس کا لذات و شہوات سے قال تعالیٰ استعینوا بالصبر والصلوٰۃ ۷۱ زہد کرنا دنیا مین اور کوتاہ کرنا امید کا باب زہد بہت طویل ہے حدیث مین اسکی بہت تاکید آئی ہے ۷۲ غیرت کرنا اور مذاء کا چہوڑنا حدیث ابو سعید مین مرفوعاً آیا ہی الغیرۃ من الایمان والمذاء من النفاق حلیمی نے کہا مذاء یہہ ہے کہ مرد عورت کو جمع کرکے تنہا چہوڑ دے ۷۳ اعراض لغو سے قال تعالیٰ والذین ہم عن اللغو معرضون والذین لا یشہدون الزور واذا مروا باللغو مروا کراما لغو کہتے ہین باطل ولا یعنی کو ۷۴ جود و سخا قال تعالیٰ ومن یوق شح نفسہ فاولئک ہم المفلحون ۷۵ رحم کرنا چہوٹے پر توقیر کرنا بڑے کی حدیث قامت مین آیا ہے کبیر کبیر اس بارہ مین اور بہت احادیث آئی ہین ۷۶ اصلاح ذات البین قال تعالیٰ فاصلحوا بین اخویکم حدیث مین آیا ہے مصلح کذاب نہین ہے ۷۷ دوست رکہنا واسطے برادر مسلمان کے اوس چیز کا جو اپنے لئے دوست رکہے حدیث انس مین آیا ہے لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ ف

اصل کتاب قزوینی مین نیچے ہر عدد کے چند چند آیات و احادیث اور بعض اشعار ذکر کئے ہین اور ہم خصیص مین تفصیل اونکی مرقوم ہے اور شعب الایمان بیہقی تو ایک مجلد کلان مین ہے قرآن و کتب سنت کے تتبع سے صدہا آیات و احادیث دربارہ ہر ایک امر کے ان امور سے میسر آتی ہین وباللہ التوفیق حدیث انس مین مرفوعاً آیا ہے کہ تین خصلتین ہین جس کسی شخص مین ہونگی وہ ایمان کا مزا پاویگا ایک وہ شخص جسکو اللہ و رسول دو ستر ہین ماسواہما سے

دوسرا وہ شخص جسنے دوست رکہا کسی بندہ کو نہین دوستدار ہے یہ شخص اوسکا مگر واسطے اللہ کے تیسرا
وہ شخص جو مکروہ جانتا ہے عود کرنے کو کفر مین بعد اسکے کہ رہائی دی ہے اوسکو اللہ نے کفر سے جسطرح کہ
آگ مین گرنے کو مکروہ رکہتا ہے اخرجہ الخمسۃ الا ابا داؤد ونسائی کی روایت مین اتنا اور آیا ہے
کہ ان تحب فی اللہ و تبغض فی اللہ ہمنے اس حدیث کی شرح اُردو مین مستقل لکہی ہے یہہ تین عمل
صالح ہونے پہلی بات کا ذکر قرآن پاک مین یون آیا ہے والذین آمنوا اشد حبا للہ اور حدیث انس
مین مرفوعًا یون فرمایا ہے کہ مومن نہین ہوتا ہے کوئی شخص تم مین یہانتک کہ دوستر ہون مین اوسکو
اُسکے باپ اور بیٹے اور سارے لوگون سے اخرجہ الشیخان نسائی کا لفظ یہہ ہے کہ دوستر ہون
مین اوسکے مال و گہر والون سے اس محبت خدا و رسول کا معیار اتباع کامل کتاب وسنت ہے
پس بس ورنہ مدعی کاذب ہوگا دوسرا لفظ انس کا مرفوعًا یہہ ہے مومن نہین ہوتا ہے کوئی شخص
تم مین یہانتک کہ دوست رکہے واسطے اپنے بہائی کے وہ امر جو دوست رکہتا ہے واسطے اپنی جان کے
اخرجہ الخمسۃ الا ابا داؤد ونسائی نے لفظ من الخیر زیادہ کیا ہے حدیث ابو امامہ مین مرفوعًا
کہا ہے جسنے دوست رکہا کسی کو اللہ کے لئے اور دشمن رکہا اوسکو واسطے اللہ کے اور دیا اللہ کیلئے
اور منع کیا اللہ کے لئے اوسنے اپنا ایمان کامل کر لیا اخرجہ ابو داؤد معلوم ہوا کہ کمال ایمان
یہہ ہے کہ حب و بغض و عطا و منع سب اللہ ہی کے لئے ہو نہ کسی اور وجہ سے اہل تقوی سے
محبت رکہے اہل فسق و فجور سے بغض رکہے صالح کو دے طالح کو نہ دے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع
یہہ ہے مسلمان وہ ہے جسکے ہاتہہ و زبان سے مسلمان لوگ سلامت رہین مومن وہ ہے جس سے
لوگ اپنے خون و مال پر امن مین ہون اخرجہ الترمذی والنسائی ابن عمر کا لفظ یہہ ہے مہاجر
وہ ہے جسنے چہوڑ دیا اللہ کے منہی عنہ کو اخرجہ الخمسۃ الا الترمذی وھذا لفظ البخاری
دوسرا لفظ شیخین ونسائی کا یہہ ہے ایک آدمی نے کہا کونسا اسلام بہتر ہے ای رسول خدا فرمایا یہہ کہ
کہلائے تو کہانا اور سلام کرے تو ہر آشنا و بیگانہ پر ابو سعید خدری مرفوعًا کہتے ہین جب تم دیکہو کسی
شخص کو کہ وہ عادت رکہتا ہے مسجد کی تو گواہی دو اوسکے لئے ایمان کی اسلئے کہ اللہ فرماتا ہے

انما یعمر مساجد الله من اٰمن بالله والیوم الاخر الاٰیة اخرجه الترمذی طارق اشجعی کا
لفظ یہہ ہے جسنے کہا لا اله الا الله اور انکار کیا عبادت ماسوا الله کا تو حرام کر دیتا ہے الله مال و
خون اوسکا اور حساب اوسکا الله پر ہے اخرجه مسلم معلوم ہوا کہ کلمۂ توحید دنیا مین عاصم
مال و جان ہوتا ہے پہر اگر سچے دلسے نہین کہا ہے تو اوسکا حساب کتاب قیامت کو الله سمجہ لیگا وہ
جانے اور الله جانے ہمین اوسکے دل سے کچہہ کام نہین ہے ❊

باب۲ بیان مین اقرار بعیت کے

عبادہ بن صامت کہتے ہین ہم ہمراہ حضرت کے ایک مجلس مین تہے فرمایا تم لوگ بیعت نہین کرتے مجہسے
اسبات پر کہ شریک نکرو تم ساتہہ الله کے کسی شئے کو اور چوری و زنا نکرو اور کسی جان کو جسے الله
نے حرام کیا ہے قتل نکرو مگر حق سے دوسری روایت مین یون ہے اور قتل نکرو اپنی اولاد کو اور
بہتان نہ باندہو روبرو اپنے اور نافرمانی نکرو میری کسی اچہے کام مین جو کوئی اس بیعت کو وفا
کریگا اوسکا اجر الله پر ہے اور جسنے کوئی کام انمین سے کیا اور الله نے اوس گناہ کو اوسپر
مستور رکہا تو اوسکا اختیار الله کو ہے چاہے معاف کرے چاہے عذاب کرے ہمنے ان باتون
پر حضرت سے بیعت کی اخرجه الخمسة الا ابا داؤد و نسائی نے اتنا اور زیادہ کیا ہے جسنے کوئی
کام کیا انمین سے پہر وہ دنیا مین پکڑا گیا تو یہہ اوسکے لئے کفارہ و طہور ہے تیسر الفظ ثلثہ و نسائی
کا یہہ ہے بیعت کی ہمنے حضرت سے سمع و طاعت پر عسر و یسر و منشط و مکرہ مین اور اسبات پر کہ ہمپر
اورونکو اختیار کیا جاے اور ہم اہل امر سے نزاع نکرینگے اور جہان کہین ہونگے حق بات کہینگے اور
راہ خدا مین لومت لائم سے نڈرینگے حدیث عوف بن مالک مین ذکر بیعت کرنیکا عبادت خدا و عدم شرک
و بجا آوری نماز پنجگانہ و سمع و طاعت و عدم سوال شئے پر آیا ہے رواہ مسلم و ابو داؤد و النسائی
حدیث ابن عمر مین بابت اس بیعت کے قید استطاعت کی بہی لگائی ہے فرمایا فیما استطعتم حدیث امیمہ
بنت رقیقہ مین ذکر بیعت لینے کا زنان انصار سے عدم شرک و عدم سرقہ و زنا و عدم قتل اولاد و عدم

بہتان بندی کا آیا ہے اور یہہ فرمایا ہے فیما استطعتن واطقتن تمنے کہا اللہ ورسول ہمپر ہماری
جان سے بہی زیادہ رحم فرما ہین آؤ ہم تمسے بیعت کرین یعنی مصافحہ فرمایا مین عورتون سے مصافحہ
نہین کرتا ہون میرا کہنا ایک عورت سے ویسا ہی ہے جیسے کہ سَو عورت سے کہنا اخرجہ مالک
والترمذی والنسائی عائشہ کہتی ہین حضرت نے کبہی کسی عورت کا ہات نہین چہوا یہی اقرار اوس سے
لیتے جب وہ اقرار کرلیتی فرماتے اذہبی فقد بایعتک رواہ الشیخان وابوداؤد یہہ حدیثین
دلیل ہین اسبات پر کہ طلب کرنا بیعت کا سنت ہے اور بیعت اقرار توحید وترک کبائر اور فعل معروف
پر ہوتی تہی اسطرحکی بیعت لینا اور بیعت کرنا مسنون ہے مقصود بیعت سے یہی اختیار تقوی وترک
فجور ہی ہے اور یہہ اس بیعت کو بعد زمان نبوت کے اہل احسان یعنی اصحاب سلوک وعرفان نے
امت مین قایم رکہا وہ اور بیعت ہے جو خاص واسطے سمع وطاعت امام وقت کے ہوتی ہے وہ مخصوص
بائمہ اسلام ہے اور یہہ بیعت سارے اہل اسلام کے لئے عام ہے خواہ اہل علم سے کرین یا مشایخ سے
معلوم ہوا کہ بیعت کرنا ایک عمل صالح اور مقصود شارع ہے ولله الحمد ٥

چو سایہ در قدم سرو سرفراز توام	مرید سلسلہ گیسوئے دراز توام
نگاہ تست بآزادم بیش از دگران	غلام معتقد حسن امتیاز توام

باب ٣ اعتصام وتمسک کرنے کا ساتھہ کتاب وسنت کے

امام مالک کو یہہ بات پہنچی تہی کہ حضرت نے فرمایا ہے مینے تم مین دو چیزین چہوڑی ہین تم گمراہ نہوگے
جبتلک کہ تمسک کروگے تم ساتہہ اون دونون کے اللہ کی کتاب اور اوسکے رسول کی سنت حدیث
زید بن ارقم مین بجای سنت کے عترت کو فرمایا ہے مراد عترت سے اہلبیت رسالت ہین کیونکہ وہ سب سے
زیادہ سنت پر قائم تہے رواہ الترمذی بطولہ عرباض بن ساریہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ مین وصیت
کرتا ہون تمکو اللہ سے ڈرنے اور سننے اور ماننے کی اگرچہ غلام حبشی ہو جو کوئی جئے گا تم مین بعد میرے
وہ بہت اختلاف دیکہے گا سو لازم ہے تمپر سنت میری اور میرے خلفاء راشدین مہدیین کی تم

تمسک کرو ساتھہ اوس سنت کے اور دانتون سے پکڑو اوسکو اور بچو نو ایجاد کامون سے کیونکہ
ہر محدث بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت ہے اخرجہ ابوداؤد والترمذی ابوداؤد کا لفظ
مقدام بن معدیکرب سے یہہ ہے سُن رکہو مین دیا گیا ہون کتاب اور مثل اوسکے ساتہہ اوسکے ہم
یعنی میری سنت برابر کتاب کے ہے عمل کرنے مین مطلب یہہ کہ نری کتاب پر نہ جمو کہ سنت کو نہ مانو بلکہ کتاب
و سنت دونون پر چلو غرضکہ ان دونون کو اصل دین ٹہیرایا ہے فقہا نے اجماع و قیاس کو اور ٹہرایا مگر
سو اجماع اگرچہ ممکن ہے لیکن وجود اوسکا دشوار ہے اسی لئے امام اہل سنت احمد بن حنبل قائل اجماع
نہین ہین اور قیاس جب ہوتا ہے کہ نص موجود نہو سو ادلہ خاص و عمومات کتاب و سنت واسطے
احکام حوادث کے قیامت تک کافی و وافی ہین بہلے آدمی اوامر و نواہی کتاب و سنت پر تو پورا پورا
چل لے پہر کہین اجماع و قیاس کا نام لے دین مین اہم فالاہم امثل فالامثل مقدم کیا جاتا ہے حدیث
ابو موسی اشعری مین حضرت نے بابت عمل بالسنت کے تین طرح کے آدمی بتائے ہین فرمایا جو ہدی
و علم اللہ نے مجکو دیکر بہیجا ہے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے زمین پر پانی برسا ایک قطعہ زمین نے وہ پانی
لیکر گہاس اور بہت سا سبزہ اوگایا ایک قطعہ نے فقط اوس پانی کو روک رکہا اللہ نے لوگون کو
اوس سے نفع دیا اونہون نے پیا پلایا کہیتی کی ایک قطعہ نے نہ پانی روکا نہ کچہہ اوگایا یہہ مثال ہے
اوس شخص کی جو اللہ کے دین مین سمجہدار ہوا اور اوسکو ہدی و علم نے نفع دیا اوسنے سیکہا سکہلایا اسکی
مثال ہے اوس شخص کی جسنے سر سے اوسطرف سر ہی نہ اوٹہایا اور اللہ کی ہدایت کو قبول نہ کیا اخرجہ الشیخان
پہلی مثال عالم عامل کی ہے دوسری مثال عالم معلم کی تیسری مثال شخص جاہل کی یہہ بہی معلوم ہوا کہ
ہدایت و علم سنت مین ہے اوسی پر چلے اوسیکو سیکہے سکہاوے جو کوئی اوسکے ساتہہ تمسک نہین کرتا ہے
وہ جاہل ہے نہ ممسک ماء ہے نہ منبت کلاء ابن مسعود کہتے ہین احسن حدیث کتاب اللہ ہے اور احسن ہدی
ہدی محمد صلعم اور شر امور محدثات ہین اور جو وعدہ تم کو ملا ہے وہ آنیوالا ہے تم کچہہ اوسکو عاجز کرنیوالے نہین ہو
رواہ البخاری عائشہ کا لفظ مرفوعا یہہ ہے من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد
اخرجہ الشیخان و ابوداؤد دوسرا لفظ یون ہے من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد یہہ

حدیث دلیل ہے عدم تقسیم مجمع پر اسکی تقریر نیل الاوطار مین مرقوم ہے جتنی حدیثین تاکید جماعت و تحذیر
تفریق و اجتناب بدع مین آئی ہین سب دلیلین ہین اتباع و اختیار سنت پر ابوذر کا لفظ مرفوع یہہ ہے
جسنے چہوڑا جماعت کو ایک بالشت اوسنے نکالا ربقہ اسلام کو اپنی گلی سے رواہ ابوداؤد مراد جماعت
سے جماعت اہل سنت ہے سنت سے مراد حدیث ہے یعنی گروہ اہل حدیث سے ذرا سا بہی الگ ہونا گویا
اسلام سے خارج ہونا ہے علی مرتضی کہتے ہین تم حکم کرو جسطرح کہ تم حکم کرتے تہے مین خلاف کو مکروہ رکہتا ہون
تا کہ لوگ جماعت ہوجاوین یا مین مرجاؤن جسطرح کہ میرے یار مرگئے - انس کہتے ہین مین کوئی وہ چیز نہین
دیکہتا جو کہ زمانۂ حضرت مین تہی کہا نماز کہا کیا تمنے اوسمین وہ نہین کیا جو کیا رواہما البخاری والترمذی
یعنی اب تمہاری نماز بہی اوس رنگ ڈہنگ سے باقی نہین رہی جسطرح کہ زمانۂ حضرت مین پڑہی جاتی
تہی کسی اور شی کا تو کیا ذکر ہے سو جبکہ بعد حضرت کے زمانۂ صحابہ مین ایسا تغیر ہوچلا تہا تو اسوقت کے
تغیر حال و قال کا انکار کرنا محض جہل ہے طریقۂ سلف سے ابوہریرہ نے قرارت قران کو میراث حضرت
کہا ہے مطلب یہہ کہ قران پر جب ہی عمل ہوگا کہ قران پڑہا جاوے بے پڑہے اوسکا حکم کیونکر معلوم
ہوسکتا ہے اسیلئے ابن عباس کہتے ہین جسنے قران سیکہا پہر قران کا اتباع کیا تو اللہ اوسکو دنیا مین
ضلالت کے عوض ہدایت دیگا آخرت مین سوء حساب سے بچائیگا ابن مسعود نے کہا ہے جسکو سنت پر
چلنا ہو وہ مردون کی راہ پر چلے زندہ فتنہ سے امن مین نہین ہوتا ہے وہ مردے اصحاب محمد صلعم ہین
وہ سب ہدایت مستقیم پر تہے الحدیث عمر بن خطاب نے کہا تم چہوڑے گئے ہو کہلے رستہ پر جسکی رات مثل
دن کے ہے تم قائم رہو کتاب مین دین پر اعراب و غلمان کے علی مرتضی کا لفظ یہہ ہے تم چہوڑے گئے ہو
رستہ پر جسکی راہ ام الکتاب ہے رواہما رزین یہہ سارے اخبار و آثار باواز بلند پکارتے ہین کہ اوس
راہ پر چلو جو راہ کتاب و سنت کی ہے اور جس طریق پر اگلی امت یعنی صحابہ گزر گئے ہین زندہ لوگونکی تازہ
چال ڈہال پر نچلو کہ وہ فتنہ سے مامون نہین ہین **ف** ایک گر اتباع کتاب و سنت کا میانہ
روی ہے عمل مین حدیث ابن عباس مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہر عامل کو حرص ہوتی ہے ہر حرص
مین فتور ہوتا ہے سو جسکی فترت میری سنت کیطرف ہوئی اوسنے راہ پائی جو چوک گیا وہ گمراہ ہوا دوسرا

لفظ ابوہریرہ کا مرفوعاً یہہ ہے خیر الامور اوساطہا رواہما رزین معلوم ہوا کہ عبادت مین اوتنی ہی
ریاضت کرے جتنی سنت سے ثابت ہے راہب نہ بنجاوے کہ بدعت مین پڑجاوے بلکہ جسطرح عزیمت پر عمل
کرتا ہے اسیطرح رخصت پر بہی عمل کرے حدیث انس مین آیا ہے تین آدمی پاس بعض ازواج حضرت کے
آئے تہے حضرت کی عبادت کا حال پوچہا جب سُنا تو اوسکو قلیل جانا کہا کہان ہم اور کہان حضرت اللہ نے
اونکی تو سارے اگلے پچہلے گناہ بخشدئیے ہین ایک نے کہا مین ساری رات نماز پڑہتا ہون دوسرے نے کہا مین
ساری عمر روزہ رکہتا ہون تیسرے نے کہا مین عورتون سے کنارہ کش رہتا ہون بیاہ نہین کرتا اتنے مین
حضرت آگئے فرمایا تم ہی نے یہہ سب کچہہ کہا سنو اللہ کی قسم ہے مین تم مین بڑا ڈرنے والا اور تقوی کرنیوالا ہون
اللہ سے لیکن مین روزہ رکہتا ہون افطار کرتا ہون نماز پڑہتا ہون سوتا ہون عورتون سے بیاہ کرتا ہون
سو جو کوئی بے رغبت ہے میری سنت سے وہ مجہسے نہین ہے اخرجہ الشیخان والنسائی اس باب مین اور
بہت سی حدیثین آئی ہین سب دلیل ہین اقتصاد فی العمل پر حدیث سہل بن ابو امامہ مین آیا ہے حضرت نے
فرمایا تم سختی نکرو اپنی جانون پر کہ سختی کیجاوے تمپر ایک قوم نے سختی کی اپنی جانون پر اونپر سختی کیگئی یہہ
ہین بقایا اونکے صومعون اور دیار مین رہبانیۃ ابتدعوہا ما کتبناہا علیہم اخرجہ ابوداؤد معانی کا لفظ
یہہ ہے تم وہ اعمال لازم پکڑو جنکی طاقت رکہتے ہو اللہ ملول نہین ہوتا یہانتک کہ تمہی ملول ہوا جب دین
طرف حضرت کے وہ تہا جسپر صاحب دین مداومت کرے اخرجہ الثلثۃ والنسائی یعنی اوس عمل کثیر سے
جسپر دوام نہو سکے وہ عمل قلیل بہتر ہے جسپر دوام ہو سکے اسیلئے یہہ کہا ہے کہ الاستقامۃ فوق الکرامۃ یہی وجہ
ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے ویسی ریاضات شاقہ و عبادات شدیدہ منقول نہین ہین جیسے مشایخ صوفیہ
سے منقول ہین حالانکہ صحابہ باتفاق امت افضل امت ہین اونکی بڑی عبادت یہی صلوۃ و صوم و
زکوۃ و حج و جہاد و تلاوت قرآن و نماز تہجد و تسبیح و تکبیر و تحمید تہی پس بس عقود فاسدہ بیوع سے
بچتے تہے کبائر ذنوب سے محترز رہتے تہے اسلئے اونکا عمل بوجہ اخلاص و صواب کے دوسرونکی عبادات
سے بمراتب اعلی و اکمل تہا اکل حلال صدق مقال اونکا بانا تہا سو جو کوئی اونکی سی عبادات و تقاوت
پر اکتفا کرتا ہے وہ اوس شیخ مرتاض اور عابد کامل سے جو مخلص صاحب طاعم الحلال صادق المقال نہین ہے

بدرجہا افضل ہے اخلاص سے مراد یہہ ہے کہ عبادت خالص اوس ذات وحدہٗ لاشریک لہٗ کے لئے ہو شرک
کا رائحہ بھی آنے نپاوے صواب سے مراد یہہ ہے کہ وہ عمل مطابق سنت صحیحہ مطہرہ کے ہو بدعت کی ہوا تک
اوسکو لگنے نپاوے اکل حلال سے یہہ مراد ہے کہ جو عقود فاسدہ و وجوہ ناجائزہ کسب مال کی ہین اُنسے بچے صدق
مقال سے یہہ مراد ہے کہ دروغ و تہمت و افترا و بہتان و غیبت وغیرہ ذنوب زبان سے محفوظ رہے جب یہہ حالت
کسی مسلمان پر طاری ہو جاتی ہے اور اوسپر استقامت اوسکو نصیب ہوتی ہے تو وہ مومن کامل محسن صادق
مسلم واثق سمجھا جاتا ہے اور لایق اسکے ہو جاتا ہے کہ اللہ کے سارے وعدے اوسکے حق مین پورے وفا ہون اللھم ارزقنا

باب - امانت کا

اس عمل صالح کا شریعت حقہ مین بڑا اہتمام ہے ادا امانت کی بڑی تاکید ہے حدیث طویل حذیفہ بن الیمان
مین مرفوعا ذکر رفع امانت کا یون آیا ہے کہ آدمی سوویگا امانت اوسکے دل سے قبض کر لیجاویگی یہانتک کہ لوگ
لین دین کرینگے ایک بھی امانت ادا نکریگا تا آنکہ یون کہا جاویگا کہ فلان قبیلہ مین ایک مرد امین ہے الحدیث
رواہ الشیخان والترمذی ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہین جب امانت ضایع ہو جاوے تو انتظار قیامت کا
کرپوچھا کیونکر ضایع ہوگی فرمایا جب حکم نا اہل کو دیا جاویگا اخرجہ البخاری یعنی ایسے لوگ حاکم ہون جو لیاقت
حکمرانی کی نہین رکہتے ہین سو جب سے کہ اسلام غریب ہو گیا ہے تب سے ایسے ہی لوگ حاکم رہتے ہین جو کہ
لکع بن لکع ہین ص

غلط است اینکہ ہمہ اہل دول بے دردند		ہر کرا دیدم ازین طائفہ آرازی داشت

مطلب یہہ ہے کہ امیر راعی ہوتا ہے بیت المال مین حقوق سارے اہل اسلام کے ہوتے ہین یہہ سب اللہ کا
مال ہے جو ان امراء و رؤسا کے پاس امانت رکھا گیا ہے انکو چاہئے کہ اوسکو مصالح مسلمین مین صرف کرین
رعیت نوازی اختیار کرین سو یہہ بات تو وہ کرتے نہین ہین اس مال امانت کو اپنی ملک سمجھکر اپنی جان پر
غیر مصارف جائزہ مین صرف کرتے ہین گویا انکی میراث ہے اور وہ سارا مال انکے عیش و آرام و حشم و خدم و
فسق و فجور مین صرف کرنے کے لئے دیا گیا ہے یہہ لوگ اوس مال کے خائن ہین دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا مرفوعا

یہہ ہے تو دے امانت اوسکو جسنے تیرے پاس امانت رکھی ہے اور خیانت نکر اوسکی جسنے تیری خیانت کی ہے
اخرجہ ابوداؤد والترمذی ابو موسی کا لفظ یہہ ہے خازن مسلم امین جو دیتا ہے وہ جسکا اوسکو حکم
دیا گیا ہے بھرپور خوشدل ہو کر تو وہ بھی ایک تصدق ہے اخرجہ الخمسۃ الا الترمذی یعنی جسکو کسی
امیر نے حکم دیا کہ تو اتنا مال فلان شخص کو دیدے اور اوسنے بدون خیانت کے وہ مال پلٹ اوسکو دیدی تو
وہ بھی مثل اوس امیر کے اجر صدقہ دہی کا پاتا ہے بوجہ اس امانت کے **ف** امانت کچھ مال
ہی مین نہین ہوتی ہے بلکہ سارے اعمال دین امانت ہین جیسے نماز روزہ زکوۃ حج تلاوت قران وغیرہ
عبادات جب کوئی عمل مطابق اپنے ارکان و شروط کے ادا نہین ہوتا ہے تو عامل خائن ٹہر جاتا ہے اور وہ عمل
برباد ہو جاتا ہے اللہ نے اس امانت کو آسمان زمین پہاڑون پر عرض کیا تہا سب ڈر گئے
کسی نے اوس بوجھ کو نہ اوٹھایا مگر انسان نے یہہ بڑا ظالم بڑا جاہل نکلا **ہ**

آسمان بار امانت نتوانست کشید		قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

آنکھہ کی امانت یہہ ہے کہ نادیدنی نہ دیکھے کان کی امانت یہہ ہے کہ ناشنیدنی نسنے زبان کی امانت یہہ ہے کہ
ناگفتنی نکہے ہاتھہ کی امانت یہہ ہے کہ ناگرفتنی نہ پکڑے پاؤن کی امانت یہہ ہے کہ راہ نارفتنی نچلے دل کی
امانت یہہ ہے کہ ذنوب قلب مین مبتلا نہو یہہ ۷۶ گناہ ہین اعضا کی امانت یہہ ہے کہ کبائر جوارح سے بچے
یہہ ۱۰۴ گناہ ہین شرمگاہ کی امانت یہہ ہے کہ آثام سے اس عضو کے محفوظ رہے اسکے مقابلہ مین حسنات دل
و اعضا کے ہین جنکا بیان مطاوی فحاوی اس کتاب مین آویگا۔

باب ۵ - بیان مین امر معروف و نہی عن المنکر کے

طارق بن شہاب کہتے ہین سب سے پہلے جسنے خطبہ عید کا قبل نماز کے پڑہا مروان ہے ایک آدمی نے کہڑے ہو کر کہا
نماز قبل خطبے کے ہوتی ہے مروان نے کہا اب وہ بات گئی ابو سعید خدری بولے اس شخص نے جو بات اسکے
ذمہ پر تھی ادا کردی یعنی نہی عن المنکر میںنے حضرت کو سُنا فرماتے تہے جو کوئی دیکھے تم مین کسی منکر کو اوسکو
چاہیئے کہ تغیر کردے اوسکو اپنے ہاتھہ سے اگر نکر سکے تو زبان سے اگر یہہ بھی نکر سکے تو دل سے یہہ ضعف ایمان ہے

اخرجه الخمسة الا البخاري وهذا لفظ مسلم ترمذی کا لفظ یہہ ہے ایک مرد نے کہڑے ہوکر کہا یا مروان
خالفت السنة ابوداؤد کا لفظ یہہ ہے کہ اوس مرد نے کہا نکالا تو نے منبر دن عید کے اور نکالا نہین جاتا تہا
اسدن اور شروع کیا تو نے خطبہ قبل نماز کے انتہی معلوم ہوا کہ جو امر خلاف سنت ہے وہ منکر ہوتا ہے اگرچہ ادنی
مخالفت کیون نہو کیونکہ نماز جمعہ مین منبر کا ہونا اور عید مین خطبہ کا پڑہنا ثابت تہا لکن فقط تغیر ہیئت کو اوس
مرد اور ابو سعید خدری نے منکر سمجہکر انکار کیا اور نہی عن المنکر فرمائی پہر ایسے امر کے منکر ہونے مین کیا گفتگو
ہے جسکی کچہہ بہی اصل شرع مین ثابت نہو اور سلف مین اوسکا نظیر پایا نجاوے جیسے اکثر بدعات حسنہ حالانکہ نظیر
فعل مروان کا ثابت تہا مگر صحابہ نے اوسپر انکار کیا اور اوسکو منکر سمجہا اس حدیث مین امر بمعروف نہی عن المنکر
کو بصیغۂ امر فرمایا ہے یہہ دلیل ہے اسکے وجوب پر اور یہہ کام اعظم اعمال صالحہ سے ہے بلکہ ایک رکن عظیم ہے
ارکان دین مبین سے اور اوسکے تین درجہ مقرر کیئے ہین پہلا درجہ کام ہے امراء کا دوسرا درجہ کام ہے علماء
کا تیسرا درجہ کام ہے عوام کا اور یہہ درجہ اضعف درجات ایمان ہے پہر اگر کوئی پہلا درجہ یا دوسرا درجہ بجا لاوے
تو اوسکا مرتبہ نزدیک اللہ کے بہت بڑا ہوگا یہہ تین درجے اسی لئے مقرر ہوے ہین کہ جہان امکان تغیر منکر کا ہاتہہ
اور زبان سے نہو بلا خوف نقصان جان یا مال یا آبرو کا ہو تو اتنا تو ضرور ہے کہ دل سے اوس منکر پر انکار کرے
اسیلئے حدیث ابن مسعود مین مرفوعا آیا ہے نہین بہیجا اللہ نے کوئی نبی کسی امت مین پہلے مجہسے مگر اوسکے حواری
تہے یعنی دوست خالص اور اصحاب تہے یعنی یار جانی اوسکی امت مین سے جو اوس نبی کی سنت کو پکڑے
رہتے اور اوسکے امر کی اقتدا کرتے پہر اوسکے بعد ایسے خلف آئے جو نہین کرتے وہ بات جسکو کہتے ہین اور وہ کام
کرتے ہین جسکا اونکو حکم نہین ہے یعنی سنت کو چہوڑ کر بدعت بجالاتے ہین یا معروف چہوڑ کر منکرات کے
مرتکب ہوتی ہین سو جو کوئی جہاد کرے گا اونسے اپنے ہاتہہ سے وہ مومن ہے اور جسنے جہاد کیا اونسے اپنی زبان
سے وہ مومن ہے اور جسنے جہاد کیا اونسے اپنے دل سے وہ مومن ہے اسکے پیچہے ایمان سے برابر ایک دانہ
رائی کے بہی کچہہ نہین ہے اخرجه مسلم معلوم ہوا کہ اگر دل سے بہی انکار منکر کا نکیا تو بالکل ایمان جاتا رہا
ہجرت نبوت سے پانسو برس تک ہاتہہ سے تغیر کرنیکا رواج تہا اسلئے کہ اسلام غالب تہا پانسو برس تک بعد اوسکے
زمانہ تغیر کا زبان سے رہا اسلئے کہ اسلام غریب ہوگیا تہا اب تین سو برس سے فقط زمانہ انکار کا دل سے رہگیا ہے

اسلیے کہ ہاتھ و زبان کے چلنے مین جان آبرو و مال کا نقصان ہوتا ہے لیکن فی الحال یہہ مرتبہ اضعف الایمان بہی نظر نہین آتا ہے کیونکہ اسلام بالکل ضعیف ہو گیا ہے بعض اہل علم نے کہا ہے پیش ازین علما را عمل بودے و قول نہ بعد ازان ہم عمل داشتندی و ہم قول اکنون ہمہ قول است و ہیچ عمل نہ زود باشد کہ ازین صورت نیز برگردند نہ عمل ماند نہ قول انتہی یہہ پیشین گوئی اس قائل کی اب اس زمانہ مین ظاہر ہوئی کیونکہ دل کا انکار بہی ایک عمل تہا اب وہ بہی نہ رہا ف

اب ہوئے خاک انتہا ہے یہہ	آگ تہے ابتداء عشق مین ہم

ابتو ہر معروف منکر اور ہر منکر معروف ہو گیا ہے دلکا انکار کہان بلکہ فوت منکر پر دل کو ایک سخت رنج ہوتا ہے معروف کہان ہر معروف مجہول ہو کر نسیا منسیا بنگیا ہے انا اللہ جو کام انجام کو علماء بنی اسرائیل سے ہوا تہا وہ بحکم حدیث لتتبعن سنن من کان قبلکم اب شعار و دثار اس امت کا ٹہیر گیا ہے ابن مسعود کہتے ہین جب بنی اسرائیل معاصی مین گرے علماء نے اونکو نہی کی وہ باز نہ آئے تب علماء اونکے ہم مجلس ہم نوالہ ہم پیالہ ہی اللہ نے بعض کے دل بعض پر مارے اور اونکو زبان داؤد علیہ السلام پر لعنت کی اخرجہ ابو داؤد والترمذی حذیفہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین ہے جان میری تم کرو امر بمعروف و نہی عن المنکر ورنہ قریب ہے کہ اللہ تمپر عقاب بہیجیگا پہر تم دعا کروگے تو اللہ قبول نکریگا اخرجہ الترمذی یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ پر آشوب مین اثر دعا کا نظر نہین آتا الا ما شاء اللہ ابو سعید کا لفظ مرفوع یون ہے بڑا جہاد کہنا ہے انصاف کی بات کا سامنے بادشاہ ظالم کے اخرجہ ابو داؤد والترمذی سلطان محمد تغلق بادشاہ نے ایک عالم سے کہا تہا کہ تم ہمکو محمد عادل کہا کرو اونہون نے کہا مین ظالم کو عادل نہین کہتا اسپر بادشاہ نے اونکو بالا قلعہ سے زیر قلعہ گرا دیا وہ مرگئے امر بمعروف و نہی عن المنکر کرنیوالے ایسے ہوتے تہے ف ہمنے شر الناس عمل صالح کے دوسرے رسائل اردو فارسی عربی مین مفصل لکہے ہین اسلیے اسجگہہ مکرر لکہنا ضرور نہین سمجہا یہہ حکم جسطرح احادیث مین آیا ہے اسطرح کتاب اللہ سے ثابت ہے

باب ۶ - اعتکاف کا

عائشہ کہتی ہین حضرت عشرہ اواخر رمضان مین اعتکاف کیا کرتے تہے یہانتک کہ اللہ نے اونکو وفات دی

اور فرماتے تہے قصد کرو شب قدر کا عشرہ اخر رمضان مین رواہ الشیخان ابن عمر کہتے ہین عمر نے جاہلیت مین
نذر مانی تہی کہ ایک رات مسجد حرام مین اعتکاف کرینگے حضرت سے پوچہا فرمایا اوفِ بنذرک اخرجہ الخمسۃ
یعنی اپنی نذر وفا کر معلوم ہوا کہ اعتکاف کرنا ایک عمل صالح ہے یہہ عمل رمضان مین افضل تر ہوتا ہے خصوصا عشرہ اخیر میں
پہر جو شخص تمام عمر کسی مسجد یا بیت الحرام مین واسطے عبادت کے بیٹہہ رہا ہے اوسکے اجر کا کیا پوچہنا ہے

گرا دواغ کہ از کوئے یار برخیزد — نشستہ ایم کہ از ما غبار برخیزد

اسی تقریب اوس گلی مین رہے — منتین ہین شکستہ پائی کی

باب احیاء موات کا

زندہ کرنا زمین مردہ کا عمل صالح ہے عائشہ نے مرفوعا کہا ہے جسنے آباد کی زمین واسطے کسی کے تو وہ احق ہے
ساتہہ اوس زمین کے عروہ بن زبیر کہتے ہین عمر نے اپنی خلافت مین یہی حکم دیا تہا رواہ البخاری دوسرا لفظ
عروہ کا مرفوعا یہہ ہے جسنے زندہ کیا زمین مردہ کو یہہ زمین اوسکی ہے رگ ظالم کا اوسمین کچہہ حق نہین اخرجہ الخمسۃ
الا النسائی ابوداؤد کا لفظ یہہ ہے عروہ نے کہا مین گواہ ہون کہ حضرت نے یہہ حکم دیا ہے کہ زمین اللہ کی
زمین ہے اور سب بندے اللہ کے بندے ہین جسنے زندہ کیا کسی زمین مردہ کو تو وہ احق ہے ساتہہ اوسکے
جاءنا بھذا عن النبی صلعم الذی جاءنا بالصلوات عنہ

باب نام و کنیت کا

اچہا نام رکہنا عمل صالح ہے حدیث ابوالدرداء مین مرفوعا آیا ہے تم پکارے جاؤگے دن قیامت کو اپنے
اور تمہارے باپون کے نام سے اسلئے تم اچہے نام رکہو اخرجہ ابوداؤد مثلا یون کہین گے اے صدیق بن
حسن آطرف اللہ کی مغفرت و رحمت کی آ ابن عمر کا لفظ یہہ ہے حضرت نے فرمایا بہت محبوب نام اللہ کو
عبداللہ و عبدالرحمن ہے اخرجہ مسلم و ابوداؤد و الترمذی ابو وہب جشمی کا لفظ مرفوع یون ہے
تم نام رکہو پیغمبرون کے نام پر اصدق اسماء حارث و ہمام ہے اور اقبح اسماء حرب و مرہ رواہ ابوداؤد

لفظ مبارک اللہ علم ذات ہے اور لفظ رحمن صفت خاص اسلئے اضافت عبدیت کی طرف ان دونون لفظ کی احب
الی اللہ ہے کیونکہ اسمین اثبات ہے توحید خالص و عبدیت خاص کا اسیطرح جس نام مین لفظ عبد ہوتا ہے وہ
بقیہ اسمار سے بہتر ہے اضافت عبد کیطرف سارے اسمار حسنیٰ کی محبوب ہوتی ہے بدترین اسمار وہ نام ہین
جنمین اسناد طرف غیر اللہ کے ہوتی ہے یا تزکیہ نفس کا نکلتا ہے حضرت نے علی مرتضیٰ کو زمین مسجد پر لیٹا ہوا پاکر فرمایا تہا
قم یا ابا تراب اوس دن سے وہ اس کنیت کو بہت محبوب رکہتے تے رواہ الشیخان عن سہل الساعدی
اسلئے کہ اسمین خاکساری نکلتی ہے ۵

دیکہا تو خاکساری ہی عالی مقام ہے		جون جون بلند ہم ہوئے پستی نظر پڑی

باب ۹ - امل کا

قصر امل ایک عمل صالح ہے انس کہتے ہین حضرت نے ایک خط کہینچا اور فرمایا یہہ انسان ہے پہر اوسکے پہلو
مین ایک اور خط کہینچا اور فرمایا یہہ اوسکی امل ہے پہر ایک اور خط اوس سے ذرا دور تر کہینچ کہا اوسکی اجل ہے
یعنی امید آس درمیان مین کہ انسان اسطرح پر تہا کہ وہ خط جو اقرب ہے وہ آگیا اخرجہ البخاری والترمذی
یعنی امید پوری نہونے پائی تہی کہ موت نے آپکڑا ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ ابن عمر کہتے ہین
حضرت نے میرے دونون دوش پکڑ کر فرمایا رہ دنیا مین گویا تو غریب ہے یا راہ گذر ابن عمر کہا کرتے تہ جب
شام کرے تو منتظر صبح کا نرہ اور جب صبح کرے تو منتظر شام کا نرہ اپنی صحت سے کچہہ مرض کے لئے اپنی زندگی سے کچہہ مرنیکے لئے لے
اخرجہ البخاری ترمذی نے بعد لفظ رہگذر کے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ گن اپنی جان کو قبر والون مین بریدہ کا لفظ
مرفوع یہہ ہے تم جانتے ہو کہ اسکی اور اوسکی کیا مثل ہے دو سنگریزہ پہینک کر فرمایا یہہ امل ہے یہہ اجل ہے
رواہ الترمذی ۵

مقصود کو تو دیکہین کب تک پہنچتے ہین ہم		بالفعل اب ارادہ تا گور ہے ہمارا

ف ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین عذر کرلیا اللہ نے طرف اوس شخص کے جسکی اجل کو تاخیر دی یہانتک
کہ پہونچا وہ ساٹہہ برس کو رواہ البخاری ترمذی کا لفظ یہہ ہے کہ عمرین میری امت کی درمیان ساٹہہ ستر

برس کے ہین بہت کم اونہین وہ ہے جو تجاوز کرتا ہے اس سے زرین کا لفظ یہہ ہے معترک منایا یعنی گرمی ہنگامہ مرگ
مابین شصت تا ہفتاد سال ہے اور جسکی اجل مین اللہ نے چالیس سال تک تاخیر دی اللہ نے اوسکا عذر رد دور
کردیا یعنی باوجود اس طول عمر کے بہی اگر وہ تائب و راجع نہین ہوا تو اب کوئی حجت اوسکے لئے واسطے نجات کے
عذاب و عقاب الٰہی سے باقی نرہی چاہئے تو یہہ تہا کہ ابتداء عمر ہی سے خائف و راجی ہوتا جسطرح کہ شاعر نے کہا ہے

توبہ از بادہ در آغاز جوانی کردم　　اول مستی من بود کہ ہشیار شدم

لکن اگر بمقتضای حدیث الشباب شعبة من الجنون اول عمر مین بہول چوک ہوگئی ہو تو اب آخر عمر مین اوسکا
تدارک کرے اول وقت اس تدارک کا عمر چہل سالہ ہے کما قیل ؎

چہل سال عمر عزیزت گذشت　　مزاج تو از حال طفلی نگشت

عالمگیر بادشاہ نے اپنے فرزند کو ناصحانہ لکہا تہا سن شریف چہل و شش نازم باین ریش و فش یعنی اب بعد
اس عمر کے کون وقت تمہارے کہیل کود کا ہے پہر اگر شامت عمل و طول امل سے اس عمر چہل سالہ مین آنکہہ
نہ کہلی تو عمر پنجاہ سالہ مین تو ضرور ہے درک مافات کرے ؎

الکہ پنجاہ رفت و در خوابی　　مگر این پنج روز دریابی

کیونکہ جب پچاس برس کے ہوگئے تو ساٹہہ برس کو پہونچکر یا تو مر ہی جاویگا یا ستر تک پہنچتے پہنچتے معترک منایا ہوگا اس سے زیادہ امید حیات
کی نرہی کیونکہ تجاوز ستر سے بہت کمتر ہوا کرتا ہے پہر اس پیرانہ سالی مین بہی اگر توفیق انابت کی نہوئی تو سمجہو بڑی کمبختی ہے

حساب پاک ہو روز شمار مین تو عجب　؎　گناہ اتنے ہین میرے کہ کچہہ حساب نہین

اے اللہ یہہ تیرا بندہ ناچیز پچپن سال کا ہوگیا ہے دم بدم پیغام مرگ کا اوسکو صبح و شام چلا آتا
ہے تو خاتمہ اوسکا توبہ و انابت پر کر اللہم اجعل خیر عمری آخرہ ؎

بن پوچہے کرم سے جو وہ بخش نہ دیتا تو　　پرسش مین ہمارے ہی دن حشر کا ڈہل جاتا

باب ا بیان مین بر والدین کے

یہہ عمل افضل اعمال صالحہ ہے اسکی تاکید اسپر تحریص اسمین ترغیب کتاب و سنت
دونون مین آئی ہے قال تعالے وبالوالدین احسانا قال تعالے

وصاحبهما فی الدنیا معروفا وقال تعالی وقل لهما قولا کریما وقال تعالی ان اشکر لی
ولوالدیک الی المصیر ابوہریرہ کہتے ہین ایک آدمی آیا اوسنے کہا ای رسول خدا لوگونمین کون زیادہ
حقدار ہے ساتھہ حسن ہمنشینی کے فرمایا مان تیری پوچھا پھر کون فرمایا مان تیری پوچھا پھر کون فرمایا مان تیری
پوچھا پھر کون فرمایا باپ تیرا رواہ الشیخان دوسرا لفظ یہہ ہے مان تیری پھر مان تیری پھر باپ تیرا پھر جو تجھسے
زیادہ تر قریب ہے پھر جو بعد اوسکے قریب تر ہے ہذا اللفظ لمسلم معلوم ہوا کہ مرد کے حقمین حق مادری سہ چند بہ نسبت حق پدر
جسکے مان باپ ہین پھر باقی رشتہ دار اونمین بھی جو اقرب ہے وہ مقدم ہے ابو بکر کلیب حنفی نے آکر حضرت سے کہا تھا
مین کسکے ساتھہ نیکی کرون فرمایا ساتھہ مان باپ بہن بھائی غلام کے یہہ حق واجب ہے رحم موصول ہے رواہ ابوداؤد
یعنی نزدیک کے رشتہ دار جنکے ساتھہ صلہ رحم کرنا چاہیے وہ یہی چار پانچ آدمی ہین اسیلئے حدیث معاویہ قشیری مین بعد
ذکر پدر کے ثم الاقرب فالاقرب فرمایا ہے رواہ ابوداؤد والترمذی ابن عمرو کا لفظ یہہ ہے ایکشخص نے آکر
کہا ای حضرت میرے پاس مال واولاد ہے میرا باپ محتاج ہے میرے مال کا فرمایا انت ومالک لابیک الحدیث
رواہ ابوداؤد ابوہریرہ کہتے ہین تین بار حضرت نے کہا خاک پڑے اوسکی ناک پر کہا کسکی ناک پر فرمایا جسنے پایا
مان باپ کو بڑہاپے مین یا ایک کو ان دونو مین سے پھر داخل نہوا وہ جنت مین اخرجہ مسلم والترمذی
مینے باپ کو نہین پایا مین سنبھالتا تھا کہ وہ منتقل بجوار رحمت الٰہی ہوگئے مان کو پایا الحمد للہ کہ وہ مجھسے تادم مرگ رضامند
رہین اللہم اغفرلی ولوالدی ولمن توالدا وارحمہما کما ربیانی صغیرا ابن عمرو مرفوعا کہتے ہین رضامندی
رب کی رضامندی والدین ہے اور خفگی رب کی خفگی والدین رواہ الترمذی وصحح وقفہ دوسرا لفظ یہہ ہے
کہ ایک مرد نے اذن جہاد کا چاہا پوچھا کیا تیرے مان باپ زندہ ہین کہا ہان فرمایا اونہین کی خدمتمین تو جہاد کر
اخرجہ الخمسۃ ایک اور شخص نے ہجرت وجہاد پر بیعت کرنا چاہا تھا اوسکے مان باپ زندہ تھے فرمایا کیا تو اللہ سے
طالب اجر ہے کہا ہان فرمایا اپنے مان باپ کے پاس پھر جا اونسے اچھا برتاؤ کر رواہ مسلم معلوم ہوا کہ خدمت
والدین کی جہاد وہجرت سے بھی بڑھکر اجر رکھتی ہے وللہ الحمد عمر رضی اللہ عنہ نے ابن عمر سے کہا تھا کہ تو اپنی جورو
کو طلاق دیدے اونہون نے نمانا عمر نے حضرت سے ذکر کیا حضرت نے فرمایا طلقہا یعنی اے ابن عمر تو اوسکو چھوڑدے
اخرجہ ابوداؤد والترمذی وصححہ ابو الدرداء کا لفظ مرفوع یہہ ہے والد اوسط ابواب جنت ہے تو

چاہے اوسکو ضایع کریا نگاہ رکہہ اخرجہ الترمذی وصححہ اسمای بنت عمیس کی مان آئین وہ مشرکہ تہین
اونہون نے حضرت سے پوچہا مین اونکا صلہ رحم کرون و نہین فرمایا صلی امک اخرجہ الشیخان وابوداؤد
معلوم ہوا کہ صلہ رحم و تعظیم و حسن صحابت و خدمت مین والدین خواہ مسلمان ہون یا مشرک دونون برابر ہین ابن عمر
کہتے ہین ایک آدمی نے آکر کہا ای رسول خدا مینے ایک بڑا گناہ کیا ہے میرے لئے توبہ ہے یا نہین فرمایا تیری
مان ہے کہا نہین فرمایا خالہ ہے کہا ہان فرمایا اوسکے ساتہہ نیکی کر اخرجہ الترمذی وصححہ دوسری روایت
مین براء بن عازب سے آیا ہے خالہ بمنزلہ مان کے ہے ابو اسید ساعدی کہتے ہین ایک مرد نے کہا ای رسول خدا
کچہہ بر والدین سے باقی ہے کہ مین بعد اونکی موت کے بجالاؤن فرمایا ہان دعا دے اونکو اور استغفار کر اونکے لئے
اور جاری کر اونکے عہد کو بعد اونکے اور صلہ رحم کر اونکے لئے اور اکرام کر اونکے دوستون کا اخرجہ ابوداؤد
ابن عمر کا لفظ یہہ ہے کہ بڑا بر یہہ ہے کہ صلہ کرے آدمی دوستون سے اپنے باپکے بعد اوسکے اخرجہ مسلم و
ابوداؤد والترمذی لیکن اب یہہ احکام اور آداب اس زمانہ مین عنقا ہو گئے ہین اولاد مان باپ کو ستاتی
ہے اونپر لعنت کرتی ہے یہہ اثر قرب قیامت کا ہے ایسی اولاد کے جہنمی ہونے مین کیا شک ہے ہمنے اس قسم کے
حالات بہت دیکہے سنے ہین بجز تعجب کے اور کیا کرین ہ

اب تو چپ لگ گئی ہے حیرت سے	پہر کہلے گی زبان جب کی بات

باب ۱۱ - بیان مین بر اولاد و اقارب کے

یہہ عمل صالح علاوہ بر والدین کے ہے عائشہ نے کہا میرے پاس ایک عورت آئی اوسکے ساتہہ دو بیٹیان تہین
اونے سوال کیا میرے پاس کچہہ نپایا سوا ایک کہجور کے اوسکو آدہا آدہا کرکے اون دونون کو دیدیا خود نہ کہایا
پہر چلی گئی حضرت آئے مینے اونسے کہا فرمایا جو کوئی مبتلا ہوا ان دخترون مین پہر نیکی کی اونسے ہونگی وہ اوٹ
واسطے اوسکے آگ سے اخرجہ الشیخان والترمذی انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے عیالداری کی دو
لڑکیون کی یہانتک کہ جوان ہون تو آویگا وہ دن قیامت کو اور مین یون پہر ملایا اپنی انگلیون کو اخرجہ مسلم
ترمذی کا لفظ یہہ ہے داخل ہونگا مین اور وہ جنت مین مثل ان دونون کے پہر اشارہ کیا اپنی دو انگلیون سے

ابو سعید کا لفظ یہہ ہے جسنے عیالداری کی تین دختر یا تین خواہر یا دو دختر یا دو خواہر کی پہر ادب سکہایا اونکو اور
احسان کیا ساتہہ اونکے اور بیاہ دیا اونکو اسکے لئے جنت ہے اخرجہ ابوداؤد والترمذی دوسرا لفظ ابو داود کا ابن عباس
سے مرفوعا یہہ ہے جس کسیکی بیٹی ہے اور اوسنے ایذا نددی اوسکو اور خوار نہ کیا اوسکو اور مقدم نرکہا بیٹے کو
اوسپر تو داخل کریگا اللہ اوسکو جنت مین عوف بن مالک اشجعی کہتے ہین حضرت نے فرمایا مین اور زن سیاہ وجردہ
مثل ان دو کے ہونگے دن قیامت کو وہ عورت جو بیوہ ہوگئی اور صاحب منصب و جمال تہی ہر روکا اونے
اپنی جان کو یتیمون پر یہانتک کہ وہ جدا ہوگئے یا مر گئے رواہ ابوداؤد ہم دو بہائی تین بہین تہے جنکو ہمارے
باپ یتیم چہوڑ گئے تہے اللہ تعالی ہماری مان کو جنت الفردوس بخشے جنہون نے ہمکو ہزار تکلیف اوٹہاکر پالا
اللھم اغفرلی ولوالدی مجہسے بڑے میرے بڑے بہائی نے انتقال کیا تہا اللھم اغفرلی ولاخی و
ادخلنا فی رحمتک بعد اونکے مجہسے جو بنا مینے اوسطرح اپنے تینون بہنون کو پالا اونکے نکاح کردیے مجکو
اللہ نے دو بیٹیان دین تہین ایکا ایام شیر خوارگی مین وفات کرگئی ایک بحمدہ تعالی موجود ہے اللھم بارک
لہا فیہا وعلیہا واحسن حالہا ومآلہا آمین اونکے فریضہ حقوق سے بہی مجکو سبکدوش فرمادیا ہے
وللہ الحمد اب مین امید حسن خاتمہ مین ایام شماری بلکہ انفاس ستعار کو گن رہا ہون ختم اللہ لنا بالحسنی

باب ۱۲ - بیان مین تربیت یتیم کے

سہل بن سعد مرفوعا کہتے ہین مین اور کافل یتیم جنت مین یون ہونگے اور اشارہ کیا انگشت سبابہ و وسطی
سے رواہ البخاری وابوداؤد والترمذی ابن عباس کا لفظ مرفوعا یہہ ہے جسنے لیا کسی یتیم کو درمیان سے
مسلمانون کے طرف اپنی کہانے پینے کے تو داخل کریگا اللہ اوسکو جنت مین البتہ مگر یہہ کہ اوسنے کوئی ایسا گناہ کیا ہو جو بخشا جاے
رواہ الترمذی الحمد للہ کہ بتوفیق الٰہی مدرسہ تعلیم اطفال یتامی شہر دکہنہ طفل خرد بچانہ مین قایم ہے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

باب ۱۳ - اماطت اذی کا طریق سے

راہ سے کسی ایذا کی چیز کو دور کرنا عمل صالح ہے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعا آیا ہے کہ ایک آدمی راہ مین چلا جاتا تہا

ایک شاخ خاردار راہ پر پڑی پائی اوسکو رستہ سے الگ کردیا اللہ نے اوسکا شکر مانکر اوسکو بخشدیا رواہ
الستۃ الا النسائی ابوداود کا لفظ یہہ ہے جدا کردیا ایک آدمی نے جسنے کبھی کوئی عمل خیر نہین کیا تہا ایک
شاخ خاردار کو راہ سے وہ شاخ یا تو کسی درخت مین تہی جسکو کاٹ ڈالا یا راہ مین پڑی تہی جسکو دور کردیا مسلم
کا لفظ ابوذر سے یہہ ہے حضرت نے فرمایا عرض کیے گئے مجہپر اعمال امت میری کے اچہے و برے سو پایا مینے
محاسن اعمال امت مین اذی کو جو دور کیگئی راہ سے اور پایا مینے مساوی اعمال امت مین آب بینی کو جو مسجد
مین ہو اور دفن نہ کیا جاے دوسرا لفظ مسلم کا ابو برزہ سے یہہ ہے مینے کہا ای رسول خدا سکہاؤ مجہے ایسی چیز جو
نفع دے مجہکو فرمایا علیحدہ کر اذی کو طریق مسلمین سے ٥

	یعنی وجود خود ہمہ بردار از میان	بردار خار و سنگ ز رہ این چہ رمز بود

باب ۱۴ - اعمال متفرقہ مین

منجملۂ اعمال صالحات کے ایک یہہ ہے کہ خدمت کرے زنان بیوہ و مساکین کی حدیث صفوان بن سلیم مین مرفوعاً
آیا ہے دوڑنے والا کام پر بیوہ عورتون اور مسکین کے مثل مجاہد کے ہے راہ خدا مین یا مثل اوس شخص کے ہے
جو دن بہر روزہ رکہتا ہے رات بہر نماز پڑہتا ہے اخرجہ مسلم و مالك و ابوداؤد دوسرا عمل صالح عاریۃً
دینا بزشیر دار کا ہے حدیث عمرو بن عاص مین مرفوعاً آیا ہے چالیس خصلتین ہین اعلا اونمین عطا کرنا بکری کا
ہے یعنی دودہ پینے کو نہین ہے کوئی عامل کہ کوئی خصلت اونمین سے بجالاے بامید ثواب و تصدیق موعود کے
مگر داخل کریگا اللہ اوسکو جنت مین بعض روات نے کہا ہمنے اونکو شمار کیا ہے علاوہ منیحۂ عنز کے تو اونمین سے ایک
رد سلام ہے اور تشمیت عاطس و اماطت اذی راہ سے اور ما نند اسکے پر نہ پہنچ سکے ہم پندرہ خصلت تک
اخرجہ البخاری و ابوداؤد تیسرا چوتہا پانچوان چہٹا عمل صالح وہ ہے جو حدیث ابوموسی مین مرفوعاً آیا ہے
فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ ہے کہا گیا بہلا اگر نہ پاوے فرمایا اپنے ہاتہ سے کام کرے اپنی جان کو نفع دے اور تصدق
کرے کہا بہلا اگر نہ کرسکے فرمایا مدد دے کسی حاجتمند ملہوف کو کہا اگر یہہ بہی نکرسکے فرمایا حکم کرے
معروف یا خیر کا کہا اگر یہہ بہی نکرے فرمایا رکا جائے شر سے کہ یہہ بہی ایک صدقہ ہے اخرجہ الشیخان ساتوان

آٹھوان نوان دسوان گیارہوان عمل خیر وہ ہے جو صحیحین مین ابو ہریرہ سے مرفوعًا آیا ہے ہر جوڑ پر آدمی کے
ایک صدقہ ہے ہر دن جسمین سورج نکلتا ہے انصاف کرنا درمیان دو آدمیون کے صدقہ ہے مدد کرنا کسی شخص
کی اپنے جانور مین اسطرح کہ اوسکو اوسپر دابہ پر سوار کرے یا اوسکا سامان لدوا دے صدقہ ہے اور اچھی بات
کہنا صدقہ ہے اور ہر قدم جس سے نماز کیطرف جاتا ہے صدقہ ہے اور دور کرنا اذی کا راہ سے صدقہ ہے
بارہوان تیرہوان عمل صالح صلہ رحم و اطعام مسکین ہے عائشہ نے کہا ای رسول خدا ابن جدعان جاہلیت مین
صلہ رحم کرتا تہا مسکین کو کہانا کہلاتا تہا یہ اوسکے کچہہ کام آویگا فرمایا کچہہ نفع نکریگا اوسنے ایکدن بہی یون
نہ کہا رب اغفرلی خطیئتی یوم الدین اخرجہ مسلم معلوم ہوا کہ اعمال خیر کافر کے بیکار جاتے ہین لیکن
اگر اسلام لے آیگا تو افعال خیر زمانۂ جاہلیت کا اجر بہی پاویگا حکیم بن حزام کہتے ہین مینے کہا ای رسول خدا بہلا
وہ کام نیک جو مین جاہلیت مین کیا کرتا تہا جیسے عبادت و عتاقت و صدقہ اونکا کچہہ اجر مجکو ملیگا فرمایا تو
مسلمان ہوا ہے اوسپر جو خیر تو کر چکا ہے اخرجہ الشیخان یعنی اون امور صالحہ کا اجر تجہکو ملیگا چودہوان
عمل صالح وہ ہے جو ابو ذر نے مرفوعًا کہا ہے کہ حقیر نجان تو کسی شئے کو معروف سے اگرچہ ملے تو اپنے بہائی سے کشادہ
روئی اخرجہ مسلم ترمذی کا لفظ جابر سے یہ ہے منجملہ معروف کے یہ ہے کہ پانی ڈالدے تو اپنے ڈول سے
بہائی کے برتن مین یہ پندرہوان عمل خیر ہوا اسلیئے حدیث حذیفہ مین مرفوعًا آیا ہے کہ ہر معروف صدقہ ہے
اخرجہ الخمسة الا النسائی حدیث عدی بن حاتم مین مرفوعًا آیا ہے بچو تم آگ سے اگرچہ آدہی کہجور ہی
دیکر جو کوئی یہ بہی نپائے وہ اچھی بات کہے اخرجہ الشیخان والترمذی ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے حضرت نے
فرمایا سن رکہو جو آدمی عنایت کرتا ہے کسی گہر والون کو ناقہ جو صبح و شام ایک قدح شیر کا دے اوسکا اجر عظیم ہے رواہ مسلم
یہ سولہوان عمل خیر ہوا یہ احادیث دلیل ہین اسبات پر کہ مسلمان کا ہر عمل خیر گو کتنا ہی حقیر و قلیل کیون نہو موجب اجر کا ہوتا ہے
یہانتک کہ اچھی بات کہنا یا شر سے رک جانا یہ محض اللہ کا احسان ہے کہ وہ ان محقرات امور و قلیلات اعمال کو قبول
فرماکر اون پر ثواب دیتا ہے مگر ہر عمل مین نیت شرط ہے اگر نیت نہوگی تو اجر نملیگا۔

باب ۱۱ - بیان مین صدق و امانت کے

ابو سعید مرفوعاً کہتے ہین تاجر امین صدوق ہمراہ نبیین وصدیقین وشہدا و صالحین کے ہوگا اخرجہ الترمذی
یعنی جو سوداگر امانت دار سچا ہے وہ بخشا جاویگا دوسرا لفظ ترمذی کا رفاعہ بن رافع سے یہہ ہے کہ تجار دن قیامت
کے فجار اوٹھینگے مگر وہ تاجر جو اللہ سے ڈرا اور سچ بولا قیس بن ابی غرزہ کہتے ہین ہمارا نام قبل ہجرت کے سماسرہ
تہا یعنی بیوپاری ایک دن مدینہ مین حضرت کا گذر ہم پر ہوا ہمارا بہت اچہا نام رکہا کہا ای گروہ تجار بیع مین لغو و
حلف یا کذب ہوتا ہے تم اوسکو صدقہ سے ملاؤ اخرجہ اصحاب السنن قرآن پاک مین اطلاق تجارت کا اہل فضل
عمل یعنی جہاد فی سبیل اللہ پر آیا ہے اور ان حدیثون مین تجار کو رفیق انبیاء وصدیقین وشہداء وصالحین
ٹہیرایا ہے اس سے زیادہ اب اور کیا فضیلت ان اہل حرفہ واصحاب تجارت کو درکار ہے۔

باب ۱۶ بیان مین تساہل وتسامح کرنیکے بیع واقالہ مین

جابر مرفوعاً کہتے ہین رحم کرے اللہ مرد سمح پر جب کہ وہ بیع وشرا واقتضا کرے اخرجہ البخاری یعنی جو شخص کہ لین دین
وتقاضای قرض وغیرہا مین نرمی وآسانی کرتا ہے اوسکو حضرت نے دعای رحمت دی ہے ترمذی کا لفظ یہہ ہے
بخشدیا اللہ نے ایک مرد کو جو تمسے پہلے تہا سہل تہا وقت فروخت کے سہل تہا وقت خرید کے سہل تہا وقت اقتضا
کے دوسرا لفظ ترمذی کا ابوہریرہ سے یہہ ہے اللہ دوست رکہتا ہے شخص سمح البیع سمح الشراء سمح القضا کو خذیفہ
وابو مسعود بدری مرفوعاً کہتے ہین تمسے پہلے ایک شخص تہا اوسکے پاس فرشتہ جان قبض کرنے کو آیا کہا تو نے کوئی
کام خیر کا کیا ہے کہا مجھے معلوم نہین ہے کہا خیال کر کہا مین نہین جانتا کچہہ ہان اتنی بات ہے کہ مین دنیا مین
لوگون سے لین دین رکہتا تہا آسودہ حال کو مہلت دیتا تنگدست سے تجاوز کرتا اللہ نے اوسکو جنت مین
داخل کیا اخرجہ الشیخان یہہ بیان ہے اللہ کی نکتہ نوازی کا جب وہ کسی شخص کا بخشنا چاہتا ہے تو ادنے
فعل کا حیلہ نکالکر بخشدیتا ہے کار بر عنایت ست باقی بہانہ اسیطرح جسکا بخشنا منظور نہین ہوتا ہے نکتہ گیری
فرماتا ہے اسی جگہہ سے یہہ بات ہے کہ ایمان درمیان خوف ورجا کے ہوتا ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے
جسنے اقالہ کیا کسی مسلمان کا اقالہ کریگا اللہ اوسکی لغزش کو اخرجہ ابو داؤد غرضکہ اللہ کے یہان کوئی
عمل صالح فعل خیر ضایع نہین جاتا ہے ۵

دل صاف ہو تو جلوہ گہ یار کیون نہو | آئینہ ہو تو قابل دیدار کیون نہو

باب۱۷- بیان مین کیل و وزن وغیرہا کے

مقدام بن معدیکرب کا لفظ مرفوع یہہ ہے تم تولا کرو اپنے طعام کو برکت دیجاویگی تمکو اخرجہ البخاری عثمان کا لفظ مرفوع یہہ ہے جب تو بیچے تو تول کردے اور جب تو مول لے تو تول کرلے رواہ البخاری ف ابوہریرہ مرفوعا کہتے ہین احب بلاد اللہ کو مسجدین ہین اور ابغض بلاد بازار ہین اخرجہ مسلم عمر نے کہا ہمارے بازار مین کوئی بیع نکرے مگر وہ آدمی جو متفقہ فی الدین ہو اخرجہ الترمذی قال تعالی رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله یعنی دست بکار دل بیار۔

باب۱۸- تلاوت قرآن کریم کا

یہہ عمل صالح افضل اعمال حسنہ ہے حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا جمع نہوئی کوئی قوم کسی گھر مین خانہ خدا سے کہ تلاوت کرتے ہین اللہ کی کتاب کی اور درس دیتے ہین اوسکا درمیان اپنے لیکن نازل ہوتی ہے اونپر سکینت اور ڈھانپ لیتی ہے اونکو رحمت اور گھیر لیتے ہین اونکو فرشتے اور ذکر کرتا ہے اللہ اونکا اپنے پاس کے لوگون مین اخرجہ ابوداؤد ابن مسعود کا لفظ مرفوعا یہہ ہے جسنے پڑھا ایک حرف کتاب اللہ کا اوسکے لئے ایک حسنہ ہے ہر حسنہ دس گنا ہوتا ہے مین نہین کہتا کہ الم ایک حرف ہے لیکن یہہ کہتا ہون کہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے اخرجہ الترمذی وصححہ یعنی فقط لفظ الم پر تیس حسنہ ملتی ہین ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ حضرت نے فرمایا کان نرکھا اللہ نے کسی شئے کے لئے جتنا کان لگا کر سنا نبی کو کہ وہ تغنی کرتے ہین ساتھ قران کے اخرجہ الخمسۃ الا الترمذی مراد تغنی سے اسجگہ جہر ہے دوسرا لفظ بخاری کا یہہ ہے کہ وہ ہم مین سے نہین ہے جو تغنی نکرے ساتھ قران کے دیع نے کہا تغنی کہتے ہین تحزین و ترقیق قرات کو ابو امامہ کا لفظ یہہ ہے کان نرکھا اللہ نے واسطے کسی شئے کے جتنا کان لگا کر سنا واسطے بندہ کے جو پڑھتا ہے قران کو جوف لیل مین بر بکھیرا جاتا ہے سر پر بندہ کے جب تک کہ وہ اپنی نماز گاہ مین ہے

تقرب نہ کیا بندون نے طرف اللہ کے مانند اوسکے جو نکلا ہے اللہ سے ابوالنضر نے کہا یعنی القران منه بدء الامر به والیه یرجع الحکم فیه اخرجه الترمذی امام احمد نے اللہ پاک کو خواب مین دیکھا تھا پوچھا ای رب تیرا قرب کس عمل سے حاصل ہوتا ہے فرمایا تلاوت قران سے پوچھا سمجھے یا بے سمجھے فرمایا سمجھے یا بے سمجھے غرضکہ کوئی نعمت تلاوت و تدبر قران سے زیادہ نہین ہے قران کریم کے عجائب نامحصور رہین ۵

آتا ہے مرے جی مین یہین عمر بسر کر		جس جائے سراپا مین نظر جاتی ہے اوسکے

عقبہ بن عامر مرفوعاً کہتے ہین جہر سے پڑہنے والا قران کا جیسے جاہر بصدقہ اور چپکے پڑہنے والا قران کا جیسے مُسِر بصدقہ اخرجه اهل السنن ابن عباس نے کہا ایک شخص نے کہا ای رسول خدا کونسا عمل احب الی اللہ ہے فرمایا حال مرتحل پوچھا حال مرتحل کیا ہے فرمایا جو شخص اول سے آخر تک قران پڑہتا ہی جب پڑہ چکتا ہے تو پھر پڑہنا شروع کرتا ہے ابو سعید خدری کا لفظ یہہ ہے اللہ تعالی فرماتا ہے جسکو مشغول کیا قران نے مسئلت میری سے مین دیتا ہون اوسکو بہتر اوس سے جو دیتا ہون مانگنے والون کو اخرجه الترمذی سہل بن معاذ جہنی کہتے ہین حضرت فرماتے ہین جسنے قران پڑہا اور اوسپر عمل کیا پہنائے جائینگے ماں باپ اوسکے تاج دن قیامت کو جسکی چمک سورج کی چمک سے کسی گہر مین دنیا کے گہرونمین سے احسن تر ہوگی اگر وہ سورج اوسکے اندر ہو پہر کیا گمان ہے تمکو اوسکے ساتہہ جو عامل ہے ساتہہ قران کے اخرجه ابوداؤد یعنی اوسکے والدین ایسے ہونگے جیسے ع آفتاب درمیان سایہ یہہ سب فضائل اوس شخص کے ہین جو نرا قاری قران ہے بہتر جو کوئی از برخوان ہین اونکا اجر اور بہی افزون تر ہے علی مرتضی نے مرفوعاً کہا ہے جسنے پڑہا قران اور استظہار کیا اوسکا یعنی حافظ قرآن ہوا پہر اوسکے حلال کو حلال اوسکے حرام کو حرام جانا تو داخل کریگا اللہ اوسکو جنت مین اور شفیع بنائیگا اوسکو دس گہر والونمین اوسکے وہ سب ایسے ہونگے جنکے لئے دوزخ واجب ہو چکی ہوگی اخرجه الترمذی ربیع نے کہا استظہار کے معنی ہین حفظ کرنا قران کا ظہر قلب سے ابن عمر کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے صاحب قرآن سے کہینگے پڑہ اور چڑہ اور ترتیل کر جسطرح تو دنیا مین ترتیل کرتا تہا تیری منزلت نزدیک آخر آیت کے ہے جسکو تو پڑہیگا اخرجه البخاری والترمذی ف ترجمان القران بلطائف البیان مین لکہا ہے حافظ ابن کثیر نے کہا ہے قرآن شریف مین چھہ ہزار آیتین ہین پہر اوس

عدد سے زیادہ مین اہل علم نے اختلاف کیا ہے کسینے کہا سب آیات اسیقدر ہین کسینے کہا اس عدد پر دو سو چار آیتین زیادہ ہین کسی نے کہا چودہ آیتین زیادہ ہین کسینے کہا دو سو انیس آیتین زیادہ ہین کسینے دو سو چھبیس یا چھبیس بتائی ہین کسینے دو سو چھتیس ٹہرائی ہین رہے کلمات سو عطا بن یسار نے کہا ہے ستر ہزار چار سو انتالیس کلمے ہین مجاہد نے کہا ہے تین لاکہ اکیس ہزار ایکسو اسی حرف ہین عطا بن یسار نے کہا تین لاکہ تیئیس ہزار پندرہ حرف ہین حجاج نے حفاظ و قراء کو جمع کرکے کہا تہا بتاؤ قران شریف مین کتنے حرف ہین سب نے گنکر اسپر اتفاق کیا کہ تین لاکہ چالیس ہزار سات سو چالیس حرف ہین بہر حال ہر حرف پر دس نیکیان ملتی ہین اب اس عدد کو دس گنا کر لو اور سمجھ لو کہ ایک ختم پر کتنی نیکیان ہاتھ آئین حرمنکہ بموجب حدیث باب قاری قرآن کو اوسدن کچھ اوپر چھ ہزار منزلہ مکان عنایت ہوگا وللہ الحمد **ف** یہہ بیان قاری و حافظ قرآن کا تہا اب اوسکا اجر سنو جو ماہر قران ہے حدیث عائشہ مین مرفوعاً آیا ہے ماہر قران ہمراہ سفرۂ کرام بررہ کے ہوگا اور جو شخص قرآن کو اٹک اٹک کر پڑہتا ہے اور وہ پڑہنا اوسپر شاق ہے اوسکو دو اجر ہین اخرجہ الخمسة الا النسائی **ف** معلم قران کے حق مین عثمان سے مرفوعاً مروی ہے بہتر تم مین وہ ہے جسنے سیکہا قران کو اور سکہایا اوسکو اخرجه البخاري والبوداؤد والترمذی فضائل آیات و سور قران کے جدا جدا بہی آئے ہین حدیث ابو سعید بن معلےٰ مین فاتحة الکتاب کو اعظم سور قران و سبع مثانی و قران عظیم فرمایا ہے رواہ البخاري وابوداؤد والنسائی وعلی ہذا القیاس انکا حکم اون سب فضائل کا ذکر کرنا کچھ ضرور نہین ہے تیسیر الوصول مین فاتحہ سے لیکر تا سورۂ ناس فضیلت ہر سورت کی ترتیب وار ذکر کی ہے

باب ۱۹ بیان مین حث و ترغیب کے قراءت قران پر

ابو موسی مرفوعاً کہتے ہین تم خبرداری کرو اس قرآن کی قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے کہ وہ صدور رجال سے اوس سے بہی زیادہ نکلجاتا ہے جسطرح کہ شتر اپنے پابند سے نکل بہاگتا ہے اخرجه الشیخان براء کا لفظ مرفوع یہہ ہے زینت دو تم قران کو اپنی آوازون سے اخرجه ابوداؤد والنسائی والبخاری

فی آخر صحیحیہ ترجمۃ مراد چلاکر پڑہنا ہے قرآن کا قالہ الدیبج خدیفہ کا لفظ یہہ ہے پڑہو قران کو لحون واصوات عرب مین اور بچو لحون اہل عشق ولحون اہل کتابین سے قریب ہے کہ آویگی بعد میرے ایک قوم جو ترجیع کرے گی قرآن کو مثل ترجیع غنا ونوح کے تجاوز نکریگا قران اونکے گلو سے دل اونکے اور اون لوگون کے دل جنکو وہ پڑہنا خوش آویگا مفتون ہین اخرجہ رزین یہہ حدیث معجزہ ہے حضرت صلعم کا کہ جیسا فرمایا تہا ویسا ہی نظر آیا اس عصر آجکل قرآن کو لحن غنا ونوح مین پڑہتے ہین اور بیوقوف لوگ اوسکو پسند کرتے ہین ام سلمہ کہتے ہین حضرت کی قراءت مفسر ہوتی تہی حرف بحرف رواہ اھل السنن اسماء نے کہا سلف مین کوئی شخص وقت تلاوت قران کے بیہوش و مدہوش نہین ہوتا تہا ہان روتے اور اونکے بال کہڑے ہو جاتے اور کمال نرم پڑجاتی اور دل طرف ذکر خدا کے ملائم ہو جاتے تہے اخرجہ رزین

باب ۲ - توبہ کا

توبہ کرنا ایک عمل صالح ہے کتاب وسنت سے اوسکا وجوب ثابت ہوتا ہے تائب ہونا علامت ہے ایمان کی عدم توبہ نشانی ہے فجور کی حدیث ابن مسعود مین آیا ہے مومن اپنے گناہون کو ایسا دیکہتا ہے جیسے کہ گویا نیچے پہاڑ کے بیٹہا ہے ڈرتا ہے کہ کہین وہ پہاڑ اوسپر گر نہ پڑے اور فاجر اپنے گناہون کو یون دیکہتا ہے جیسے ناک پر مکہی آبیٹہی ہاتہہ سے اوڑادی یہہ حدیث موقوف ہے دوسری روایت مرفوع انسے یہہ ہے کہ حضرت کہتے تہے اللہ خوش ہوتا ہی توبہ سے اپنے بندہ مومن کی اوس آدمی سے بہی زیادہ جو ایک بیابان مہلک مین اوترا اوسکے ہمراہ اوسکی سواری تہی اوسپر اوسکا کہانا پینا تہا وہ سر رکہکر سو گیا جاگا تو دیکہا کہ سواری ندارد اوسکی تلاش مین پہرا جب بہوک پیاس سے تنگ گیا کہا وہین جاکر سو رہون یہانتک کہ مرجاؤن سر ہاتہہ پر رکہکر سو گیا تاکہ مرجائے پہر جاگ اوٹہا دیکہا تو سواری اوسکے پاس موجود ہے اوسپر اوسکا توشہ پانی ہے سو اللہ پاک بندہ مومن کی توبہ کرنے سے اُس سے بہی زیادہ تر خوش ہوتا ہے جتنا کہ وہ شخص اپنی اوس سواری وزاد کے ملنے سے خوش ہوتا ہے اخرجہ الشیخان والترمذی مسلم مین اتنا اور زیادہ آیا ہے پہر وہ شخص کہنے لگا اللھم انت عبدی وانا ربک شدت فرح سے چوک گیا دوسرا لفظ مسلم کا ابوہریرہ سے یہہ ہے حضرت نے

جسنے توبہ کی قبل نکلنے سورج کے مغرب سے قبول کرلیتا ہے اللہ توبہ اوسکی آے اللہ مین توبہ کرتا ہون
ہر اوس گناہ سے جو مجسے اسدم تک ہوا ہے کھلا ہو یا چھپا ابھی سورج مغرب سے نہین نکلا ہے تو میری توبہ قبول
فرما ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے اللہ عزوجل قبول کرتا ہے توبہ بندہ کی جب تک کہ غرغرہ نہین لگتا ہے اخرجہ
الترمذی ای اللہ مین اسدم قبل غرغرہ کے بزار زبان و دل سے تائب ہوتا ہون تو مجھکو توفیق استقامت کی کر

توبہ بار النفس باز پسین دست رودست ۔ بیخبر زیر رسیدی در محمل استنہ

حدیث ابو سعید مین قصہ ایک شخص کا آیا ہے جسنے ننانوے خون کیے تھے آخر وہ اوس زمین معصیت سے ہجرت
کرگیا راہ مین مرگیا فرشتون نے زمین کو ناپا زمین ثانی سے قدرے قریب پایا ملائکہ رحمت لے اوسکو لے لیا
رواہ الشیخان بطولہ معلوم ہوا کہ مومن سے کیسا ہی بڑا گناہ کیون نہو گیا ہو وہ اللہ کی رحمت سے نا امید
نہو انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے سب بنی آدم خطاوار ہین بہتر خطاوارون مین بہت توبہ کرنے والے لوگ
ہین اخرجہ الترمذی باب توبہ مین مینے رسالہ محو الحوبہ نام لکھا ہے اوسمین مراتب توبہ و استغفار کے مفصل لکھے ہین

باب ۲۱ - بیان مین رویا کے

ایک نتیجہ عمل صالح کا رؤیاے صالحہ ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے جب زمانہ قریب ہوگا نہین لگتا
کہ خواب مومن کا جھوٹھہ ہو مومن کا خواب ایک جزء ہے چھیالیس جزء نبوت سے اخرجہ الخمسۃ
الا النسائی ابو قتادہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے رویا طرف سے اللہ کے ہے اور حلم طرف سے شیطان کے
رواہ الستۃ الا النسائی بخاری کا لفظ یہہ ہے جسنے دیکھا مجھے خواب مین اوسنے بیشبہ مجھے دیکھا کیونکہ
شیطان میری صورت نہین بنسکتا ہے حضرت صلعم کا خواب مین دیکھنا ایک بڑی نعمت ہے جبکہ مطابق شمائل صحیحہ کے ہو

سحر کرشمہ وصلش بخواب مید یدم ۔ زہے مراتب خوابے کہ بہ ز بیداری ست

یہہ اور بات ہے کہ کوئی شخص کسی اور کو خواب مین دیکھے اور سمجھے کہ مینے حضرت کو دیکھا ہے اور حضرت نہون
کوئی اور ہو یا شیطان کسی کو دہوکا دے یا خواب مین ایسی بات بنام نہاد حضرت معلوم ہو جو خلاف سنت یا
موافق بدعت ہو کیونکہ حضرت خواب مین خلاف اپنے حکم بیداری کے جو کتب سنت مین منضبط ہین ہرگز کچھہ

ارشاد نفرما وینگے ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین باقی نرہے بعد میری نبوت سے مگر مبشرات کہا مبشرات کیا ہین فرمایا
اچہا خواب اخرجہ البخاری متصلا و مالکؒ عن عطاء مرسلا مالک نے اتنا اور زیادہ کیا ہے یراہا
الرجل المسلم او ترى له یعنی وہ خواب جسکو کوئی مرد مسلمان دیکہے یا اوسکے لئے دیکہی جاوے یہہ حدیث
دلیل ہے اس بات پر کہ دوسرے کا خواب حقمین مسلمان کے مبشر ہوتا ہے جسطرح کہ ایک جماعت اہل علم ودین
نے حقمین علماء وصلحاء کے بعد اونکی موت کے منامات حسنہ دیکہے ہین یہہ باب بہت وسیع ہے اور صحت رویا کی
اور تعبیر اوسکی کتاب اللہ سے بہی ثابت ہے علم تعبیر رویا منجملہ علوم نبوت کے ہے حضرت یوسف علیہ السلام کو
اس علم مین بڑی دستگاہ تہی ہمارے حضرت بہی تعبیرات منامات کی فرمایا کرتے تہے خواب صالح ایک مدرک ہے
مدارک غیوبات سے تیسیر الوصول مین رویای مفسرہ رسول خدا واصحاب نبوی کے لئے ایک فصل مستقل منعقد کی ہے

باب ۲۲ - بیان مین ثناء وشکر کے

اسامہ بن زید مرفوعاً کہتے ہین جسکے ساتہہ کوئی نیکی کیگئی اور اوسنے فاعل معروف سے کہا جزاک اللہ خیرا
تو مبالغہ کیا ثنا مین اخرجہ الترمذی یعنی بمقابلہ احسان کے شکر گذاری کرنا اور دعاء وثناء سے پیش آنا ایک
عمل صالح ہے جابر کا لفظ مرفوع یون ہے جسکو کچہہ دیا گیا وہ اوسکا بدلا کرے اگر پاوے اور جو نپاوے تو ثنا کرے
جسنے ثنا کی اوسنے شکر ادا کیا اور جسنے اوسکو چہپایا اوسنے کفران نعمت کیا اخرجہ ابو داؤد والترمذی
دوسرا لفظ ترمذی کا ابو سعید سے مرفوعاً یہہ ہے جو شکر نہین کرتا لوگون کا وہ شکر نہین کرتا اللہ تعالی کا انس
کہتے ہین جب مہاجرون مدینہ مین آئے کہا ای رسول خدا نہین دیکہی ہمنے کوئی قوم جو کثیر مین باذل تر اور قلیل
مین احسن مواسات ہو اس قوم سے جنمین ہم آکر اترے ہین یہہ لوگ کافی ہوئے ہمکو مونت مین اور شریک حال
رہے ہماری مہناۃ مین ہمکو ڈر ہے کہ کہین سارا اجر یہی نلیجا دین فرمایا نہین جب تک کہ تم دعا کرتے رہوگے
واسطے اونکے اور ثنا کروگے تم اونپر اخرجہ ابو داؤد والترمذی وصححہ معلوم ہوا کہ دعاء وثنا کرنا
عوض احسان مالی کا ہو سکتا ہے وللہ الحمد۔

باب ۲۳ بیان مین فضل جہاد و مجاہدین کے

تیسیر الوصول مطبوعہ کلکتہ مین احادیث اس باب کو تین فصل مین ذکر کیا ہے اُس عمل صالح کے فضائل بے حساب آئے ہین لیکن جو کہ اس زمانہ مین وجود شرعی اوسکا موقوف و مفقود ہے اسلئے حاجت ذکر احادیث باب کی اس جگہہ نہین ہے خصوصاً صدق نیت و اخلاص جو جزء اعظم اس عمل کا بلکہ سارے اعمال کا بموجب نصوص صحیحہ ہے وہ ایک مدت دراز سے عنقا و کیمیا ہو گیا ہے اس عمل کے لئے احکام و آداب و شرائط ہین جو کتب سنت مطہرہ مین منضبط ہین

باب ۲۴ - بیان مین ترک جدال و مراء کے

ترک کرنا بحث و نزاع کا ایک عمل صالح ہے جسپر وعدہ جنت کا آیا ہے ابو امامہ مرفوعاً کہتے ہین جسنے ترک کیا مراء کو یعنی جھگڑے کو اور وہ مبطل تھا بنایا جاویگا اوسکے لئے ایک گھر اردگرد جنت کے اور جسنے ترک کیا اوسکو اور وہ محق تھا بنایا جاویگا اوسکے لئے ایک گھر وسط جنت مین اور جسنے درست کی اپنی عادت بنایا جاویگا اوسکے لئے ایک گھر اعلای جنت مین اخرجہ الترمذی ربع لئے کہا ربض جنت مشبہ بربض مدینہ ہے مراد ربض سے عمارت ماحول شہر ہے انتہی حدیث دلیل ہے اسبات کی کہ ترک کرنا بحث و مجادلہ کا موجب ہے دخول جنت کو اگرچہ وہ بحث بابت کسی امر حق ہی کے کیون نہو الحمد للہ کہ مینے تمام عمر بعد تحصیل علوم سے اسدم تک کبھی کسی شخص سے جدال و مراء امور دین و دنیا مین نہین کیا دو رسالے مناظرۂ رد شیعہ وغیرہ مین بلا تعین مخاطب لکھے تھے یعنی ابتداء طالب علمی مین اونکو بھی تعداد تالیفات سے خارج کر دیا ہے۔

باب ۲۵ - بیان مین فضائل حج و عمرہ کے

یہ دونون عمل منجملہ صوالح اعمال و فاضلہ کے ہین ہمنے اس بارہ مین دو رسالہ مستقل لکھے ہین جو مشتمل ہین فضل و احکام و آداب حج و عمرہ پر ایک کا نام ایضاح المحجہ ہے دوسرے کا نام طراز الخمرہ عائشہ کہتی ہین مینے کہا ای رسول خدا ہم دیکھتے ہین کہ جہاد افضل اعمال ہے بھلا ہم جہاد نکرین فرمایا لکن افضل و اجمل جہاد

یعنی حقمین عورتون کے حج مبرور ہے پھر لزوم حصر عائشہ نے کہا اب مین حج کرنا ترک نکرونگی بعد اسکے کہ حضرت
سے مینے یہہ بات سُنی ہے اخرجه البخاری الا قوله ثم لزوم الحصر والنسائی بطوله معلوم ہوا کہ
عورت کو ایکبار حج فرض ادا کرنا کافی ہے باربار حج نفل کرنا ضرور نہین ہے اپنے گھر مین بوریئے پر بیٹھی رہے
کہین کا سفر نکرے ابن عباس کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے تم ملاؤ حج وعمرہ کو کہ یہہ دونون دور کرتے ہین گناہون
کو جسطرح کہ دور کرتی ہے بھٹی لوہے کے میل کچیل کو اخرجه النسائی ابوہریرہ مرفوعًا کہتے ہین ایک
عمرہ دوسری عمرہ تک کفارہ ہے گناہان مابین کا اور حج مبرور کی کچھہ جزا نہین مگر جنت اخرجه الستة
الا اباداؤد ابن عباس کا لفظ یہہ ہے حضرت نے فرمایا جسنے طواف کیا گھر کا پچاس بار وہ نکل گیا
اپنے گناہون سے مثل اوس دن کے کہ جنا اوسکو اوسکی مان نے اخرجه الترمذی مراد پچاس
طواف کامل ہین نہ اشواط قاله الدیبع ایک طواف مین سات شوط ہوتے ہین ام سلمه مرفوعًا
کہتے ہین جسنے اہلال کیا حج یا عمرہ کا مسجد اقصی سے طرف مسجد حرام کے بخشدئے جاتے ہین اگلے پچھلے
گناہ اوسکے یا واجب ہوجاتی ہے اوسکے لئے جنت راوی نے شک کیا ہے کہ کونسا لفظ فرمایا ہے
اخرجه ابوداؤد حدیث ام سنان مین عمرہ کو ماہ رمضان مین برابر حج کے ہمراہ اپنے فرمایا ہے اخرجه
الشیخان والنسائی ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے حضرت نے فرمایا جہاد صغیر وکبیر وضعیف وعورت کا حج
وعمرہ ہے اخرجه النسائی معلوم ہوا کہ جس زمانہ مین اسباب جہاد کے مہیا نہون اور شرائط اوسکے
مفقود ہون تو جسکو اجر جہاد کا حاصل کرنا منظور ہو وہ حج وعمرہ بجالائے اوسکو ثواب برابر جہاد کے
ملیگا بچہ ہو یا بوڑہا یا ناتوان یا عورت ولله الحمد **ف** ایک بہت بڑا عمل صالح قربانی کرنا
ہے اللہ پاک کے حدیث عائشہ مین آیا ہے عمل نہ کیا کسی آدمی نے دن نحر کے کہ احب الی الله
ہو خون کے بہانے سے قربانی دن قیامت کو مع اپنے سینگ وبال وکھر کے آویگی اور خون گرتا ہے الله
سے ٹھکانے پر قبل گرنیکے زمین پر اب تم جی سے خوش ہوجاؤ اخرجه الترمذی رزین کا لفظ اتنا اور
ہے کہ صاحب اضحیہ کو بدلے ہر بال کے ایک نیکی ملتی ہے ابوبکر صدیق کہتے ہین حضرت سے پوچھا کون حج
افضل ہے فرمایا عج وثج اخرجه الترمذی عج کہتے ہین بلند کرنے آواز کو ساتھ تلبیہ کے یعنی پکار کر

لبیک کہنا حج کہتے ہین ہدی وضحایا کی خونریزی کو۔

باب ۲۶ - بیان مین تلبیہ کے

لبیک پکارنا ایک عمدہ عمل صالح ہے حدیث سہل بن سعد مین مرفوعًا آیا ہے تلبیہ نہین کہتا کوئی مسلمان لکن تلبیہ کہتی ہے ہر وہ چیز جو اوسکے داہنے بائین ہے حجر شجر مدر یہانتک کہ منقطع ہوزمین ادہر اودہر اخرجہ الترمذی ابن عمر کہتے ہین مینے حضرت کو سُنا کہتے تہے لبیک اللھم لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لاشریک لک ان کلمات پر کچہہ زیادہ نکرتے اخرجہ الستة حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا لبیک الہ الحق بہی آیا ہے اخرجہ النسائی۔

باب ۲۷

بیان مین طواف وسعی واستلام وسعی بین الصفا والمروہ ووقوف وافاضہ ورمی وحلق وتقصیر وتحلیل کے

یہہ سارے افعال ومناسک اعمال صالحہ ہین احادیث مین لنکے فضائل واحکام مذکور ہین رسائل حج وعمرہ مین مسطور ومشہور ہین حاجت ذکر کی اسجگہہ نہین ہے بلکہ جتنے کام حج وعمرہ مین کئے جاتے ہین اور سنت صحیحہ وفعل نبوت سے ثابت ہوچکی ہین جیسے ہدی واضحیہ واشعار وتقلید ہدی وکیفیت ذبح ونحر واکل اضحیہ ورکوب ہدی وکیفیت دخول ونزول مکہ وخروج ازمکہ وتکبیر ایام تشریق وخطبۂ منی وحج صبی وشرب ماء زمزم وکیفیت حج نبوی ونیابت حج ازطرف قریب نہ غریب یہہ سب افعال صوالح اعمال ہین مجموعًا وافرادًا انکے فضائل بہی احادیث مین آئے ہین جو شخص حج وعمرہ بجالاتا ہے وہ عامل ان سب اعمال کا ہوتا ہے ہر عمل کا اجر پاتا ہے غالبًا یہہ سارے اعمال مرتبۂ وجوب مین واقع ہین بدلیل خذوا عنی مناسککم انمین سنن ومستحبات نہین ہین یا بہت کم ہین۔

———— ۰+۰ ————

باب ۲۸ حیا کا

شرم کرنا ایک عمدہ عمل صالح و شعبۂ ایمان ہے ابو سعید خدری کہتے ہین حضرت حیا مین کواری لڑکی سے اندر
پردے کے زیادہ تھے اخرجہ الشیخان زید بن طلحہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے ہر دین کے لئے ایک خلق ہے خلق
اسلام کا حیا ہے اخرجہ مالک انس کا لفظ رفعاً یہہ ہے نہین ہوتی ہے حیا کسی شئے مین مگر رونق دیتی
ہے اوسکو اخرجہ الترمذی ایک حدیث مین آیا ہے حیا سراسر بہتر ہے دوسری حدیث مین ہے کہ
حیا شعبہ ہے ایمان کا تیسری حدیث مین ہے الحیاء هم عثمان چوتھی حدیث ابن مسعود مین مرفوعاً یون
آیا ہے تم شرماؤ خدا سے پورا شرمانا ہمنے کہا ہم تو اللہ سے شرماتے ہین الحمد للہ ای رسول اللہ فرمایا یہہ بات
نہین ہے لیکن اللہ سے استحیاء کرنا یون ہوتا ہے کہ یحفظ الراس وما وعی والبطن وما حوی و
یذکر الموت والبلاء ومن اراد الآخرة ترک زینة الحیاة الدنیا واثر الآخرة علی
الاولی جسنے یہہ کام کیا وہ اللہ سے پورا پورا شرمایا اخرجہ الترمذی مراد ما وعی الراس سے
سمع و بصر و لسان ہے اور مراد ما حوی البطن سے ماکول و مشروب ہے مطلب یہہ ہوا کہ طلب رزق
حلال پر اور استعمال ان جوارح پر مرضات آلہی مین آمادہ و مستعد ہوا۔

باب ۲۹ - بیان مین خُلق کے

حُسن خلق ایک افضل اعمال صالحہ سے ہے معاذ بن جبل سے فرمایا تھا ای معاذ تو اپنا خُلق لوگون کے
ساتھہ اچھا کر اخرجہ مالک ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین بڑا کامل مومنون مین ایمان کی راہ سے بڑا نیک
خُلق مین ہے بہتر تمہارے وہ لوگ ہین جو بہتر ہین ساتھ اپنے گھر والون کے ابو الدرداء کا لفظ یہہ ہے
حضرت نے فرمایا نہین ہے کوئی شئے ثقیل تر میزان مومن مین دن قیامت کو خُلق حُسن سے اخرجہما
ابوداؤد والترمذی دوسرا لفظ ترمذی کا یہہ ہے کہ صاحب حُسن خلق درجۂ صاحب صوم و صلوٰۃ
کو پہونچ جاتا ہے جابر مرفوعاً کہتے ہین بہت احب تم مین مجکو اور بہت اقرب مجلس مین دن قیامت کو

تم مین مجھے وہ لوگ ہین جو احاسن اخلاق ہین الحدیث اخرجہ الترمذی نواس بن سمعان
نے حضرت سے پوچھا تھا کر بر و اثم کیا ہے فرمایا بر حُسن خلق ہے اثم وہ ہے جو تیرے سینے مین بنے تمنے اور تو
لوگون کا اوسپر مطلع ہونا برا جانے اخرجہ مسلم والترمذی **ف** مراد حُسن خلق
سے متصف ہونا ہے ساتھہ جملہ اخلاق حمیدہ جمیلہ کے اور خالی ہونا ہے سارے اخلاق ذمیمہ ردیہ سے
نری شیرین زبانی کشادہ روئی تعظیم ظاہری ترک زبان داری سے کوئی شخص حسن الخلق نہین ہوجاتا ہے
اگرچہ یہہ امور بہی داخل تحسین خُلق ہین جب تک کہ جملہ خصال ظاہر و باطن کے مہذب با داب شرع نہون۔
جو حق بیان حسن خلق کا شرع اسلام نے ادا کیا ہے وہ کسی ملت و دین مین ادا نہین ہوا اور النصوص
احکام جتنے ابواب کتاب و سنت کے ہین سب ہادی طرف حُسن خلق کے ہوتے ہین قرآن مین فرمایا ہے
انک لعلی خلق عظیم کسی نے عائشہ صدیقہ سے حال حضرت کے خلق کا پوچھا تھا کہا اونکا خلق یہی
قران تھا حدیث مین آیا ہے مین مبعوث ہوا ہون واسطے تمام کرنے مکارم اخلاق کے غرضکہ مسلمان مصداق
حُسن خلق کا جب ہوتا ہے کہ مؤدب با داب خصال و فعال قرآن و حدیث ہو ورنہ پہر وہی بات ہے جو
کسی تجربہ کار نے کہی ہے **ع** مساوی قوم عند قوم محاسن کیونکہ بمواے کل
حزب بما لدیہم فرحون ہر قوم اپنی خصال و عادات و رسوم کو حُسن خلق خیال کرتی ہے بجا خود
آپکو مہذب غیر کو نامہذب سمجھتی ہے سو معیار اس تصدیق و تکذیب کا بیان کتاب و سنت ہے پس بس

باب۳۰ بیان مین خوف کے

اللہ سے ڈرنا ایک بڑا عمدہ وسیلہ اور عمل صالح ہے واسطے مغفرت ذنوب و استحقاق نعیم جنت کے ابو ہریرہ
کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی ڈریگا وہ رات کو چلیگا جو رات کو سفر کریگا
وہ منزل کو پہنچ جائیگا اللہ کا سودا مہنگا ہے سُن رکہو اللہ کا سودا جنت ہے اخرجہ الترمذی
یعنی جنت کا ملنا کچہہ آسان بات نہین ہے جب راتون کو قیام بعبادت کرے اللہ سے خائف ہو تب کہین
منزل مقصود کو پہونچے انس کہتے ہین داخل ہوئے حضرت ایک جوان پر اور وہ موت مین تھا کہا تو آپکو

کیسا پاتا ہے کہا ارجو اللہ یا رسول اللہ واخاف ذنوبی یعنی اللہ سے امید نجات کی اور ڈر گناہون کا رکہتا ہون فرمایا ما اجتمعا فی قلب عبد فی مثل ہذا الموطن الا اعطاہ اللہ ما یرجو وآمنہ مما یخاف اخرجہ الترمذی یعنی جب رجا و خوف مجتمع ہوتی ہین تو رجا ملتی ہے خوف سے امن حاصل ہوتا ہے عائشہ کہتی ہین مینے کبہی حضرت صلعم کو کہلکہلا کر ہنستے نہین دیکہا کہ آپ کے لہوات نظر آتی بس یہی مسکرا لیتے تہے اخرجہ الخمسۃ الا النسائی حدیث ابوذر مین فرمایا ہے واللہ اگر تم جانو جو مین جانتا ہون تو ہنسو تم تہوڑا اور رووٴ تم بہت اور مزا نہ اوٹہاوٴ عورتون سے بچہونون پر اور نکل بہاگو طرف جنگلون کی پناہ مانگتے ہوئے اللہ سے مینے دوست رکہا اسبات کو کہ کاش مین ایک درخت ہوتا کاٹا جاتا اخرجہ الترمذی پچہلا جملہ مدرج ہے قول ابوذر سے ابوہریرہ کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے اگر جان لے مومن اوس عقوبت کو جو پاس اللہ کے ہے طمع نکرے اوسکی جنت میں کوئی اور اگر جان لے کافر اوس رحمت کو جو پاس اللہ کے ہے ناامید نہو اوسکی رحمت سے اخرجہ رزین بحث خوف کو صوفیہ صافیہ نے خوب لکہا ہے اونکے کلام سے مغز ان حدیثون کا ظاہر ہوتا ہے حدیث انس مین مرفوعًا آیا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے نکالو آگ سے اوس شخص کو جسنے یاد کیا مجہکو ایک دن یا ڈرا مجہسے کسی جگہہ مین اخرجہ الترمذی قران پاک مین فرمایا ہے نہین ڈرتے اللہ سے مگر علماء اور یہہ فرمایا ہے کہ بہشت اوسکے لئے ہے جو ڈرا اپنے رب سے اور یہہ فرمایا ہے کہ ڈرنیوالے کے لئے دو بہشتین ہونگی اور یہہ فرمایا ہے جسنے ڈرے کہڑے ہونیکے سامنے اپنے رب کے نفس کو ہوی سے باز رکہا اوسکے لئے جنت الماوی ہے اللہم ارزقنا خوفک ایمان کے دو جزو ہین ایک خوف دوسرا رجا بے انکے ایمان صحیح سلامت نہین رہتا۔

باب ۱۳ وجوب طاعت امام و امیر کا

امام و امیر کی فرمان برداری کرنا عمل صالح ہے حدیث انس مین مرفوعًا آیا ہے تم سنو اور مانو اگرچہ عامل کیا جاوے تمپر ایک غلام حبشی جسکا سر منقی کیطرح پر ہو یعنی چہوٹا ہو جب تک کہ قائم رکہے وہ تم مین اللہ کی کتاب اخرجہ البخاری ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے میری اطاعت کی اوسنے

اللہ کی اطاعت کی جسنے میری نافرمانی کی اوسنے اللہ کی نافرمانی کی اور جو کوئی اطاعت کرتا ہے امیر کی وہ مطیع ہے میرا اور جو عاصی ہے امیکا وہ عاصی ہے میرا اخرجہ الشیخان والنسائی دوسر الفظ یہہ ہے جو کوئی نکلا طاعت سے اور چھوڑا اوسنے جماعت کو وہ مریگا جاہلیت کی سی موت اخرجہ الشیخان ابو بکر کا لفظ مرفوع یہہ ہے من اھان سلطان اللہ فی الارض اھانہ اللہ اخرجہ الترمذی یہہ احادیث دلیل ہین وجوب طاعت امام وامیر پر احکام اس باب کے ہمنے کتاب الاکلیل الکرامہ مین لکھے ہین اور حسن المساعی مین بہی مذکور ہین۔

باب ۳۲ دعا کا

دعا مانگنا اللہ سے افضل اعمال صالحہ ہے حدیث نعمان بن بشیر مین مرفوعًا آیا ہے دعا عبادت ہے پہر یہہ آیت پڑہی وقال ربکم ادعونی استجب لکم اخرجہ ابوداؤد والترمذی وصححہ ابن عمر مرفوعًا کہتے ہین جسکے لئے دروازہ دعا کا کہولا گیا اوسکے لئے دروازے رحمت کے مفتوح ہوگئے اور سوال نہین کیا گیا اللہ کسی شئے کا جو محبوب تر ہو اوسکو سوال عافیت سے اور دعا نفع کرتی ہے اوس چیز سے جو نازل ہوئی اور نازل نہین ہوئی اور نہین پہیرتی قضا کو مگر دعا سو لازم پکڑو تم دعا کو اخرجہ الترمذی عبادہ بن صامت کہتے ہین حضرت نے فرمایا نہین ہے زمین پر کوئی مسلمان جو دعا کرتا ہے اللہ سے کوئی دعا مگر دیتا ہے اللہ وہ چیز اوسکو یا پہیر دیتا ہے اوس سے برائی کو مثل اوسکے جب تک کہ نہ مانگے اثم یا قطع رحم اخرجہ الترمذی ابوامامہ کہتے ہین حضرت سے پوچہا کون دعا زیادہ سنی جاتی ہے فرمایا جوف مین آخر شب کے اور بعد نمازہای فرض کے اخرجہ الترمذی ربیع نے کہا مراد جوف لیل سے وہ اوقات ہین جنمین انسان تخلیہ اپنے رب سے کرتا ہے اثناء شب سے انتہی ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے بہت قریب بندہ اپنے رب سے جب ہوتا ہے کہ سجدہ کرتا ہے سو تم بہت دعا کرو یعنی سجدہ مین اخرجہ مسلم وابوداؤد والنسائی خواہ وہ سجدہ اندر نماز کے ہو یا اکیلا سجدہ حدیث ابن عمرو مین فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ جلد دعا غائب کی واسطے غائب کے قبول ہوتی ہے اخرجہ ابوداؤد

والترمذی باب دعوات واذکار مین کتاب نزل الابرار بے مثل ومثال ہے اوسمین جمیع مراتب مقامات ادعیہ وذکر ماثور کے جمع کیے گئے ہین ہیئت داعی کیفیت دعا مواضع دعوات واقسام دعا انواع ذکر اوقات دعا منافع دعا وغیرہ مدارج ومعارج اذکار وادعیہ کو ترتیب وار علیحدہ علیحدہ ابواب وفصول مین جمع کیا گیا ہے اس اجمال کی تفصیل کو اوس کتاب مبارک پر حوالہ کیا جاتا ہے کتاب مذکور بحمدہ تعالی احسن تشکیل پر بمقام قسطنطنیہ مطبوع ہوکر عرب وعجم مین شایع ہوچکی ہے۔

باب ۳۳ - استعاذہ کا

یعنی پناہ مانگنا اللہ کی آفات متفرقہ سے جن چیزون سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوات ماثورہ مین پناہ مانگی ہے جیسے عجز وکسل وجبن وہرم وبخل وعذاب قبر وفتنہ محیا وممات وجذام وبرص وجنون واسقام سیئہ وقلب غیر خاشع ونفس غیر مشبع ودعای نامسموع وعلم غیر نافع وجہد بلا ودرک شقا وسوء قضا وشماتت اعدا وشقاق ونفاق وسوء اخلاق وجوع وخیانت وشر ما نزل وشر ما عرج وفتن لیل ونہار وطوارق لیل وغیرہا ان سب کا بیان نزل الابرار ورسالہ زیادۃ الایمان مین بحوالہ احادیث صحیحہ کیا گیا ہے طرف اونکے رجوع کرنا چاہیے۔

باب ۳۴ استغفار تسبیح تہلیل تکبیر تمجید حوقلہ کا

فضائل مین ان اعمال صالحہ کے احادیث صحیحہ آئی ہین کتاب نزل الابرار ان سب کو شامل ہے الفاظ ان امور کے کتب ادعیہ مین مذکور ہین حزب اعظم حصن حصین عمدہ اذکار نودی عمل الیوم واللیلہ سلاح المومن مین مسطور ہین ان سب اعمال پر وعدہ مغفرت ذنوب ونجات کا نار سے اور دخول کا جنت مین وارد ہے بعض ادعیہ واذکار کا شمار بھی آیا ہے کہ اتنی بار اونکو فلان فلان وقت لیل ونہار سے پڑھے جو کوئی انسے محروم ہے وہ بڑی خیر وبرکت سے حرمان نصیب ہے۔

باب ۳۵ درود شریف پڑھنے کا

یہ وہ عمل صالح ہے جسکے برابر کوئی دعا نہین ہے بلکہ کوئی دعا قبول نہین ہوتی اور آسمان پر نہین چڑھتی ہے جب تک کہ درود ہمراہ اوسکے نہو اسکا اختیار کرنا اور کثرت سے پڑھنا مغنی ہے ساری مرادات دارین کو حدیث ابن مسعود مین مرفوعًا آیا ہے بہت قریب مجسے دن قیامت کو وہ لوگ ہونگے جو مجہپر بہت درود بہیجتے ہین اخرجہ الترمذی آداب واوقات ومواضع درود خوانی نزل الابرار وزیادۃ الایمان مین مذکور ہین اور منافع وفوائد اوسکے لنگر بتائے گئے ہین اور صیغہ ہای ماثورہ نزل الابرار مین یکجا جمع کردئے گئے ہین فضیلت درود شریف مین فقط ایک یہی حدیث کافی ہے اذن یکفی ھمک ویغفر ذنبک السلام ایک درود پر بندہ کے دس بار رحمت کرتا ہے بعض اولیا ؤنے کہا ہے بھا وجدنا ما وجدنا یعنی ہمکو جو کچہہ ملا وہ طفیل مین اسی درود کے ملا ہے وللہ الحمد۔

باب ۳۶ ذکر اللہ کا

مراتب اس ذکر کے کہ افضل اعمال ہے حتے کہ جہاد سے بہی بڑہ کر ہے کتاب نزل الابرار مین مرقوم ہین فضائل ذکر کے بیشمار ہین جیسے مغفرت ذاکر کی نار سے بلکہ ہمنشین ذاکر کے حدیث طویل ابوہریرہ مین آیا ہے ھم القوم لا یشقی بہم جلیسہم اخرجہ الشیخان والترمذی ذاکرین کو فرشتے ہر طرف سے گہیر لیتے ہین رحمت چہپا لیتی ہے سکینہ اوترتا ہے اللہ اپنے پاس کے لوگون مین اونکا ذکر کرتا ہے سب سے زیادہ نجات دینے والا عذاب سے یہی ذکر ہے **ف** ذکر زبان ودل دونون سے ہوتا ہے اگرچہ تنہا ذکر زبان کا یا دل کا بہی نافع ہے مگر اولی یہہ ہے کہ دونون کے اتفاق سے ہو پہر ذکر دو طرح پر ہے ایک تکرار اذکار ماثورہ کی مطابق سنت صحیحہ دوسرے یاد رکہنا اللہ کا وقت پیش آنے محارم الٰہی کے اور باز رہنا اونسے بخوف خدا پہر ذکر مین کچہہ یہی شرط نہین ہے کہ ایک وقت خاص مین رات دن سے علیحدہ بیٹہہ کر ذکر کرے بلکہ چلتے پہرتے جاگتے سوتے لین دین کرتے ہر وقت یاد الٰہی کرے الفاظ حمد وتسبیح وتکبیر وتہلیل کو بات چیت

مین کہتا رہے یہہ سب داخل ذکر ہے کہڑے بیٹھے لیٹے ہردم ذاکر رہے ایسا شخص اعلی ذاکرین
خدا مین شمار ہوتا ہے اور ثمرات ذکر کا مستحق ٹہیرتا ہے یہہ طریقہ ذکر کا موافق سیرت جناب
رسالت مآب و اصحاب رسول اللہ صلعم کے ہے۔

باب ۳۷ ذبح کا

جانور کو اللہ کا نام لیکر تیز چھری یا ہتھیار سے ذبح کرنا عمل صالح ہے اسکا ذکر حدیث مین آیا ہے
شداد بن اوس مرفوعاً کہتے ہین اللہ نے لکہا ہے احسان کو ہر چیز پر سو جب تم قتل کرو تو اچہی
طرح قتل کرو جب ذبح کرو تو اچہی طرح ذبح کرو اپنی چھری تیز کر لو ذبیحہ کو راحت دو اخرجہ
الخمسۃ الا البخاری جو شخص ذبح واسطے غیر اللہ کے کرتا ہے وہ ملعون ہے اور وہ ذبیحہ
حرام اور ذابح مرتد ہوجاتا ہے اسکا بیان رسالۂ دعایۃ الایمان مین کیا گیا ہے۔

باب ۳۸ حث کا رحمت پر

رحم کرنا خلق خدا پر ایک عمدہ عمل صالح ہے جسکا نتیجہ یہہ ہے کہ اللہ راحم پر رحمت کرتا ہے حدیث
ابن عمرو مین مرفوعاً آیا ہے اللہ رحمت کرتا ہے رحم کرنیوالون پر تم رحم کرو اونپر جو زمین مین ہین
رحمت کریگا تمپر وہ شخص جو آسمان پر ہے الحدیث اخرجہ ابوداؤد صلہ رحم بہی اسی جگہہ سے ہے
ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے چہینی نہین جاتی رحمت مگر شقی سے اخرجہ ابوداؤد والترمذی دوسرا
لفظ یہہ ہے رحم نہین کرتا اللہ اوسپر جو رحم نہین کرتا ہے لوگون پر اخرجہ الشیخان تیسرا لفظ یہہ ہے
من لا یرحم لا یرحم اخرجہ الخمسۃ الا النسائی **ف** رحمت کرنا کچہہ انسان ہی پر نہین
ہوتا ہے بلکہ ہر حیوان پر چاہیئے حدیث ابوہریرہ مین قصہ ایک شخص کا آیا ہے کہ اوسنے ایک پیاسے
کتے کو پانی بہر کر پلایا تہا اللہ نے اوسکا شکر مانا اور اسکو بخشدیا پہر حضرت نے فرمایا فی کل کبد
رطبۃ اجر اخرجہ الثلثۃ وابوداؤد دوسری روایت مین آیا ہے کہ ایک عورت زانیہ نے ایک

کتے کو گرم دن مین جو لب چاہ پر زبان پیاس سے نکالے ہوئے تھا پانی پلایا الله نے اوسکو بخشدیا
حدیث ابن عمر مین ذکر ایک عورت کا آیا ہے کہ اوسنے ایک بلی کو باندہ رکھا تھا وہ بھوکی مرگئی
الله نے اوسکو دوزخ مین بھیجا اخرجه الشیخان حدیث ابو ہریرہ مین پشت دواب کو منبر بنانے
سے منع فرمایا ہے اخرجه ابو داؤد حدیث عبد الرحمن عن ابیہ مین آیا ہے کہ کسی شخص نے ایک چڑیا
کے بچون کو پکڑا تھا فرمایا اسکو کسنے ستایا ہے اسکے بچے چھوڑ دو ایک قریۂ نمل کو جلادیا تھا فرمایا آگ سے
عذاب کرنا کام رب النار کا ہے اخرجه ابو داؤد مراد قریۂ نمل سے گھر چونٹیون کا ہے جسمین وہ رہتی ہین

باب ۳۹ رفق کا

نرمی کرنا ہر کام مین عمل صالح ہے حدیث عائشہ مین آیا ہے حضرت نے فرمایا رفق کسی شئے مین نہین
ہوتا مگر اوسکو زینت دیتا ہے اور کسی شئے سے نکال نہین لیا جاتا مگر اوسکو عیب دار کردیتا ہے

اخرجه مسلم و ابو داؤد ۵

توانی که پیلے بموئے کشی		بشیرین زبانی و لطف و خوشی

دوسری روایت مین آیا ہے کہ مین ایک اونٹ پر سوار تھی وہ شوخ و شریر تھا مین اوسکو مارتی
تھی مجھسے فرمایا علیك بالرفق جریر کا لفظ مرفوع یہ ہے جو محروم ہوا رفق یعنی نرمی سے وہ
ساری خیر سے محروم ہوا اخرجه مسلم و ابو داؤد ابو موسی کہتے ہین حضرت جب کسی شخص کو
کسی کام مین بھیجتے فرماتے بشروا ولا تنفروا ویسروا ولا تعسروا اخرجه ابو داؤد۔

باب ۴۰ زکوٰة کا

اسکا عمل صالح ہونا ظاہر ہے اسلئے کہ یہہ ایک بنا ہے پانچ بنیاد اسلام سے اور ایک فریضہ ہے فرائض
شریعت سے تارک اوسکا بلا عذر باوجود قدرت و مقدرت کے عمدًا کافر حلال الدم ہوجاتا ہے اسکا
وجوب کتاب عزیز و سنت مطہرہ دونون سے ثابت ہے ابو بکر صدیق رضی الله عنہ نے مانعین

زکوة سے مثل اہل ردہ کے قتال کیا تھا اگرچہ عمر فاروق ابتداء عزم مین بسبب اونکے کلمہ گو ہونیکے رُکے تھے لیکن آخر کو متفق الرا ہو گئے اور سب صحابہ کا اوسپر اجماع ہو گیا وللہ الحمد۔

باب ۴۱ زکوة فطر کا

یہہ زکوة نہایت عمدہ عمل صالح ہے ہر غلام و آزاد و صغیر و کبیر ذکر و انثی پر فرض ہے ابن عمر کا لفظ یہہ ہے فرض رسول اللہ صلعم زکوة الفطر اخرجہ الستة عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کا لفظ یہہ ہے حضرت نے ایک منادی بہیجا کہ مکہ کی گلی کوچون مین پکار دے الا ان صدقة الفطر واجبة الحدیث اخرجہ الترمذی رہی مسائل زکوة مفروضہ و صدقہ فطر کی سو محل اوسکا کتب فقہ سنت ہے

باب ۴۲ مدح وحث کا زہد پر

زہد یعنی بے رغبت ہونا دنیا مین افضل اعمال صالحہ ہے حضرت نے عائشہ سے کہا تہا اگر تجکو مجسے ملنا خوش آتا ہے تو کافی ہے تجکو دنیا سے مثل زاد راکب کے اور دور رہ تو ہمنشینی اغنیاء سے اور پرانا نہ سمجھ کسی کپڑے کو یہانتک کہ پیوند لگائے تو اوسکو اخرجہ الترمذی ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے حضرت نے کہا اللھم اجعل رزق آل محمد قوتا دوسری روایت مین کفافا آیا ہے اخرجہ الشیخان والترمذی کفاف سے یہہ مراد ہے کہ حاجت سے زائد نہو مراد آل محمد سے ذات خاص حضرت ہے یا اہلبیت رسالت یا سارے سادات الی یوم القیامہ یہی وجہہ ہے کہ دنیا مین ویسی دولت و سلطنت سادات کو نہ ملی جیسی اور اقوام کو ملی ابو ذر کہتے ہین حضرت نے فرمایا زہادت دنیا مین کچہہ یہہ نہین ہے کہ حلال کو حرام کرلے مال کو ضایع کردے ولکن زہادت یہہ ہے کہ جو اللہ کے ہاتھہ مین ہے اوسپر زیادہ اعتماد ہو اوس سے جو تیرے ہاتھہ مین ہے اور تجکو ثواب مصیبت مین زیادہ تر رغبت ہو اگر وہ بلا تیرے لئے باقی رہی اخرجہ الترمذی اسلئے

کہ اللہ فرماتا ہے لکیلا تاسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما اٰتاکم ٥

چہ خوش بود دل تنگ ما دربے واکرد | خدا دراز کند عمر زخم کاری ما

زفقر بہی مبتلی در دنیا یہ آسایش | بدر روخویش ہم آغوش کردہ مارا

حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے کہ داخل ہونگے فقرا جنت مین قبل اغنیاء کے پانسو برس آدہے دن اخرجہ الترمذی ابن عمر و نے ایک آدمی سے کہا جسکے پاس ایک زوجہ و گہر تہا کہ تو غنی ہے اوسنے کہا میرے پاس ایک خادم بہی ہے کہا ابتو تو بادشاہ ہے اخرجہ مسلم آسامہ بن زید مرفوعًا کہتے ہین مین کہڑا ہوا باب جنت پر تمام داخل ہونیوالے اوسمین یہی مساکین تہے آسودہ لوگ محبوس تہے الحدیث اخرجہ الشیخان حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے تم طلب کرو مجکو اپنے ضعفاء مین تم مدد کیے جاتے ہو اور رزق دیے جاتے ہو بسبب ضعیفون کے اخرجہ اصحاب السنن عبد اللہ ابن مغفل کہتے ہین ایک آدمی نے کہا ای رسول خدا مین آپکو دوست رکہتا ہون فرمایا دیکہہ کیا کہتا ہے کہا واللہ انی لاحبک تین بار اسیطرح کہا فرمایا اگر تو مجہکو دوست رکہتا ہے تو تیار کر واسطے فقر کے زرہ کیونکہ فقر اسرع ہے طرف اوسکے جو مجہکو دوست رکہتا ہے سیل سے طرف اپنے منتہی کے اخرجہ الترمذی حدیث ابوامامہ مین آیا ہے کہ حضرت کے سامنے ذکر دنیا کا کیا فرمایا تم نہین سنتے تم نہین سنتے کہ بذاذت ایمان ہے اخرجہ ابوداؤد مراد بذاذت سے رثاثت ہیئت و ترک زینت ہے یعنی لباس مین تواضع کرنا میلے کچیلے پہٹے پرانے کپڑے لتے پہنا جابر کی روایت مین آیا ہے کہ سامنے حضرت کے ذکر ایک مرد عابد اور ایک مرد پرہیزگار کا آیا فرمایا ورع کے برابر کوئی شئے نہین ہے اخرجہ الترمذی یعنی مرتبہ تقوی کا عبادت سے بڑہ کر ہے تیسیر الوصول مین ایک فصل بیان مین فقر حضرت و اصحاب حضرت کی منعقد کی ہے حاجت ذکر کی اسجگہہ نہین ہے اسلئے کہ یہ بات ظاہر ہے کہ حضرت عبد اور رسول تہے بادشاہ نہ تہے جو زہادت و عبادت حضرت و صحابہ نے کی وہ واسطے امت کے اسوہ ہے لکن جبکہ اللہ تعالی توفیق و ہمت بخشے اور فقر پر صبر عطا کرے جو احادیث ذم دنیا مین آئی ہین اور مذمت اہل دنیا پر مشتمل

ہین وہ سب طرف زہد وترک وتجرید وقناعت وغناء قلب وجمعیت خاطر کے بلاتی ہین ساری
دنیا اور جو کچھ دنیا مین ہے وہ سب ملعون ہے مگر ایک ذکر خدا اور جو قریب بذکر خدا ہے یا عالم و متعلم
اخرجه الترمذی عن ابی هريرة مرفوعاً دوسرا لفظ یہ ہے کہ دنیا قید خانہ ہے مومن کا
اور جنت ہے کافر کی اخرجه مسلم والترمذی انس کا لفظ مرفوع یہ ہے حب دنیا سر ہے
خطا کا اخرجه رزین درمع کہتے ہین قلت واخرجه ابوداؤد والله اعلم حدیث سہل
بن سعد مین آیا ہے کہ اگر ہوتی دنیا نزدیک اللہ کے برابر ایک پر پشہ کے تو نہ پلاتا اللہ اوس سے
کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی اخرجه الترمذی قتادہ بن نعمان کا لفظ مرفوعاً یہ ہے اللہ
جب دوست رکھتا ہے کسی بندے کو تو بچاتا ہے اوسکو دنیا سے جیسے بچاتا ہے ایک تم مین کا
اپنے بیمار کو پانی سے اخرجه الترمذی علی مرتضی کہتے ہین دنیا نے پیٹھ پھیری آخرت نے
منہ کیا ہر ایک کے لئے ان دونو نمین سے بیٹے ہین سو تم ابناء آخرت ہو جاؤ ابناء دنیا نہ ہو
کیونکہ آج کے دن عمل ہے حساب نہین کل حساب ہوگا عمل نہین ہے رواہ رزین درمع کہتے
ہین قلت واخرجه البخاری بغیر اسناد والله اعلم۔

باب ۴۳ حلیے کا

یعنی مرد کو خاتم رکھنا مسنون ہے ہر سنت عمل صالح ہوتی ہے حدیث انس مین آیا ہے حضرت کی
مہر چاندی کی تھی نقش اوسکا محمد رسول اللہ تھا صلعم اخرجه الخمسة یہ مہر اسلئے بنائی تھی
کہ وہ لوگ بے مہر کا خط نہین پڑہتے تھے وہ مہر حضرت کے ہاتھ سے عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پھر اریس مین
بزمانہ خلافت گر گئی یہ کنواں پاس قبا کے ہے پھر نہ ملی رواہ النسائی مہر روآہن سے نہی آئی
ہے خاتم ذہب کو آگ کی چنگاری خاتم حدید کو زیور اہل نار فرمایا ہے رواہ مسلم وغیرہ

باب ۴۴ خضاب کا

خضاب کرنا سنت ہے اسلئے عمل صالح ٹھیرا ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے یہود و نصاریٰ
رنگ نہین کرتے ہین تم خلاف اونکا کرو اخرجہ الخمسة الا الترمذی ترمذی کا لفظ یہہ ہے
تم متغیر کرو شیب کو مشابہ یہود نہ بنو ابن عباس کہتے ہین ایک مرد گزرا اوسنے حنا کا خضاب کیا تھا
فرمایا ما احسن هذا ایک دوسرا گزرا اوسنے حنا و کتم کا خضاب کیا تھا فرمایا هذا احسن من هذا
پھر ایک اور آدمی نکلا اوسنے زرد خضاب کیا تھا فرمایا هذا احسن من هذا كله اخرجه
ابو داؤد کتم ایک گھاس ہے جسکو وسمہ مین ملاتے ہین رہا خضاب سیاہ سو سیاہ کرنا اوسکا حرام
ہے **ف** عائشہ کہتی ہین ایک عورت نے پردہ کی اوٹ سے اشارہ ہاتھہ سے کیا تھا
حضرت نے اوسکا ہاتھہ پکڑ کر فرمایا مین نہین جانتا کہ یہہ ہاتھہ مرد کا ہے یا عورت کا اوسنے کہا عورت
کا ہاتھہ ہے فرمایا لو كنت امرأة لغيرت اظفارك یعنی اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ناخنون کا
رنگ بدلتی یعنی حنا سے اخرجہ ابو داؤد والنسائی معلوم ہوا کہ ایک مشابہت ساتھہ مرد کے
عورت کو یہہ بھی ہے کہ وہ اپنا ہاتھہ صاف رکھے مہندی نہ لگائے اور یہہ مشابہت ممنوع ہے دوسری
روایت عائشہ کی یہہ ہے کہ ہند بنت عتبہ نے کہا ای رسول خدا مجھسے بیعت لو فرمایا لا ابايعك حتى
تغيري كفيك كانهما كفا سبع یعنی مین تجھسے بیعت نہین لیتا جب تک کہ تو اپنے کف دست کو
حنا سے متغیر نکرے گویا یہہ دونون ہاتھہ کسی درندے کے ہین اخرجہ ابو داؤد معلوم ہوا کہ مہندی لگانا دست
پاکو تمہین عورت کے عمل صالح ہو بلکہ اوسکا وجوب لازم آتا ہے جب تک کہ کوئی صارف موجود نہو۔

باب ۴۵ بالون کا

بالونمین کنگھی کرنا اونکو صاف و ستھرا رکھنا عمل صالح ہے ابو قتادہ نے حضرت سے کہا میرے سر پر
بال ہین کان تک کیا مین اونکو کنگھی کرون فرمایا ہان اور اونکا اکرام کر تب ابو قتادہ ہر دن دو بار
اونمین تیل ڈالتے بقوله صلعم نعم واكرمها اخرجه مالك والنسائی ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے
جسکے سر پر بال ہون وہ اونکا اکرام کرے اخرجہ ابو داؤد ایک شخص کے سر و ریش کے بال

پریشان دیکھکر فرمایا تھا کہ گویا وہ شیطان ہے اخرجہ مالک مراد پریشانی سے یہہ ہے کہ مدت سے اوسنے کنگھی نہ کی تھی نہ تیل ڈالا تھا ف فرق کرنا یعنی مانگ نکالنا سنت ہے اسیطرح مونچھون کا کترانا داڑہی کا بڑہانا مسنون ہے یہی حکم حلق عانہ و تقلیم اظفار و نتف ابط کا ہے یہہ سب سنن مرسلین و اعمال صالحہ ہین حدیث ابن عمر مین آیا ہے کان رسول اللہ صلعم یاخذ من لحیتہ من عرضہا و طولہا اخرجہ الترمذی۔

باب ۴۶ طیب و دہن کا

یعنی عطر ملنا تیل لگانا سنت ہے انس مرفوعاً کہتے ہین محبوب ہے مجھکو خوشبو اور عورتین اور ٹھنڈک میری آنکھہ کی نماز مین ہے اخرجہ النسائی حدیث ابو ہریرہ مین رد طیب سے منع کیا ہے فرمایا ہے کہ وہ طیب الریح خفیف المحمل ہے اخرجہ مسلم ابو داؤد و النسائی اسیطرح حدیث ابو عثمان نہدی مین رد ریحان سے نہی فرمائی ہے اور کہا کہ وہ جنت سے نکلا ہے حدیث ابن عمر مین رد دہن سے بھی منع کیا ہے اخرجہما الترمذی معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کو عطر یا پھول یا تیل دے تو اوسکو لیلے پھیرے نہین یہہ حدیثین شامل ہین جملہ اقسام مذکورات کو یہہ اور بات ہے کہ اسقدر مقدار کا عطر دے جسکا مفت لینا خلاف عرف ہو اوسوقت اوسکی قیمت دیسکتا ہے ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین مردونکی خوشبو وہ ہے جسکی بو ظاہر ہو رنگ مخفی ہو عورتونکی خوشبو وہ ہے جسکا رنگ ظاہر ہو بو مخفی ہو اخرجہ الترمذی و النسائی حدیث عائشہ مین آیا ہے حضرت خوشبو ملتے تے ذکارۃ الطیب مشک و عنبر سے اور فرماتے تے اطیب طیب مشک ہے اخرجہ الترمذی

باب ۴۷ امور زینت کا

یہہ سب امور سنت و اعمال صالحہ ہین حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے پانچ چیزین فطرت ہین ختان استحداد قص شارب تقلیم اظفار نتف ابط اخرجہ الستۃ مراد استحداد سے حلق عانہ ہے یہہ

استنجا اور مرد و عورت دونون کے لیے حکم آیا ہے اور یہہ سب کام داخل تنظیف ہین حدیث عائشہ مین ذکر اعفاء لحیہ سواک استنشاق و مضمضہ و غسل براجم و استنجا کا بھی فرمایا ہے اخرجہ الخمسۃ الا البخاری مراد براجم سے انگلیونکی گھائیان ہین انکو بھی دھوئے تاکہ میل کچیل نرہ جاوے

باب ۴۸ سخا کا

اس عمل صالح کی فضیلت حدیث مین بہت آئی ہے ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین سخی قریب ہے اللہ سے قریب ہے جنت سے بعید ہے آگ دوزخ سے جاہل سخی احب ہے اللہ کو عابد بخیل سے اخرجہ الترمذی دوسرا لفظ یہہ ہے اللہ فرماتا ہے تو خرچ کر تجھپر خرچ کیا جاویگا اخرجہ الشیخان **ف** بخیل وہ ہے جو حقوق انفاق شرعی مین قاصر ہے نہ وہ شخص جو اسراف و تبذیر نہین کرتا ہے اور مال کو مصرف بیجا سے بچاتا ہے سخی وہ ہے جو علاوہ انفاق واجب کے مال سے خبر گیری اہل حاجت کی صدقہ و خیرات سے کیا کرتا ہے نہ وہ شخص جو مال کو فسق و فجور و لہو و لعب مین رانڈن اور ڈومنی نار رہتا ہے ایسے شخص کو قرآن مین برادر شیطان فرمایا ہے ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین وکان الشیطان لربہ کفورا

باب ۴۹ سفر کا

نکلنا گھر سے بارادہ سفر کے دن جمعرات کے عمل صالحہ ہے حدیث کعب بن مالک مین آیا ہے نہین نکلتے تھے رسول خدا صلعم طرف سفر کی مگر دن پنجشنبہ کو اخرجہ ابوداؤد صخر بن وداعہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے اللہم بارک لامتی فی بکورہا اور جب کوئی لشکر بھیجتے تو اول روز مین روانہ فرماتے صخر تاجر تھے اپنی تجارت اول روز مین کیا کرتے بڑے مالدار ہوگئے اخرجہ ابوداؤد والترمذی

باب ۵۰ بیان مین رفقہ کے

سفر مین رفیق کا ہمراہ رکہنا عمل صالح ہے ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین اگر جانین لوگ نقصان تنہائی کا جو مین جانتا ہون کبہی نہ چلے کوئی سوار اکیلا رات کو اخرجہ البخاری سعید بن المسیب کا لفظ مرقوم یہہ ہے کہ شیطان قصد کرتا ہے ایک اور دو کا اور جب تین ہوتے ہین تو پہر اونکا قصد نہین کرتا — اخرجہ مالک حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین فرمایا ہے کہ ایک سوار شیطان ہے دو سوار دو شیطان ہین تین سوار رکب ہین یعنی قافلہ اخرجہ مالک وابوداؤد والترمذی لکن جب تین آدمی سفر کو نکلین تو ایک شخص کو اپنے اوپر امیر کرلین اسکو ابوداؤد نے ابوہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے —

باب ۵۱ بیان مین اعانت رفیق کے

حدیث ابوسعید مین مرفوعاً آیا ہے جسکے پاس سواری زیادہ ہو وہ دوسرے کو دیوے اور جسکے پاس توشہ زیادہ ہو وہ دوسرے کو دیوے اصناف مال کا ذکر فرمایا یہانتک کہ ہمنے یہہ سمجہا کہ ہم مین سے کسیکا حق مال زائد مین نہین ہے اخرجہ مسلم وابوداؤد

باب ۵۲ بیان مین تلقی مسافر کے

یعنی مسافر کے لینے کو جانا عمل صالح ہے سائب بن یزید کہتے ہین جب حضرت غزوۂ تبوک سے پہرے ہم مع لڑکون کے واسطے لینے حضرت کے ثنیۃ الوداع تک گئے اخرجہ البخاری معلوم ہوا کہ استقبال کرنا مسافر کریم کا مستحب ہے اس حدیث کو ابوداؤد و ترمذی نے بہی روایت کیا ہے اسیطرح جب حضرت مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ کو گئے تہے تب بہی اہل مدینہ نے آپکا استقبال کیا تہا اور یہہ شعر پڑہا ہے

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع	وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

عائشہ کہتی ہین جب زید بن حارثہ آئے حضرت میرے گہر مین تہے اونہون نے دروازہ ٹہونکا حضرت نے

کہڑے ہوکر اونسے معانقہ کیا اخرجہ الترمذی شعبی نے کہا حضرت نے تلقی کی جعفر بن ابی طالب کی اور اونکو اپنے گلے سے لگایا اور دونون آنکہون کے بیچ مین بوسہ دیا اخرجہ ابوداؤد بعض احادیث مین ذکر مشایعت بعض اصحاب کا بہی وقت سفر کے آیا ہے

باب ۵۳ دو رکعت قدوم کا

ابن عمر و کعب بن مالک کہتے ہین حضرت جب سفر سے پہرتے شروع مسجد سے کرتے دو رکعت نماز پڑہتے پہر گہر مین جاتے نافع کہتے ہین ابن عمر بہی اسیطرح کیا کرتے تہے اخرجہ ابوداؤد یہہ عمل صالح مسنون ہے

باب ۵۴ سبق و رمی کا

یہہ دونون عمل صالح ہین حدیث مرفوع ابوہریرہ مین آیا ہے نہین ہے سبق مگر خف یا حافر یا نصل مین اخرجہ اہل السنن مراد خف سے اونٹ ہے حافر سے گہوڑا نصل سے تیر ابن عمر کا لفظ یہہ ہے حضرت گہوڑون کو دبلا کر کے مسابقت کرتے یعنی گہڑ دوڑ اخرجہ ابوداؤد دوسرا لفظ یہہ ہے کہ ایکبار حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک اسپان لاغر کو دوڑایا اور جو لاغر نہ تہے اونکو ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک دوڑایا اخرجہ الستۃ عقبہ بن عامر کا لفظ یہہ ہے اللہ داخل کرتا ہے ایک تیر پر تین آدمیون کو جنت مین ایک تیر ساز جسنے اجر کے لیئے تیر بنایا دوسرا تیر انداز تیسرا ممد جو تیر اوٹہا کر دیتا ہے اخرجہ اصحاب السنن بطولہ حدیث سلمہ بن اکوع مین آیا ہے حضرت نکلے کچہ لوگون پر قبیلہ اسلم کے وہ تیر چلارہے تہے کہا تیر لگاؤ اے بنی اسمعیل تمہارے باپ تیر انداز تہے تم تیر لگاؤ مین ہمراہ بنی فلان کے ہون دوسرے لوگ رک گئے فرمایا تم کیون نہین تیر چلاتے کہا ہم کیونکر تیر اندازی کرین آپ تو اونکے ساتہہ ہین فرمایا ارموا انا معکم کلکم اخرجہ البخاری۔

باب ۵۵ خیل کا

گھوڑا پالنا عمل صالح ہے حدیث عروہ بن جعد مین آیا ہے حضرت نے فرمایا گھوڑونکی پیشانی سے خیر و غنیمت قیامت تک معقود ہے اخرجہ الخمسة الا ابا داؤد انس کا لفظ یہہ ہے برکت نواصی خیل مین ہے متفق علیہ ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے باندھا گھوڑا راہ خدا مین ایمان کی راہ سے اور اللہ کے وعدہ کو سچا جانکر تو اوسکا شبع وریّ و روث و بول ترازو مین ہوگا دن قیامت کے رواہ البخاری انس کہتے ہین کوئی شئے بعد نساء کے حضرت کو گھوڑون سے زیادہ ترمحبوب نتھی رواہ النسائی

باب ۵۶ پانی پینے کا

آب زمزم کو کہڑے ہوکر پینا عمل صالح ہے ابن عباس کہتے ہین مینے پلایا حضرت کو پانی زمزم کا پیا اوسکو کہڑے ہوکر اخرجہ الخمسة الا ابا داؤد مالک کو یہہ بات پہنچی تھی کہ عمر و عثمان و علی اس پانی کو کہڑے ہوکر پیتے تھے ابن عمر کہتے ہین ہم عہد حضرت مین چلتے ہوئے کہڑے ہوکر پانی پیتے اخرجہ الترمذی یہہ خصوصیت اسی پانی کی ہے ورنہ عام پانی کہڑے ہوکر پینا ممنوع ہے حدیث ابوہریرہ مین نزدیک مسلم کے اوس سے نہی شدید آئی ہے۔

باب ۵۷ سانس لینے کا پانی پینے مین

یہ عمل صالح ہے اور آداب شرب مین داخل ہے انس کہتے ہین حضرت تین بار سانس لیتے رواہ الخمسة الا النسائی مسلم و ترمذی کا لفظ یہہ ہے فرماتے اسطرحکا پینا اروی ابرء امرء ہے یعنی خوشگوار و سیراب کنندہ و صحت بخشندہ حدیث ابن عباس مین آیا ہے حضرت نے فرمایا نہ پیو تم جیسے اونٹ پیتا ہے لکن پیو دو بار تین بار کرکے اور بسم اللہ کہو جب پیو اور الحمد للہ کہو جب پی چکو اخرجہ الترمذی

باب ۵۸ بیان مین ترتیب شاربین کے

یہہ ترتیب عمل صالح ہے انس کہتے ہین حضرت کے پاس ایک قدح شیر لائے اوسکو پا جانب چپ پر
حضرت کے ابو بکر صدیق تہے جانب راست پر ایک اعرابی تہا بچا ہوا اوس اعرابی کو دیا اور فرمایا۔
الایمن فالایمن اخرجہ الستۃ الا النسائی سہل بن سعد کا لفظ یہہ ہے حضرت کے پاس
پانی لائے آپنے پیا داہنی طرف آپکے ایک لڑکا تہا اور بائین طرف بوڑہے لوگ تہے غلام سے کہا تو
مجھکو اذن دیتا ہے کہ مین انکو دون اوسنے کہا واللہ یا رسول اللہ لا اوثر بنصیبی منک احدا
حضرت نے اوسکے ہاتہہ مین وہ پیالہ دیدیا اخرجہ الشیخان رزین نے کہا وہ لڑکا فضل بن عباس
تہے رضی اللہ عنہ حدیث ابو قتادہ و ابن ابی اوفی مین آیا ہے ساقی قوم سبکے پیچہے پئے اخرجہ
ابوداؤد عن الثانی والترمذی عن الاول۔

باب ۵۹ برتن چھپانے کا

اس عمل صالح کا حکم حدیث جابر مین مرفوعاً یون آیا ہے چھپاؤ برتن کو مُنہ باندہو مشک کا اخرجہ
الشیخان و ابوداؤد مسلم کا لفظ یہہ ہے کہ سال بہر مین ایک رات وبا اوترتی ہے جب اوسکا گزر
اوس برتن و مشک پر ہوتا ہے جسکا مُنہ بند یا چھپا نہین ہے تو اوسمین وہ وبا داخل ہوجاتی ہے لیث
کہا اعاجم جو ہمارے پاس ہین وہ اس وبا سے کانون اول مین بچتے ہین یہہ نام ہے ایک ماہ رومی
کا دوسرا لفظ مسلم کا ابو حمید سے یہہ ہے ہمکو حکم ہے کہ ہم مُنہ مشک کا رات کو بند کرین اور دروازے
گہر کے شب کو بہیڑ دین **ف** عائشہ کہتی ہین حضرت کے لئے میٹھا پانی بیوت سقیا سے
لایا جاتا تہا قتیبہ نے کہا یہہ ایک چشمہ تہا مدینہ سے دو میل پر اخرجہ ابوداؤد حدیث جابر مین آیا ہے
کہ حضرت نے ایک انصاری سے باسی پانی ٹھنڈا مانگ کر پیا اوسنے اوس پیالہ مین بکری کا دودہ بہی دوہ
دیا تہا اخرجہ البخاری و ابوداؤد حضرت کی دعا مین آیا ہے اللہم اجعل حبک احب الی من الماء البارد۔

باب ۶۰ نبیذ کا

عائشہ کہتی ہین کہ ہم نبیذ بناتے تھے واسطے حضرت کے صبح کو اوسکو تیسرے پہر کو پیتے اور ہم ہر صبح
وشام ایک دن مین دوبار اوس شکیزہ کو دہوڈالتے اخرجہ اھل السنن ابن عباس کا لفظ
یہہ ہے ہم نقوع کرتے واسطے رسول خدا صلعم کے زبیب کو وہ پیتے اوسکو آج اور کل اور پرسون
شام تک تیسرے دن کے پہر حکم فرماتے کہ کسی اور کو پلادو یا پہیکدو اخرجہ مسلم وابوداؤد والنسائی
کھجور یا منقے کو کچل کچلکر پانی مین ڈالدیتے جب اوسکی مٹھاس پانی مین آجاتی تو اوسکو پیتے اسکا نام
نبیذ تھا تیسرے دن اندیشہ سکر کا ہوتا اسلیئے بچا کھچا پہیکدیا جاتا۔

باب ۶۱ بیان وشعر کا

ایسا شعر کہنا جو کسی نصیحت یا مدح خدا ورسول مین ہو یا ترجمہ ہو کسی آیت وحدیث کا عمل
صالح ہے حدیث ابی بن کعب مین مرفوعًا آیا ہے ان من الشعر حکمۃ اخرجہ البخاری وابوداؤد
محاورہ کتاب وسنت مین اطلاق لفظ حکمت کا غالبا سنت مطہرہ پر آتا ہے ابن عباس کہتے ہین ایک
اعرابی آیا اور نے بات کرنا شروع کیا حضرت نے فرمایا ان من البیان لسحرا وان من الشعر حکمۃ
اخرجہ ابوداؤد عائشہ کہتی ہین حضرت واسطے حسان کے مسجد مین منبر رکہتے وہ اوسپر کہڑے ہوکر
حضرت کی طرف سے منافحہ یعنی مخاصمہ کرتے حضرت فرماتے اللہ تائید کرتا ہے حسان کی روح القدس
سے جب تک کہ وہ منافحہ یا مفاخرہ کرتا ہے طرف سے رسول اللہ کے اخرجہ البخاری وابوداؤد
والترمذی مراد روح القدس سے جبرئیل علیہ السلام ہین ۵

صدائے شہپر جبریل عشق ہر ساعت		زجنبش دل پر اضطراب میشنوم

شرید کہتے ہین مین ایکدن ردیف رسول خدا صلعم تھا فرمایا تیرے پاس کچہ اشعار امیہ بن صلت کے ہین مینے کہا ہان فرمایا ھیہ
یعنی لاؤ سناؤ مینے ایک بیت پڑہی فرمایا ھیہ یہانتک کہ مینے ایکسو ابیات پڑہکر سنائی اخرجہ مسلم جابر بن سمرہ

کا لفظ یہ ہے پاس بیٹھا ہین حضرت کے سو بار سے زیادہ حضرت کے اصحاب اشعار پڑہتے امر جاہلیت
کا ذکر کرتے حضرت خاموش رہتے اور کبھی مسکرا دیتے اخرجه الترمذی انس کہتے ہین حضرت کا ایک
حادی تھا یعنی شتربان شتر ران اوسکو انجشہ کہتے تھے وہ خوش آواز تھا حضرت نے اوسکو فرمایا رویدك
یا انجشه لا تکسر القواریر او سوقك بالقواریر مراد قواریر سے زنان ناتوان ہین اخرجه الشیخان
یعنی اے انجشہ رفق و تانی کر عورتون مین حدا و غنا اثر کرتا ہے یا اونٹون کو تیز نہ ہانک کہ اونکو ایذا ہو
حدیث براء مین آیا ہے کہ دن قریظہ کے حسان بن ثابت کو فرمایا اهج المشرکین فان جبرئیل معك
اخرجه الشیخان عائشہ کا لفظ یہ ہے فرمایا ہجاهم حسان فشفی واشتفی اخرجه مسلم بطوله
معلوم ہوا کہ ہجو مین مشرکین و کفار کے شعر کہنا ممنوع نہین ہے بلکہ مامور بہ ہے ابوہریرہ کہتے ہین
حضرت نے فرمایا بہت سچا کلمہ جو شاعر نے کہا ہے کلمہ لبید کا ہے ع الا کل شئ ما خلا الله باطل
اور قریب ہے کہ امیہ بن الصلت مسلمان ہو جاتا اخرجه الشیخان والترمذی ترجمہ اس مصرعہ کا یہ ہے
ع ہمہ نیستند آنچہ ہستی توئی + معلوم ہوا کہ تمثل کرنا ساتھہ شعر شاعر کافر کے جبکہ مضمون اوسکا جائز
ہو درست ہے یہہ بھی ثابت ہوا کہ کبھی غیر مسلمان بھی کوئی اچھی بات کہتا ہے ؎

مرا از صحبت جاہل چہ باک میباشد	کہ در دہان نجس حرف پاک میباشد

کسی نے عائشہ صدیقہ سے پوچھا تھا کہ حضرت بھی کبھی شعر پڑہتے تھے کہا ہان شعر ابن رواحہ سے تمثل
فرماتے تھے ع ویاتیك بالاخبار من لم تزود اخرجه الترمذی جندب بن عبد الله کہتے ہین
ہم حضرت کے ساتھہ تھے آپکو ایک پتھر آ لگا اونگلی سے خون نکلا فرمایا ؎

هل انت الا اصبع دمیت	وفی سبیل الله ما لقیت

اخرجه الشیخان یہہ سب احادیث دلیل ہین جواز شعر گوئی اور حسن بیان اور تمثل اشعار و سماع
ابیات و جواز ہجو مخالفین اسلام پر واسطے تائید اسلام اور مخاصمہ کرنیکے طرف سے اسلام و اہل اسلام کے
ولله الحمد ف کلام نثر ہو یا نظم حسن اوسکا حسن ہے اور قبیح اوسکا قبیح حدیث ابوہریرہ
مین مرفوعاً آیا ہے اگر ممتلی ہو جوف ایک تمہارے کا پیپ سے یہانتک کہ اوسکو کہائے تو یہہ بہتر ہے اس سے

کو مشتمل ہو شعر سے اخرجہ الخمسۃ الا النسائی مسلم کا لفظ ابو سعید خدری سے یہ ہے کہ حضرت چلے جاتے تے ایک شاعر شعر پڑہتا ہوا سامنے آیا فرمایا خذوا الشیطان او امسکوا الشیطان پہر بقیہ حدیث ذکر کی یعنی اس شیطان کو پکڑو یا روکو معلوم ہوا کہ اشعار نا جائز سے پیٹ بہرنا عمل شیطانی ہے اور ایسے شعر کا کہنے والا اور پڑہنے والا حکم شیطان مین ہوتا ہے ناجائز وہ نظم ہے جسمین مضمون خلاف شرع و خلاف معروف اور مطابق منکر کے ہو جیسے وہ دواوین جنمین الفاظ فحش و بیحیائی کا ذکر ہوتا ہے یا اوصاف معاشیق و عشاق مین استعمال عبارات کفر و کافری کا کیا جاتا ہے اور جو کلام نثر یا نظم ایسا ہے کہ مدح دین یا وصف رب العلمین یا نعت سید المرسلین یا منقبت آل اطہار و فضیلت اصحاب کبار مین ہے یا تعریف سنت مطہرہ پر مشتمل ہے وہ محمود و ممدوح ہے جیسے دیوان نفح الطیب بذکر المنزل والحبیب یا دیوان عبد الرحیم برعی یا دیوان آزاد بلگرامی کہ خاص نعت نبوی مین ہے وقس علی ہذا یا وہ نظم جسمین سیر و غزوات صحابہ کو جمع کیا گیا ہے باقی رہے وہ دواوین جنمین مجرد تغزل ہے وہ بہی جائز ہین اسلئے کہ قصیدہ کعب بن زہیر مین تغزل تہا حضرت نے اوسپر انکار نفرمایا لکن مبالغہ و اغراق بیحد ستایش محبوب و ذکر خط و خال و چشم و ابرو و اعضا مین خالی کراہت سے نہین ہے غالب اوقات کا اس خرافات و واہیات مین صرف کرنا خصوصًا ایسا انہماک جو ذکر اللہ و شغل تلاوت کتاب اللہ و مدارست کتب سنت و مطالعہ کتب دین سے باز رکہے بے شبہہ عمل شیطانی سمجہا جاتا ہے

باب ۶۲ بیان مین نماز کے

نماز افضل عبادات اکمل اعمال صالحات ہے بنص سنت و کتاب حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے بہلا اگر ایک نہر ہو تمہارے دروازے پر کوئی تم مین کا اوسمین ہر دن پانچ بار نہایا کرے تو کچہہ میل کچیل باقی رہیگا کہا نہین فرمایا یہی مثال ہے نماز پنجگانہ کی محو کر دیتا ہے اللہ بسبب اوسکے خطاؤن کو اخرجہ الخمسۃ الا ابا داؤد ابو امامہ کہتے ہین حضرت مسجد مین تہے ہم اونکے ہمراہ تہے ایک آدمی نے آکر کہا ای

رسول خدا مینے حد کا کام کیا ہے مجہپر حد قائم کرو حضرت خاموش رہے اوسنے پہر وہی بات کہی پہر سکوت
فرمایا اتنے مین اقامت نماز ہوئی جب حضرت نماز پڑہ کے پہرے وہ آدمی آپکے پیچہے چلا مین بہی دیکہتا
تہا کہ حضرت کیا فرماوینگے اوسکو کہا بہلا جب تو اپنے گہر سے نکلا تہا کیا تو نے اچہی طرح وضو نہین
کیا تہا کہا ہان فرمایا پہر تو نماز مین حاضر ہوا تہا ساتہہ ہمارے کہا ہان فرمایا اللہ تعالے نے تجہکو تیری
حد بخشدی یا تیرا گناہ بخشا اخرجہ مسلم وابوداؤد معلوم ہوا کہ سیأت صغیرہ نماز پڑہنے سے
معاف ہوجاتے ہین وللہ الحمد ابو ایوبؓ مرفوعًا کہا ہے جسنے وضو کیا جیسا اوسکو حکم تہا اور نماز
پڑہی جیسا کہ امر تہا بخشدیا جاتا ہے اگلا عمل اوسکا عقبہ بن عامر نے اس حدیث کی تصدیق کی ہے
اخرجہ النسائی دوسرا لفظ عقبہ بن عامر کا مرفوعًا یون ہے تعجب کرتا ہے رب تیرا راعی غنم سے
پہاڑ کی چوٹی پر کہ وہ اذان دیکر نماز پڑہتا ہے اللہ فرماتا ہے دیکہو اس میرے بندے کو کہ یہہ اذان
کہکر نماز ادا کرتا ہے مجہسے ڈرتا ہے مینے اس اپنے بندے کو بخشدیا اور جنت مین داخل کیا اخرجہ
ابوداؤد والنسائی بلاغیات مالک مین مرفوعًا آیا ہے تم مستقیم رہو اور شمار نکرو اور جان لو کہ بہتر اعمال
تمہارے مین یہی نماز ہے محافظت نہین کرتا وضو پر مگر مومن حذیفہ کہتے ہین حضرت کو جب کچہ غم
ہوتا نماز پڑہنے لگتے اخرجہ ابوداؤد انس کا لفظ یہہ ہے میری آنکہہ کی ٹہنڈک نماز مین ہے ربیعہ
بن کعب اسلمی کہتے ہین مین حضرت کے پاس رات بسر کرتا تہا وضو و حاجت کا پانی رکہتا تہا مجہسے
فرمایا کچہ مانگ مینے کہا مین مانگتا ہون آپکی رفاقت جنت مین فرمایا کچہ اور سوا اسکے مینے کہا بس یہی
فرمایا اعانت کر میری اپنی جان پر کثرت سجود سے اخرجہ مسلم وابوداؤد مراد سجود سے اس
جگہہ نماز ہے یا مجرد سجود کہ یہہ بہی ایک عبادت مستقلہ ہے بلکہ اس حدیث مین یہی قول راجح ہے
ثوبان نے حضرت سے پوچہا تہا ایسا کام بتاؤ جو جنت مین لیجاوے فرمایا علیک بکثرۃ السجود
تو کوئی سجدہ اللہ کو نکریگا لیکن بلند کریگا اللہ بسبب اوسکے ایک درجہ اور مٹاوے گا ایک خطیہ
اخرجہ مسلم والترمذی والنسائی ف ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے نماز پنجگانہ اور
جمعہ جمعہ تک اور رمضان رمضان تک مکفرات ہین اون گناہونکے جو انکے درمیان مین ہوئے ہین

جبکہ کبائر سے اجتناب رہا ہے رواہ مسلم ابن مسعود نے کہا ایک مرد نے ایک عورت کا بوسہ
لے لیا تھا حضرت کو آکر خبر دی اوسپر یہہ آیت اوتری واقم الصلوٰۃ طرفی النہار وزلفا من
اللیل ان الحسنات یذھبن السیئات ذلك ذکری للذاکرین اوس آدمی نے کہا اے
رسول خدا یہہ خاص میرے لئے ہے فرمایا بلکہ واسطے ساری امت میری کے ہے ایک روایت مین یون
ہے یہہ اوسکے لئے ہے جو عمل کرے اسپر میری امت مین سے متفق علیہ یہہ حدیث دلیل ہے اس
بات پر کہ آیات قرآن پاک مین اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ خصوص سبب کا ابن مسعود نے حضرت
سے پوچھا تھا کونسا عمل احب الی اللہ ہے فرمایا نماز پڑہنا وقت پر الحدیث متفق علیہ جابر
کا لفظ یہہ ہے حضرت نے فرمایا درمیان بندہ اور کفر کے ترک نماز ہے رواہ مسلم اس باب مین اور
بہی حدیثین آئی ہین سب کا خلاصہ یہہ ہے کہ ترک کرنا ایک نماز کا عمداً بلا کسی عذر و مانع شرعی کے کفر ہے
مسلمان ترک صلوٰۃ واحد سے یہانتک کہ وقت اوسکا نکلجاوے کافر ہوجاتا ہے اس مسئلہ کی تحقیق
حافظ ابن القیم نے کتاب الصلوٰۃ مین تفصیلاً و دلیلاً بہت خوب لکہی ہے یہی حکم بقیہ انبیہ اسلام کا ہے
جیسے روزہ زکوٰۃ حج بریدہ مرفوعاً کہتے ہین وہ عہد جو درمیان ہمارے اور اونکے ہے یہی نماز ہے
جسنے اوسکو ترک کیا وہ کافر ہوا رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ عبادہ بن صامت
نے مرفوعاً کہا ہے پانچ نمازین ہین جنکو اللہ نے فرض کیا ہے جسنے اچہی طرح وضو کرکے اونکو وقت پر پڑہا
رکوع و خشوع کو پورا کیا اوسکے لئے اللہ پر عہد ہے کہ اوسکو بخشدے اور جسنے یہہ کام نہ کیا اوسکے
لئے عہد نہین ہے چاہے بخشے چاہے عذاب کرے رواہ احمد وابو داؤد وروی مالك
والنسائی نحوہ ابو امامہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے تم نماز پنجگانہ پڑہو رمضان کا روزہ رکہو مال کی زکوٰۃ
دو امیر کی اطاعت کرو اپنے رب کی جنت مین داخل ہو رواہ احمد والترمذی ابوذر کہتے ہین حضرت
موسم سرما مین باہر نکلے پتے جہڑتے تہے دو شاخین ایک درخت کی اوٹہالین پتے جہڑنے لگے کہا اے اباذر
مینے کہا لبیک یا رسول اللہ فرمایا بندہ مسلمان نماز پڑہتا ہے اوس سے ارادہ اللہ کی ذات کا کرتا ہے
اوسکے گناہ اسطرح جہڑتے ہین جیسے یہہ پتے اس درخت سے رواہ احمد —

باب ٣٦ اذان واقامت کا

یہ عمل افضل اعمال صالحہ ہے حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے ہم حضرت کے ساتھ تھے بلال نے اذان دی جب
دیچکے حضرت نے فرمایا جو کوئی مثل اسکے یقیناً کہیگا وہ جنت مین جاویگا اخرجہ النسائی ابن عمرو
کا لفظ یہ ہے جب تم اذان سنو کہو مثل موذن کے پھر درود بھیجو مجھپر جو کوئی مجھپر درود بھیجتا ہے
اللہ اوسپر دس بار درود بھیجتا ہے پھر مانگو اللہ سے میرے لئے وسیلہ وہ ایک منزلت ہے جنت مین
لایق نہین ہے مگر واسطے ایک بندے کے مین امید کرتا ہون کہ وہ مین ہی ہون جو کوئی میرے لئے
وسیلہ مانگیگا اوسکے لئے شفاعت ہوگی اخرجہ الخمسة الا البخاری حدیث جابر مین دعای
وسیلہ مرفوعاً ان الفاظ سے آئی ہے اللھم رب ھذہ الدعوة التامة والصلوة القائمة
آت محمدا الوسیلة والفضیلة وابعثه مقاما محمودا الذی وعدته دوسری روایت
مین آیا ہے کہ جو کوئی اسکو کہیگا اوسکے لئے میری شفاعت دن قیامت کے ہوگی اخرجہ الخمسة
الا مسلما عمر مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی جواب موذن کا سچے دل سے دیتا ہے وہ جنت مین جائیگا
اخرجہ مسلم وابوداؤد سعد بن ابی وقاص کا لفظ مرفوع یہ ہے جسنے اذان سنکر یون کہا رضیت
باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلعم رسولا اللہ اوسکا گناہ بخشدیتا ہے اخرجہ الخمسة
الا البخاری **ف** حدیث ابن عباس مین آیا ہے جسنے اذان دی سات برس بامید اجر
لکھتا ہے اللہ واسطے اوسکے براءت نار سے اخرجہ الترمذی ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے بخشا جاتا ہے
واسطے موذن کے مد صوت تک گواہی دیتا ہے اوسکے لئے ہر رطب ویابس الحدیث اخرجہ ابوداؤد
والنسائی ابن عمرو کہتے ہین ایک آدمی نے کہا اے رسول اللہ موذن لوگ ہمپر فاضل ہوگئے فرمایا تو بھی
کہہ جو وہ کہتے ہین پھر جب تو کہہ چکے تو مانگ تجھکو ملیگا اخرجہ ابوداؤد معلوم ہوا کہ مجیب کو بھی برابر موذن
کے اجر ملتا ہے وللہ الحمد یہ بھی ثابت ہوا کہ دعا بعد اذان کے قبول ہوتی ہے معاویہ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے
کہ موذن اطول مردم ہونگے گردن مین دن قیامت کو اخرجہ مسلم۔

باب ٦٤ آمین کہنے کا

بعد قراءت سورہ فاتحہ کے نماز مین آمین کہنا عمل صالح ہے حدیث وائل بن حجر مین آیا ہے کہ مینے
حضرت کو سنا کہ ولا الضالین کے بعد آمین کہی آواز کو کھینچا دوسری روایت مین ہے کہ آواز کو
پست کیا اخرجہ ابوداؤد والترمذی معلوم ہوا کہ کہنا آمین کا باواز بلند و پست دونون طرح پر آیا ہے بہتر
یہہ ہے کہ کبھی چلا کر کہے کبھی آہستہ تاکہ احادیث جانبین پر عمل نصیب ہو حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے حضرت نے فرمایا
جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو جسکی آمین موافق آمین ملائکہ کے ہوگی اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے
ابن شہاب کہتے ہین حضرت آمین کہتے تھے اخرجہ الستۃ **ف** نماز کے جتنے ارکان ہین اور
اوسمین جتنے افعال ہین وہ سب اعمال صالحہ ہین جیسے قراءت قیام رکوع سجود قعود وغیرہ پھر ہر
نماز کی فضیلت اور اوسکا اجر علیحدہ علیحدہ احادیث صحیحہ مین آیا ہے ۔

باب ٦٥ طہارت کا حدث سے

وضو کرنا عمل صالح ہے اور منجملہ شرائط نماز کے ہے حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے قبول نہین کرتا
اللہ کوئی نماز بغیر طہور کے اخرجہ مسلم والترمذی بریدہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے نماز پڑہی حضرت
نے دن فتح کے ساری نمازین ایک وضو سے اخرجہ الخمسۃ الا البخاری **ف** منجملہ واجبات
نماز کے ایک طہارت جامہ دوسری ستر عورت تیسری طہارت مکان چوتھی ترک کلام پانچوین ترک
افعال چھٹی استقبال قبلہ ہے ان امور مین احادیث صحیحہ آئی ہین نماز مین حمل صغیر کا جائز ہے مدافعت
اخبثین یعنی بول و غائط کی ضرر ہے ۔

باب ٦٦ سجدہ سہو کا

ثبوت اس عمل صالح کا حدیث عبداللہ بن مالک سے صحاح ستہ مین اور ابن مسعود و عبدالرحمن
بن عوف سے نزدیک اہل سنن کے احادیث متعددہ مین آیا ہے ۔

باب ٦٧ سجدہ تلاوت کا

وقت قراءت قرآن کے مواضع سجود مین سجدہ تلاوت کرنا عمل صالح و فعل مسنون ہے ابن عمر کہتے ہین حضرت

جب ایسی سورت پڑہتے جسمین سجدہ ہوتا تو سجدہ کرتے غیر وقت نماز مین اخرجہ الشیخان وابوداؤد
ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے حضرت نے کہا جب ابن آدم سجدہ پڑہتا ہے پہر سجدہ کرتا ہے تو شیطان الگ جاکر
روتا ہے کہتا ہے خرابی میری ابن آدم کو حکم سجدہ کا ہوا تہا اوسنے سجدہ کیا اوسکے لئے جنت ہے مجھکو
حکم سجود کا ہوا تہا مینے نہ مانا میرے لئے آگ ہے اخرجہ مسلم۔

باب ۶۸ سجدہ شکر کا

یہہ سجدہ ایک عمل صالح ہے آبو بکرہ کہتے ہین حضرت کو جب کوئی بات خوشی کی آتی تو اللہ کے لئے سجدہ
مین گر پڑتے اخرجہ ابوداؤد والترمذی حدیث سعد بن ابی وقاص مین آیا ہے ہم نکلے ہمراہ حضرت
کے مکہ سے بارادۂ مدینہ جب بعض طریق مین پہونچے حضرت نے ہاتہہ اوٹہا کر دعا کی پہر دیر تک سجدہ مین
پڑے رہے پہر کہڑے ہوکر ہاتہہ اوٹہا کر ایک ساعت دعا کرکے سجدہ مین گرے تین باریون ہی کیا
پہر فرمایا مینے اپنے رب سے سوال کیا تہا امت کی شفاعت کا مجھکو ایک تہائی امت دی پہر مینے
سجدہ کیا شکر کا پہر سر اوٹہا کر سوال امت کا کیا ایک تہائی امت اور دی پہر مین سجدہ مین شکر
کے لئے گرا پہر سر اوٹہا کر اپنے رب سے امت کو مانگا ایک ثلث اور دیا پہر مینے سجدۂ شکر کیا اخرجہ
ابوداؤد غرضکہ تین ثلث امت کی شفاعت قبول فرمائی حضرت کی امت تا قیام قیامت باقی رہیگی کل
امت کے تین ثلث ملے وللہ الحمد اسپر تین سجدہ شکر کے ادا فرمائے۔

باب ۶۹ نماز جماعت کا

جماعت سے نماز پڑہنا عمل صالح ہے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے کہ نماز مرد کی جماعت مین
گہر اور بازار کی نماز سے پچیس گنی زیادہ ہوتی ہے الحدیث اخرجہ الستۃ الا النسائی دوسری
حدیث شیخین مین ابن عمر سے ستائیس درجہ نماز جماعت کی تنہا نماز سے بڑہکر آئے ہین ابوموسیٰ کا لفظ
مرفوعًا یہہ ہے بڑا لوگون مین اجر کی راہ سے نماز مین وہ شخص ہے جو بہت دور سے چلکر آتا ہے پہر دلہ نرمین

پھر حدیث بخاری مین بھی آئی ہے ایک حدیث مین آیا ہے تکتب آثارکم یعنی ہر قدم پر اجر ملتا ہے ابو داؤد کا لفظ ابن مسعود سے یہہ ہے اگر تم نماز گھر و نمین پڑہو گے اور مسجد ون کو چھوڑ دو گے تو تم اپنے نبی کی سنت کو ترک کرو گے ولو ترکتم سنة نبیکم لکفرتم معلوم ہوا کہ صحابہ ترک سنت کو کفر جانتے تھے انتہی -

باب امامِ نماز کا

امام کا اقرء و اعلم و خیار ہونا عمل صالح ہے ابو مسعود بدری مرفوعًا کہتے ہین امامت کرے قوم کی وہ شخص جو اقرء ہو واسطے کتاب اللہ کے پھر اگر قراءت مین سب برابر ہون تو اعلم بسنت پھر اگر سنت مین بھی سب برابر ہون تو اقدم ہجرت مین اگر ہجرت مین بھی برابر ہون تو اقدم سن و سال مین اخرجہ الخمسة الا البخاری عمرو بن سلمہ کہتے ہین امامت کی مینے اپنی قوم کی اور مین چھ یا سات برس کا تھا مین اون سب سے زیادہ اقرء قرآن تھا اخرجہ البخاری وابوداؤد والنسائی معلوم ہوا کہ امامت نابالغ کی درست ہے -

باب تخفیف نماز کا

جماعت مین نماز کا ہلکا پڑہنا عمل صالح ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے تم مین جب کوئی لوگونکو نماز پڑہاے تو نماز کو ہلکا کرے کیونکہ اونمین ضعیف و سقیم و مریض و حاجتمند ہوتے ہین اور جب اکیلے پڑہے تو جتنی چاہے لنبی کرے اخرجہ الستة **ف** جو احادیث احکام ماموم و ترتیب صفوف و شرائط اقتداء و آداب مقتدی مین آئی ہین وہ سب اعمال صالحہ ہین اونکا حفظ مطابق سنت مطہرہ کے مثل نماز خاطر کیجیے جیسے دوش بدوش کھڑے ہونا اولی الاحلام کا امام سے نزدیک ہونا رجال کا صف اول مین نساء کا صف آخر مین قیام کرنا صفوف کا برابر کرنا فرجات کا بچھوڑنا ہیشات اسواق سے بچنا صف سے علیحدہ ہو کر نماز نہ پڑہنا امام کی اقتداء کرنا اوس سے پہلے رکوع سجدہ مین سر نہ اوٹھانا نماز کے لئے سکینہ و وقار سے جانا دوڑ کر نجانا نماز مین بات نکرنا و علی ہذا القیاس -

باب ۲ نماز جمعہ کا

یہہ نماز مثل نماز پنجگانہ کے فرض عین ہے اور ایک عمدہ عمل صالح ہے حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے جسنے
غسل کیا دن جمعہ کو مثل غسل جنابت کے پہر گیا جمعہ پڑہنے کو اوسنے گویا قربانی کی ایک اونٹ کی اور
جو گیا دوسری ساعت مین اوسنے گویا قربانی کی ایک گاے کی اور جو گیا تیسری ساعت مین اوسنے گویا
ایک بکری کی اور جو گیا چوتہی ساعت مین اوسنے گویا ایک مرغی کی اور جو گیا پانچوین ساعت مین
اوسنے گویا ایک انڈا قربانی کیا جب امام باہر آتا ہے فرشتے حاضر ہوکر ذکر سنتے ہین اخرجہ الستة
انڈے کی حلت اسی حدیث سے سمجہی گئی ہے اور کوئی دلیل جداگانہ اس بارہ مین نہین ملتی ہے
واللہ اعلم اوس بن اوس ثقفی کا لفظ مرفوع یہہ ہے جو شخص نہایا اور اوسنے نہلایا اور اول وقت
سے جمعہ کو گیا پاپیادہ نہ سوار ہوکر اور امام سے نزدیک ہوا اور کوئی لغو کام نکیا اور ذکر کو کان رکہکر
سُنا اوسکو ہر قدم برابر ایک سال کے عمل کا ملتا ہے صیام و قیام کا اخرجہ اصحاب السنن حدیث
طارق بن شہاب مین آیا ہے جمعہ حق واجب ہے ہر مسلمان پر جماعت مین مگر چار شخص پر غلام عورت بچا
بیمار اخرجہ ابوداؤد طارق نے حضرت کو دیکہا تہا اسلئے صحابہ مین معدود ہین مگر حضرت سے کچہہ
سنا نہین ہے جماعت جمعہ کی دو شخص سے بہی ہوجاتی ہے اکثر شروط جو اہل فروع نے واسطے عقد
اس نماز کے ذکر کئے ہین اونکی کچہہ سند نہین ہے ۔

باب ۳ خطبہ جمعہ کا

نماز جمعہ مین دو خطبون کا پڑہنا عمل صالح و فعل مسنون ہے حدیث ابن عمر مین آیا ہے حضرت دو خطبے پڑہتے
منبر پر جاکر بیٹہتے یہانتک کہ موذن اذان دیچکتا تب کہڑے ہوکر خطبہ پڑہتے پہر بیٹہہ جاتے بات نکرتے
پہر کہڑے ہوکر دوسرا خطبہ پڑہتے اخرجہ الخمسة کعب بن عجرہ مسجد مین گئے عبدالرحمن بن ام الحکم
بیٹہکر خطبہ پڑہ رہا تہا کہا اس خبیث کو دیکہو کہ بیٹہکر خطبہ پڑہتا ہے حالانکہ اللہ تعالے کہتا ہے

وترکوہ قائما رواہ مسلم والنسائی معلوم ہوا کہ صحابہ ادنی خلاف سنت کو بہت برا جانتے تھے
نماز جمعہ صلوات خمس سے فقط اسی حکم خطبہ خوانی مین ممتاز ہے باقی احکام جمعہ کے صحۃً وفساداً
مطابق فرائض خمسہ کے ہین خطبہ زبان عربی مین پڑہنا سنت ہے زبان عجم یا نظم مین پڑہنا خلاف سنت
ہے جابر کہتے ہین حضرت جب خطبہ پڑہتے آنکھین سرخ ہو جاتین آواز بلند ہوتی غصہ بڑہ جاتا گویا کسی لشکر
سے ڈراتے ہین صبحکم ومساکم فرماتے ہین الحدیث رواہ مسلم والنسائی منجملہ اس خطبہ کے
یہہ عبارت ہوتی اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد وشر الامور محدثاتہا
وکل بدعۃ ضلالۃ معلوم ہوا کہ حضرت صلعم کو اتباع کتاب وسنت واجتناب محدثات وبدعت
کا بڑا اہتمام رہتا تھا جسکو یارون نے اب بالکل چھوڑ دیا ہے کانون مین تیل ڈالکر معروف کو منکر سنت
کو بدعت سمجھ لیا ہے بدعت کو حسنہ محدث کو ماثور معروف کو منکر ٹھیرا لیا ہے **ف** نماز جمعہ
مین قراءت مسنونہ کا پڑہنا عمل صالح ہے سورہ جمعہ ومنافقون پڑہے یا سبح اسم وحدیث الغاشیہ اسکو
اہل سنن نے روایت کیا ہے۔

باب نماز مسافر کا

سفر مین نماز کا قصر کرنا عمل صالح ہے چار رکعت کو دو رکعت پڑہے حدیث انس مین آیا ہے ہمنے نماز ظہر
کی ہمراہ حضرت کے مدینہ مین چار رکعت پڑہی جب بارادہ مکہ نکلے تو ذو الحلیفہ مین عصر کی دو رکعت پڑہین
اخرجہ الخمسۃ دوسرا لفظ یہہ ہے حضرت جب تین میل یا تین فرسخ نکلتے دو رکعت نماز پڑہتے اخرجہ
مسلم وابوداود **ف** مسافت سفر کی تحدید کسی حدیث مین نہین آئی ہے جسکو عرف مین سفر
کہا جاتا ہے دور ہو یا نزدیک جب منزل مقصود تک پہونچے مین اندر راہ کے وقت نماز کا آجاوے
قصر کرے یہہ قصر عزیمت ہے اللہ کا صدقہ ہے رخصت نہین ہے۔

باب جمع بین الصلوتین کا سفر مین

یہ جمع عمل صالح و فعل مسنون ہے انس کہتے ہین حضرت جب قبل زوال شمس کے کوچ کرتے تو ظہر کو وقت
عصر تک تاخیر فرماتے پہر اوترکر دونون کو جمع کرتے اور اگر سورج زائل ہو جاتا تو کوچ سے پہلے نماز
پڑہ لیتے دوسری روایت یون ہے جب سیر مین عجلت کرتے ظہر کو وقت عصر تک تاخیر دیتے و دونون
مین جمع کرتے مغرب کو موخر کرکے عشا کے ساتھ ملاتے اخرجه الخمسة الا الترمذی ابن عمر کہتے
ہین مغرب و عشا کو مزدلفہ مین جمع کرکے پڑہا ہر ایک کے لئے اقامت کہی نماز نفل یعنی سنن درمیان
دونون کے نہین پڑہی اخرجه الستة حضر مین جمع کرنا دو نماز کا درست نہین ہے حدیث ابن
عباس جو اس باب مین آئی ہے وہ ماول ہے یعنی ایک نماز کو دیر سے پڑہا دوسری نماز کو اول وقت
پڑہا دیکہنے والے نے جمع سمجہا مالک نے کہا اری ذلك فی المطر لکن تاویل اول چوکس ہے والسلام علم

ف ابن عمر کہتے ہین مین حضرت کے ساتھ رہا کرتا تہا مینے نہین دیکہا کہ سفر مین تسبیح کی
یعنی سنن رواتب کو ادا کیا ہو الله تعالی فرماتا ہے لقد کان لکم فی رسول الله اسوۃ
حسنة ابن عمر نے کہا اگر مین مُسبّح ہوتا تو پہر پوری نماز پڑہتا یعنی قصر ہی نکرتا اخرجه الستة

باب نماز خوف کا

یہ نماز عمل صالح فعل مسنون ہے اس بارہ مین ایک جماعت صحابہ سے صفات متعددہ آئی ہین سب کافی
شافی وافی ہین جیسا موقع ملے ویسا کرے ایک رکعت دو رکعت قبلہ و غیر قبلہ کی طرف بلکہ اشارہ
سے پڑہے تعین صفت خاص کی حاجت نہین ہے –

باب رواتب فرائض خمس و جمعہ کا

یہ نمازین اعمال صالحہ ہین افعال مسنونہ ہین انکی تعداد ہر نماز کے ساتھ مختلف آئی ہے ہر ایک سنت
کی فضیلت ذکر کی ہے اون سورتون کا ذکر کیا ہے جو ہر نماز کی سنتون مین پڑہی جاتی ہین انکے
پڑہنے پر وعدہ جنت کا آیا ہے اس بارہ مین کثرت سے احادیث وارد ہین اونکے ذکر کی حاجت نہین

اسلئے کہ ہر نمازی اونکو جانتا اور عمل مین لاتا ہے ہان نماز جمعہ مین ابو ہریرہ سے مرفوعًا آیا ہے کہ تم مین
جب کوئی نماز جمعہ پڑہے تو بعد اوسکے چار رکعت ادا کرے دوسری روایت مین یون ہے کہ اگر جلدی
ہو تو دو رکعت مسجد مین اور دو رکعت گہر جاکر پڑہے اخرجه مسلم وأبوداؤد والترمذی
جمعہ سے پہلے ذکر دو رکعت نماز کا حدیث جابر مین بروایت خمسہ آیا ہے ظاہر یہہ ہے کہ مراد تحیۃ المسجد ہے اسکا
پڑہنا حالت خطبہ مین بہی درست ہے ابن عمر نماز جمعہ کی پڑہکر اپنے گہر چلے آتے دو رکعت پڑہتے مسجد مین کچہہ
نہ پڑہتے اونسے پوچہا کہا حضرت اسیطرح کرتے تہے اخرجه ابوداؤد والترمذی۔

باب ۷۸ وتر کا

یہہ نماز عمل صالح عمل مسنون ہے حدیث بریدہ مین آیا ہے فرمایا کہ وتر حق ہے جو شخص وتر نہ پڑہے وہ ہم مین
سے نہین ہے تین بار اسیطرح کہا اخرجه ابوداؤد یہہ دلیل ہے وجوب وتر پر اگرچہ فرض کی برابر نہین
وتر ایک رکعت اور تین اور پانچ اور سات رکعت بہی آیا ہے اس نماز کو رات مین سب سے پیچہے پڑہے۔

باب ۷۹ نماز شب کا

یہہ نماز بعد نماز فرض پنجگانہ کے افضل اعمال صالحہ ہے حدیث بلال مین مرفوعًا آیا ہے لازم ہے تمپر
قیام شب کا یہہ داب صالحین ہے جو تمسے پہلے تہے اور قربت ہے طرف رب تمہارے کے اور نہی کرنیوالی
ہے آثام سے اور تکفیر ہے واسطے سئیات کے اور دور کرنیوالی ہے بیماری کو بدن سے اخرجه الترمذی
عبداللہ بن جبشی کہتے ہین حضرت سے پوچہا کون عمل افضل ہے فرمایا طول قیام اخرجه ابوداؤد اس
نماز مین جسقدر قرآن پاک زیادہ پڑہا جائیگا اوتنا ہی مرتبہ بڑہکر ہوگا دس آیت سے ہزار آیت تک پڑہنا
آیا ہے یہ نماز حضرت پر واجب تہی امت کے لئے سنت موکدہ ہے اس نماز سے ریاد سمعہ بہت دور ہے
اسلئے کہ تہنا رات کو گہر مین پڑہی جاتی ہے اس نماز کے فضائل بے حد آئے ہین جنید رح کو کسی نے خواب
مین دیکہکر پوچہا تہا کہ کس عمل سے نجات پائی کہا وہ سارے اشارات وعبارات متصوفانہ اوڑگئے

کچھہ کام نہ آیا مگر یہی چند رکعات جو آخر شب مین پڑہی تہین یہہ نماز تیرہ رکعت سے زیادہ نہین آئی کر
دو دو رکعت یا چار چار رکعت جسطرح نشاط حاصل ہو پڑہے کافی ہے آخر کو وتر کرے۔

باب ۸۰ نماز ضحےٰ کا

اس نماز کا پڑہنا عمل صالح ہے مراد نماز چاشت ہے ام ہانی کہتی ہین آئے حضرت میرے گھر مین
دن فتح کے پہر نہا کر آٹھہ رکعتین پڑہین ایسی ہلکی نماز مینے نہین دیکھی ہان رکوع و سجدہ تمام
کیا اخرجہ الستۃ حدیث ابوہریرہ مین دو ہی رکعت کا ذکر آیا ہے اخرجہ الخمسۃ مسلم و
ابوداؤد نے بہی ابوذر سے دو رکعت ضحیٰ روایت کی ہین مراد ضحیٰ سے نماز اشراق ہے جو اول نہار
مین پڑہی جاتی ہے دوسری حدیث ابوذر مین ذکر چار رکعت کا آیا ہے اخرجہ الترمذی

ف معلوم ہوا کہ اطلاق ضحےٰ کا چاشت و اشراق دونون پر آتا ہے فقط تفاوت عدد
رکعات کا ثابت ہوتا ہے۔

باب ۸۱ نماز اوّابین کا

اس عمل صالح کا ذکر حدیث زید بن ارقم مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ صلوۃ الاوابین حین
ترمض الفصال من الضحیٰ اخرجہ مسلم نماز ہی نافلہ کا ذکر ہمنے کتاب نزل الابرار مین مفصل کیا
ہے کوئی اس نماز کو بعد مغرب کے بتاتا ہے اور بیس رکعت یا کم کہتا ہے۔

باب ۸۲ قیام رمضان کا

اس نماز کو نماز تراویح کہتے ہین یہہ ایک عمدہ عمل صالح ہے حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے حضرت انکو قیام
رمضان مین ترغیب دیتے تہے بغیر اسکے کہ امر بعزیمت کرین فرماتے تہے جو کوئی قیام کریگا رمضان مین
ایمان و احتساب سے بخشے جاوینگے اگلے گناہ اوسکے حضرت کا انتقال ہوا امر اسیطرح پر رہا پہر خلافت

ابو بکر و شروع خلافت عمرؓ مین بھی یون ہی کارروائی ہوئی اخرجه الستة تعداد رکعات کی مرفوعًا نہین آئی ہے حضرت نے نماز شب تیرہ رکعت سے زیادہ نہین پڑہی بیس رکعت جناب فاروق رضی اللہ عنہ نے مقرر فرمائی تہی اگر کوئی عدد مسنون پر قناعت کرے تو کچھ ملامت نہین ہے اور اگر کوئی بیس یا تیس یا چالیس رکعت پڑہے تو بھی کچھ مزاحمت نہین ہے کثرت نوافل ایک عمدہ عمل ہے جو موجب قربت الٰہی کا ہوتا ہے۔

باب ۸۳ نماز عیدین کا

یہہ دو نمازین ہین دو دو رکعت ایک عید الفطر کی دوسری عید الضحیٰ کی اعمال صالحہ مین معدود ہین اور سنت مطہرہ سے قولًا و فعلًا ثابت ہین اس سے پہلے پیچھے کوئی نماز نہین ہے خطبہ بعد نماز کے ہے۔ حدیث عائشہ مین آیا ہے حضرت فطر و اضحی مین پہلی رکعت مین سات تکبیرین اور دوسری رکعت مین پانچ تکبیرین کہتے تہے اخرجه ابو داؤد ترمذی مین یون آیا ہے کہ یہہ تکبیرات قبل قراءت کے کہتے جابر کا لفظ یہہ ہے کہ ان مین اذان و اقامت نہ تہی رواه مسلم و ابو داؤد والترمذی ابو واقد لیثی کہتے ہین اضحی و فطر مین حضرت سورہ قاف و سورہ اقتربت الساعة پڑہا کرتے اخرجه الستة الا البخاری نعمان بن بشیر نے کہا عیدین و جمعہ مین سبح اسم و ہل اتاک پڑہتے اخرجه الستة الا البخاری

باب ۸۴ نماز کسوف کا

یہہ نماز بھی ایک عمل صالح فعل مسنون ہے صحاح ستہ مین ذکر اسکا حدیث عائشہ سے مع کیفیت نماز آیا ہے

باب ۸۵ استسقاء کا

اس عمل صالح کا ذکر کئی حدیثو مین آیا ہے اور فعل نبوی سے ثابت ہے کیفیت نماز و دعا و غیرہما احادیث مین مذکور ہے۔

باب ۸۶ نماز جنازہ کا

یہہ نماز فعل مسنون عمل صالح ہے اس نماز پر اجر کثیر مترتب ہے نمازی کو ایک قیراط اجر مثل کوہ احد کے ملتا ہے اسکا ذکر حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے رواہ الخمسۃ یہہ محل ذکر کیفیت و احکام نماز جنازہ کا نہین ہے اس باب مین بہت سی احادیث آئی ہین۔

باب ۸۷ تحیۃ المسجد کا

اس نماز کو علماء راسخین واجب کہتے ہین جمہور سنت بتاتے ہین بہر حال ایک عمل صالح ہے حدیث ابی قتادہ مین مرفوعًا آیا ہے جب داخل ہو کوئی تم مین کا مسجد مین تو چاہیے کہ دو رکعت نماز پڑہے قبل بیٹھنے کے اخرجہ الستۃ کعب بن مالک کہتے ہین حضرت جب سفر سے آتے پہلے مسجد مین جاکر دو رکعت پڑہتے پہر لوگون کے لئے بیٹھتے اخرجہ ابوداؤد معلوم ہوا کہ سفر حضر دونو مین یہہ قاعدہ جاری تھا کہ مسجد مین بے دو رکعت نماز پڑہے نہ بیٹھتے۔

باب ۸۸ نماز استخارہ کا

یہہ عمل صالح فعل مسنون ہے، حدیث جابر مین کیفیت اس نماز کی مع دعاء ماثور آئی ہے اخرجہ الخمسۃ الا مسلما حضرت نے تعلیم استخارہ کی سب امور مین مثل تعلیم قرآن فرمائی تہی لکن یہہ سنت اسوقت مین بالکل متروک ہو گئی ہے الا ماشاء اللہ۔

باب ۸۹ نماز حاجت کا

یہہ نماز عمل صالح ہے اسکا ذکر حدیث عبداللہ بن ابی اوفی مین مع کیفیت دو رکعت نماز و دعای حاجت کے آیا ہے اخرجہ الترمذی

باب ۹۰ نماز تسبیح کا

اس باب مین حدیث ابن عباس نزدیک ابو داؤد کے اور حدیث ابو رافع نزدیک ترمذی کے آئی ہے اوسمین بڑی فضیلت اس نماز کی مع کیفیت و ہیئت نماز ذکر کیگئی ہے لیکن محققین محدثین کو اس نماز کے ثبوت مین کلام ہے یہانتک کہ بعض اہل علم نے حکم وضع کا لگا دیا ہے بہرحال مختلف فیہ سے درگزر کرنا اور متفق علیہ پر جمنا افضل ہے۔

باب ۹۱ روزہ رمضان کا

یہہ عمل صالح ایک فریضہ ہے فرائض اسلام سے اور ایک رکن ہے ارکان دین سے اسکا تارک عمد بلا عذر کافر ہو جاتا ہے مثل تارک صلوٰۃ کے حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے حضرت نے فرمایا ہر عمل ابن آدم کا دو چند ہوتا ہے ایک حسنہ دس گنا سات سو گنے تک ہوتا ہے اللہ تعالی نے کہا مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اوسکی جزا مین دونگا الحدیث اخرجہ الستۃ جب کریم تعداد اجر کی نہ بتائی تو ثابت ہوا کہ بہت کچھ بلکہ بیحساب اجر دیگا وللہ الحمد دوسرا لفظ یہہ ہے جسنے روزہ رکھا ایکدن راہ خدا مین کرتا ہے اللہ درمیان اوسکے اور آگ دوزخ کے ایک خندق جتنا کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے اخرجہ الترمذی ابو امامہ سے فرمایا تہا علیک بالصوم فانہ لاعدل لہ اخرجہ النسائی یعنی تو روزہ رکھا کر کہ اسکے برابر کوئی امر نافع نہین ہے سہل بن سعد کا لفظ مرفوع یہہ ہے جنت مین ایک دروازہ ہے اوسکو ریان کہتے مین اوسمین جائینگے مگر روزہ دار جب وہ جاچکینگے تب بند کردیا جاویگا۔ پہر کوئی اوسمین داخل نہوگا اخرجہ الخمسۃ الا ابا داؤد ترمذی نے کہا جو کوئی اوسمین داخل ہوگا وہ کبہی پیاسا نہوگا ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جب رمضان آتا ہے دروازے جنت کے کہل جاتے ہین دروازے آگ کے بند ہوجاتے ہین شیاطین جکڑ بند کردئے جاتے ہین اخرجہ الستۃ الا ابا داؤد **ف** کسی کا روزہ افطار کرانا عمل صالح ہے حدیث مین آیا ہے

جسنے افطار کرایا صائم کو اوسکو برابر صائم کے اجر ہوگا اور صائم کے اجر سے کچھہ کم کیا جائیگا اخرجہ
الترمذی **ف** حضرت صلعم سے روزہ عاشورا کا اور ماہ شعبان مین اور شش عید
کا اور عشرہ ذیحجہ مین اور ایام اسبوع اور ایام بیض مین ثابت ہے احادیث مین فضائل ان صیام
کے آئے ہین اسجگہہ حاجت ذکر کی نہین ہے کتب سنت مطہرہ مشحون ہین اخبار فضائل سے **ف**
تعجیل فطر تاخیر سحور عمل صالح ہے حدیثون مین اسکی بہت تاکید و فضیلت آئی ہے **ف** سفر مین
افطار کرنا عزیمت ہے یا رخصت اول اولی ہے ولی کا میت کیطرف سے روزہ قضا کا ادا کرنا عمل صالح ہے
اسباب مین احادیث صحیحہ آئی ہین۔

باب ۹۲ صبر کرنے کا

اس عمل صالح کی فضیلت احادیث کثیرہ مین آئی ہے صبر مصائب و آفات و احزان و غموم و بلایا ئی مختلفہ
دین و دنیا پر ہوتا ہے ہر بلا پر صبر کرنیکے لئے اجر ہے کیسی ہی حقیر بلا کیون نہو جیسے کانٹا لگنا یا مثل اسکے اس
باب مین رسالہ ادامۃ السکر بے مثل و مثال ہے جو سال گذشتہ مین طبع ہوکر مطبوع اہل دین ہو چکا ہے
حدیث ام سلمہ مین مرفوعاً آیا ہے جسکو کوئی مصیبت پہونچی پھر اوسنے وہ کہا جسکا حکم اللہ نے اوسکو دیا تھا
انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منھا مگر دیتا ہے اللہ اوسکو
بہتر خلف اوس سے اخرجہ مسلم ومالک وابو داؤد والترمذی **ف** حدیث
ابو موسی مین مرفوعاً آیا ہے جب مرجاتا ہے بچا بندہ کا اللہ تعالی فرشتون سے کہتا ہے قبض کرلیا تمنے
بچا میرے بندہ کا وہ کہتے ہین ہان فرماتا ہے لیلیا تمنے پھل اوسکے دل کا کہتے ہین ہان پوچھتا ہے اوسنے
کیا کہا کہتے ہین تیری حمد کی استرجاع کیا اللہ فرماتا ہے بناؤ میرے بندے کے لئے ایک گھر جنت مین اوسکا
نام بیت الحمد رکھو اخرجہ الترمذی **ف** ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے
جس شخص کی مینے آنکھین لیلین اور اوسنے صبر کیا امید اجر کی رکھی پسند نہین کرتا مین اوسکے لئے
کوئی ثواب کم جنت سے اخرجہ الترمذی وصححہ ذریع کہتے ہین اسکو بخاری نے بھی انس سے

مرفوعًا بایں لفظ روایت کیا ہے اللہ تعالی کہتا ہے جب مبتلا کرتا ہون مین اپنے بندے کو اوسکی آنکھون مین
پہر وہ صبر کرتا ہے تو بعوض اون دونون آنکھونکے جنت دیتا ہون لفظ حدیث کا دونون روایتون مین
حبیبتین ہے مراد اوس سے عینین ہین واللہ اعلم **حکایت** شیخ عبد الوہاب متقی مکی آخر عمر مین
نابینا ہوگئے تہے لوگ عیادت و تعزیت کو آئے اونہون نے کہا یہہ محل تعزیت کا نہین ہے بلکہ جگہ تہنیت
کی ہے کیونکہ جس خلوت کا مین ایک عمر دراز سے آرزومند تہا کہ غیر اللہ کو اس آنکہ سے نہ دیکہون الحمد للہ
کہ وہ خلوت اب مجہے نصیب ہوئی ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے اللہ راضی نہین ہوتا واسطے بندہ مومن
کے جبکہ اوسکے صفی کو اہل ارض سے لیلیتا ہے اور وہ صابر و محتسب رہتا ہے ساتہہ ثواب کے کم تر جنت
سے اخرجہ النسائی **ف** عطا بن ابی رباح کہتے ہین ابن عباس نے مجہسے کہا کیا نہ دکہاؤن
مین تجہکو ایک عورت اہل جنت مین سے مینے کہا ہان کہا یہہ کالی عورت ہے اسنے حضرت سے
کہا تہا کہ مجہکو مرگی آتی ہے میرا بدن کہلجاتا ہے اللہ سے میرے لئے دعا کرو فرمایا اگر تو چاہے صبر کر
تیرے لئے جنت ہے اور اگر تو چاہے تو مین دعا کرون کہ اللہ تجہکو عافیت دے اسنے کہا مین صبر
کرونگی اللہ سے دعا کرو کہ میرا بدن نہ کہلا کرے حضرت نے اوسکے لئے دعا کی اخرجہ الشیخان
معلوم ہوا کہ مرض سخت پر صبر کرنا موجب مغفرت و اجر کا ہوتا ہے اگر وہ صبر بہ نیت احتساب کے ہو عطا بن
یسار کا لفظ مرفوع یہہ ہے بندہ جب بیمار ہوتا ہے اللہ دو فرشتے بہیجتا ہے فرماتا ہے دیکہو یہہ بیمار اپنے
عیادت کرنیوالون سے کیا کہتا ہے اگر اوسنے وقت اونکے آنیکے اللہ کی حمد و ثنا کی تو وہ اوسکو طرف
اللہ کی رفع کرتے ہین حالانکہ اللہ تعالے اوسے زیادہ تر جانتا ہے فرماتا ہے مین اگر اس بندے کو وفات
دونگا تو بہشت مین داخل کرونگا اور اگر شفا بخشونگا تو بہتر اوسکے گوشت سے گوشت اور بہتر اوسکے
خون سے خون بدل دونگا اور اوسکی سئیات کا کفارہ کرونگا اخرجہ مالک **ف**
اُسامہ بن زید کہتے ہین حضرت کی ایک صاحبزادی کا بچہ محتضر تہا حضرت کو بلایا فرمایا میرا سلام
کہو اور یہہ کہ ان للہ ما اخذ وللہ ما اعطی وکل شئی عندہ باجل مسمی اوسکو چاہیے کہ صبر
و احتساب کرے اخرجہ الخمسۃ الا الترمذی یحیی بن وثاب کا لفظ ایک شیخ صحابی سے مرفوعًا

یہہ ہے وہ مسلمان جو مخالط مردم ہے اور اونکی ایذا پر صبر کرتا ہے وہ بہتر ہے اوس شخص سے جو مخالطت نہین کرتا ہے اور نہ اونکی ایذا پر صابر رہتا ہے اخرجہ الترمذی **ف** ابو موسی مرفوعاً کہتے ہین کوئی شخص اذی پر جسکو سنتا ہے اللہ عزوجل سے زیادہ صابر تر نہین ہے شرک کیا جاتا ہے ساتہہ اللہ کے بیٹا ٹہیرایا جاتا ہے واسطے اوسکے اور وہ اونکو عافیت و رزق دیتا ہے اخرجہ الشیخان ابن مسعود کہتے ہین حضرت نے ایک نبی کی حکایت کی کہ قوم نے اونکو مارا تہا وہ خون اپنے چہرہ سے پونچہتے جاتے تہے اور کہتے تہے اللہم اغفر لقومی فانہم لا یعلمون اخرجہ الشیخان معلوم ہوا کہ ایذا و تکلیف پر صبر کرنا خلق خالق و خلق انبیاء علیہم السلام ہے عبد الرحمن بن قاسم کا لفظ مرفوع یہہ ہے چاہیے کہ تعزیت کرے جاوین مسلمان اپنی مصیبتو مین میری مصیبت سے اخرجہ مالک ترمذی کا لفظ یہہ ہے جسکو کوئی مصیبت پہونچے وہ یاد کرے اپنی مصیبت کو ساتہہ میرے کہ یہہ اعظم مصائب ہے یعنی حضرت کا دنیا سے انتقال فرمانا وفات کرجانا ساری مصیبتون سے بڑہ کر مصیبت ہے اسکو یاد کرکے جو مصیبت سامنے آئے اوسپر صبر کرے ۔

باب ۹۳ صدق کا

سچ بولنا ایک عمدہ عمل صالح ہے حدیث ابن مسعود مین مرفوعاً آیا ہے صدق راہ دکہاتا ہے طرف بر یعنی نیکی کے بر راہ دکہاتا ہے طرف جنت کے آدمی سچ بولا کرتا ہے اور تحری یعنی قصد صدق کا کرتا ہے یہانتک کہ اللہ کے نزدیک صدیق لکہا جاتا ہے الحدیث اخرجہ الستۃ الا النسائی حسن بن علی علیہما السلام مرفوعاً کہتے ہین صدق طمانینت ہے کذب ریبت ہے اخرجہ الترمذی وصححہ والنسائی **ف** فضائل صدق کے اور غوائل کذب کے بیحساب ہین تحت توحید وجملہ احکام دین کی اور افعال قلوب و اعمال جوارح کی صدق ہی پر موقوف ہے بنیاد شرک وکفر و معاصی کی کذب پر ہے صحابہ جہوٹ بولنے کو بدترین عیوب جانتے تہے ۔

باب ۹۴ نفقہ کا

صدقہ دینا افضل اعمال صالحہ ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے صدقہ نہین دیتا ہے کوئی شخص
مال پاک سے اور قبول نہین کرتا اللہ مگر مال پاک کو لیکن لیتا ہے رحمن اوس صدقہ کو اپنے سیدھے
ہاتھہ مین اگرچہ ایک کھجور ہو وہ صدقہ بڑہتا رہتا ہے کف رحمن مین یہانتک کہ پہاڑ سے بہی بڑا ہوجاتا ہے
جسطرح تم مین کوئی اپنے بچۂ اسپ کو پالتا ہے اخرجہ الستۃ الا اباداؤد دوسرا لفظ ابوہریرہ
کا مرفوعًا یہہ ہے سابق ہوا ایک درہم لاکھہ درہم پر کہا کیونکر فرمایا ایک آدمی کے پاس دوہی درہم
تہے اوسنے جو اچہا درہم تہا وہ صدقہ کیا دوسرا شخص طرف عرض مال کے گیا اوسنے لاکھہ درہم
نکالکر صدقہ کئے اخرجہ النسائی مراد عرض سے جانب وناحیہ ہے ابن عباس مرفوعًا کہتے ہین
نہین ہے کوئی مسلمان کہ پہنائے کسی مسلمان کو کپڑا لیکن ہوتا ہے وہ شخص اللہ کی حفظ مین جبتک
کہ ہے بدن پر اوسکے کوئی لتا اوس کپڑے سے اخرجہ الترمذی ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے
صدقہ بجہا دیتا ہے غضب کو رب کے اور دور کرتا ہے بری موت کو اخرجہ الترمذی ابوذر
مرفوعًا کہتے ہین نہین ہے کوئی بندہ مسلمان کہ خرچ کرتا ہے ہر قسم کے مال مین سے ایک جوڑا راہ
خدا مین لیکن استقبال کرتے ہین سارے دربان جنت اوسکا بلاتے ہین اوسکو طرف اوس چیز کے
جو پاس اللہ کے ہے پوچہا یہہ کیونکر ہوتا ہے فرمایا اگر اونٹ ہون تو دو اونٹ دے اگر گاؤ ہو تو دو
بقر دی اخرجہ النسائی ذکر بعیر و بقر کا بطور مثال کے ہے ورنہ یہی حکم ہر چیز کا ہے جیسے
دو پیسے دو روپئے دو روٹی دو کپڑے دو جوتے وعلی ہذا القیاس **ف** ابو مسعود
بدری مرفوعًا کہتے ہین مسلمان جب نفقہ کرتا ہے اپنے گہر والون پر اور امید اجر کی رکہتا ہے تو یہہ
نفقہ اوسکے لئے صدقہ ہوتا ہے اخرجہ الخمسۃ الا اباداؤد معلوم ہوا کہ صدقہ کچہہ غیر ہی پر
موجب اجر کا نہین ہوتا ہے بلکہ ہر نفقہ جو اہل وعیال پر کیا جاتا ہے بلکہ خود اپنی جان پر اوسکا اجر ہی
ملتا ہے بلکہ پہلا درجہ نفقہ کا یہی ہے کہ اپنے عیال پر خرج کرے جب اونسے بچے اور فاضل ہو تب

دوسرے کو دے حدیث مین آیا ہے ابدء بمن تعول یعنی اول خویش بعدہ درویش ف ابن مسعود نے مرفوعًا کہا ہے جسنے توسیع کی اپنے عیال پر نفقہ مین دن عاشورا کی توسیع کرتا ہے اللہ اوسپر تمام سال اخرجہ رزین سفیان کہتے ہین انا قد جربناہ فوجدناہ کذلک —

باب ۹۵ حث کا صدقہ ونفقہ پر

علی رضی اللہ عنہ مرفوعًا کہتے ہین جلدی کرو صدقہ دینے مین بے شک بلا نہین چوکتی صدقہ سے اخرجہ رزین یعنی صدقہ بلا کو روک دیتا ہے عدی بن حاتم کا لفظ مرفوع یہہ ہے بچو آگ سے اگرچہ آدہی کہجور ہی دیکر ہو دوسرا لفظ یہہ ہے جو کوئی جہپ سکے تم مین آگ سے اگرچہ آدہی کہجور سے ہو وہ یہہ کام کرے یعنی صدقہ دے اخرجہ الشیخان والنسائی ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت سے کہا کون صدقہ افضل ہے فرمایا جہد مقل اور ابتدا کر تو عیال سے اخرجہ ابو داؤد زریع نے کہا جہد یعنی وسع وطاقت ہے مقل وہ شخص ہے جسکا مال تہوڑا ہے اور وہ بقدر اپنے مال کے دیتا ہے سعد بن عبادہ نے پوچہا کونسا صدقہ آپکو زیادہ پسند ہے فرمایا پانی اخرجہ ابو داؤد عرب مین پانی کی قلت تہی جس زمین و ملک مین جس شے کی حاجت زیادہ ہو وہان اوس چیز کا صدقہ کرنا بہتر ہوتا ہے ابو ہریرہ مرفوعًا کہتے ہین بہتر صدقہ وہ ہے جو تونگری سے ہو اور شروع کر تو عیال سے اخرجہ البخاری وابو داؤد والنسائی یعنی صدقہ دیکر آسودہ رہے نہ یہہ کہ اتنا صدقہ دے کہ آپ لایق صدقہ لینے کے ہو جاوے اسکی تفصیل دوسری روایت ابو ہریرہ مین یون آئی ہے کہ حضرت نے حکم صدقہ کا دیا ایک شخص نے کہا میرے پاس ایک دینار ہے فرمایا اپنی جان پر تصدق کر اوسنے کہا ایک اور ہی فرمایا اپنی اولاد پر صدقہ کر کہا ایک اور ہے کہا اپنی بی بی پر اوسنے کہا ایک اور ہے کہا اپنے خادم پر خرچ کر کہا ایک اور ہے فرمایا انت ابصر بہ اخرجہ ابو داؤد والنسائی اس حدیث مین ترتیب نفقات کی ذکر فرمائی ہے اسی کے موافق صدقہ ونفقہ کرنا چاہیے +

—— ٠)✢(٠ ——

باب ۹۶ صلہ رحم کا

یہہ عمل صالح انفع اعمال افضل افعال ہے اوسکی تاکید حدیثونمین بہت آئی ہے قطع رحم پر وعیدات
شدیدات وارد ہوئی ہین حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے جسکو یہہ بات خوش لگے کہ اللہ
اوسکے رزق مین بسط فرماوے اور اوسکے اثر مین تاخیر کرے اوسکو چاہیے کہ صلہ رحم کیا کرے
اخرجہ البخاری والترمذی ترمذی کا لفظ یہہ ہے تم سیکھو نسب اپنی تاکہ صلۂ ارحام کرو
صلہ رحم محبت ہے اہل مین ثروت مال مین تاخیر ہے اجل مین یہ منافع صلہ رحم کے موجبات
سے ہین واصل رحم کی آسودگی زیادہ اور عمر بڑی ہوتی ہے سلمان بن عامر کا لفظ مرفوع یہہ ہے
کہ صدقہ کرنا مسکین پر ایک صدقہ ہے اور ذی رحم پر صدقہ وصلہ دونون ہے اخرجہ النسائی

باب ۹۷ مرد کا حق عورت پر کیا ہے

یہہ حقوق اعمال صالحہ ہین ام سلمہ کہتی ہین حضرت نے فرمایا ہے جو عورت مر گئی اور شوہر اوسکا
اوس سے راضی ہے وہ بہشت مین جاویگی اخرجہ الترمذی ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے حضرت
نے فرمایا اگر مین کسیکو حکم کرتا کہ کسکو سجدہ کرے تو بی بی کو حکم کرتا کہ شوہر کو سجدہ کیا کرے اخرجہ
الترمذی سجدہ سے بڑھکر کوئی عبادت نہین ہے اسی لئے خاص ہے واسطے اللہ کے لیکن اگر
غیر اللہ کو سجدہ روا ہوتا تو عورت کو خاوند کے لئے حکم سجدہ کرنیکا دیا جاتا معلوم ہوا کہ شوہر کا حق زوجہ
پر بہت بڑا ہے بعد خداوند کے خاوند کا حق ہے اسیلئے دوسری حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے
قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین ہے جان میری نہین ہے کوئی مرد کہ بلاتا ہے اپنی بی بی کو اپنے
فراش پر پھر وہ نہین آتی لیکن وہ شخص جو آسمان پر ہے غضبناک ہوتا ہے اوسپر یہانتک کہ
راضی ہو وہ مرد اوس سے تیسری روایت مین یون آیا ہے جب بلایا مرد نے اپنی عورت کو طرف
اپنے بستر کے اور انکار کیا اوسنے آنیسے اور سو رہا وہ غصہ مین تو لعنت کرتے ہین اوس

عورت پر فرشتے صبح تک چوتھی روایت اسطرح ہے جب سورہی عورت جدا فراش زوج سے تو لعنت کرتے ہین فرشتے اوسکو الحدیث اخرجہ الشیخان وابوداؤد معلوم ہوا کہ جماع حق ہے مرد کا عورت پر اگرچہ عورت کا حق بھی مرد پر ہے لیکن مرد اوخل ہے اس حکم مین ۔

باب ۹۸ بی بی کا حق خاوند پر کیا ہے

حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے قبول کرو تم وصیت میری حقمین عورتون کے عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے بہت کج پسلی مین اعلی اوسکا ہے اگر تو اوسکا سیدہا کرنا چاہیگا تو اوسکو توڑ دیگا اور اگر چھوڑ دیگا تو ہمیشہ وہ کج رہیگی تم مانو وصیت میری حقمین عورتون کے ساتھ نیکی کرنیکے اخرجہ الشیخان والترمذی حکیم بن معاویہ کے باپ نے حضرت سے کہا بی بی کا حق ہمپر کیا ہے فرمایا کھلا تو اوسکو جب تو کھائے اور پہنا تو اوسکو جب تو پہنے اور مُنہ پر مت مار اور اوسکو قبیح نکہہ اور جدا نکر اوسکو مگر گہر مین اخرجہ ابوداؤد **ف** بیان حقوق زوجین مین رسالہ صلاح ذات البین نہایت جامع کتاب ہے اسجگہہ مقصود فقط ذکر کرنا اتنی بات کا ہے کہ جتنے حقوق فریقین کے جانبین پر واجب یا مستحب ہین وہ سب اعمال صالحہ مین فرادی فرادی داخل ہین تاصر اونکے اداکرنیسے مرد ہو یا عورت عاصی ہے نکاح ایکطرحکی رقیت ہے حقمین عورت کے اسکا ذکر حدیث عائشہ مین آیا ہے ۔

باب ۹۹ آداب صحبت کا

رعایت ان آداب کی عمل صالح ہے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے حق مسلمان کے مسلمان پر پانچ ہین ردّ سلام عیادت مریض اتباع جنازہ اجابت دعوت تشمیت عاطس اخرجہ الخمسۃ مسلم کا لفظ آتا اور ہے جب وہ تجھکو بلائے تو تو قبول کر جب تجھسے نصیحت چاہے تو نصیحت کر یعنی خیرخواہی ابوموسی کا لفظ مرفوعًا یہ ہے بھوکے کو کھلا بیمار کی عیادت کر قیدی کو چھڑا اخرجہ البخاری وابوداؤد

ابوذر نے مرفوعًا کہا ہے حقیر نجان تو معروف مین سے کسی شئے کو اگرچہ ملے تو اپنے بہائی سے بکشادہ

روئی اور جب پکاوے تو شوربا تو اوسکا پانی زیادہ کر اور ایک غرفہ اپنے ہمسایہ کو دے اخرجہ الترمذی

باب۱۰ آداب مجلس کا

یہہ آداب اعمال صالحہ ہین حدیث ابو سعید خدری مین مرفوعًا بابت حق راہ کے یون آیا ہے کہ غض بصر کف اذی رد سلام امر بمعروف نہی عن المنکر کرے اخرجہ الشیخان و ابو داؤد ابو داؤد مین اغاثۂ ملہوف و ہدایت گمراہ کو زیادہ کیا ہے ابن عمر نے مرفوعًا کہا ہے جب تین آدمی ہون تو ایک کو چہوڑکر دو آدمی سرگوشی نکرین کہ اسمین اوسکو رنج ہوگا اخرجہ الثلثۃ و ابو داؤد و اخرجہ الخمسۃ الا النسائی عن ابن مسعود بمعناہ انس کہتے ہین کوئی شخص اونکو حضرت سے زیادہ محبوب نہ تہا جب آپکو دیکھتے تو کہڑے نہوتے کیونکہ کراہیت حضرت کی اس کام سے جانتے تہے۔ اخرجہ الترمذی معلوم ہوا کہ قیام تعظیم ناجائز ہے اس منکر کو اس زمانہ مین لوگون نے معروف سمجھ لیا ہے تعظیم قیامی نکرنے سے عداوت پیدا ہوتی ہے انا للہ وہان تو حضرت کو دیکہکر کہڑے نہوتے تہے یہان فقط مجالس ذکر ولادت وغیرہ مین سروقد واسطے تعظیم کے کہڑے ہوجاتے ہین ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ✣ ابو امامہ کہتے ہین ایکدن حضرت عصا لیکر باہر نکلے ہم لوگ کہڑے ہوگئے فرمایا مت کہڑے ہو جسطرح کہڑے ہوتے ہین بعض اعاجم واسطے بعض کے اخرجہ ابو داؤد معلوم ہوا کہ اصل مین یہہ رسم تعظیم کی اہل کفر سے نکلی ہے برخلاف طریقۂ اسلام و برخلاف سنت خیر الانام کے ہے لیکن بعض اہل علم قیام محبت کو جائز بتاتے ہین جسطرح کہ فاطمہ علیہا السلام اپنے والد ماجد کے لئے اور حضرت اونکے لئے بوقت ملاقات کے کہڑے ہوجاتے تہے مگر اسپر قیام تعظیمی کا قیاس مع الفارق ہے کیا دور ہے کہ یہہ عمل خصائص فاطمہ علیہا السلام سے ہو کیونکہ جواز شاذ بات کو ہوا ہے وہ خلاف اس کارروائی کے تہا اصول فقہ مین تقدیم قول کی فعل پر ثابت ہو چکی ف ابو مجلز کہتے ہین معاویہ پاس ابن زبیر و ابن صفوان کے آئے یہہ دونون اونکے لئے کہڑے ہوگئے

معاویہ نے کہا تم بیٹھہ جاؤ مینے حضرت کو سنا ہے فرماتے تہے جس کسی کو یہہ بات خوش کرے کہ لوگ
اوسکے لئے مورت بنجا مین کہڑے ہوکر وہ لیلے جگہ اپنی آگ سے اخرجہ ابو داؤد والترمذی
معاویہ نے اس حدیث سے استدلال کیا تہا نہی مطلق قیام تعظیم پر حالانکہ حدیث مین قیام تمثل کا ذکر
ہے اور وہ ایک امر وراء قیام مجرد ہے جسطرح کہ چوبدار چپراسی اہلکار و ملازمان سلطنت دنیا
سامنے اپنے ملوک و رؤساء کے دیر تک چپ چاپ نہایت ادب و تعظیم سے تا ختم دربار و برخاست
مجلس کہڑے رہتے ہین کہ یہہ گناہ کبیرہ ہے اسپر وعدہ جہنم کا آیا ہے اور محض واسطے تعظیم کے کہڑے
ہوکر بیٹھہ جانا اور رام ہے لکن معاویہ نے اس قیام مجرد کو بہی ویسا ہی برا سمجہا جیسے قیام تمثل کو اسلئے کہ
حضرت نے اوس سے بہی نہی فرمائی تہی اور نہی واسطے تحریم کے آتی ہے **ف** ابن عمر
مرفوعاً کہتے ہین نہ اوٹہائے کوئی شخص تم مین سے کسی شخص کو اوسکی مجلس سے پہر آپ اوس جگہ بیٹہے
لکن توسیع و تفسیح کرے اللہ اونکی لئے فسحت کریگا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے لیے جب کوئی شخص اپنی
جگہ سے کہڑا ہو جاتا تو یہہ اوسجگہ نہ بیٹہتے اخرجہ الخمسۃ الا النسائی ابو الدرداء کہتے ہین حضرت
جب بیٹہتے ہم آپکے گرداگرد بیٹہتے اور جب آپ کہڑے ہو جاتے یا ارادہ رجوع کا کرتے اپنا جوتا یا اور کچہہ
اوٹہا لیتے اصحاب اس بات کو پہچان کر اپنی جگہہ پر ثابت رہتے اخرجہ ابو داؤد معلوم ہوا کہ حضرت کو
قیام تعظیم وقت آنے اور جانے کے پسند نہ تہا صحابہ نہ آتے وقت واسطے تعظیم کے کہڑے ہوتے
نہ جاتے وقت یہہ اسلئے کہ تعظیم جناب عظمت مآب صلعم کی اونکے دلونمین سارے جہان سے زیادہ تہی
وہ بجا آوری حکم و امتثال اوامر کو تعظیم جانتے تہے سر مو فرمان عالیشان سے تجاوز نکرتے تہے یہہ لوگ
ظاہر مین تعظیم کرتے ہین دلمین کچہہ وقعت سنن و اتباع احکام حدیث و ارشادات اوامر و نواہی
سید المرسلین خاتم النبیین کے نہین رکہتے ہین سلف و خلف مین یہی تو تفاوت ہے +

باب ۱۱ بیان مین صفت جلیس کے

ہم نشین کا نیک ہونا عمل صالح ہے حدیث ابو موسی مین مرفوعاً آیا ہے صفت جلیس صالح و جلیس سوء کی

ایسی ہے جیسے حامل مسک و نافخ کیر مشک والا یا تو کچھ تجھکو دیگا یا تو کچھ اوس سے خرید کریگا اور بھٹی پھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دیگا یا تو اوس سے بدبو پاویگا اخرجہ الشیخان جابر کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ مجالس امانت ہین مگر تین ایک سفک خون حرام یا فرج حرام یا اقتطاع مال ناحق اخرجہ ابوداؤد

باب ۲۱ تحابب و تواد د کا

باہم دوستی رکہنا واسطے اللہ کے افضل اعمال صالحہ و افعال فاضلہ و احوال محمودہ ہے ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہے جان میری داخل نہوگے تم جنت مین یہانتک کہ ایمان لاؤ تم ایمان نہ لاؤگے تم یہانتک کہ دوستدار ہو تم ایک دوسرے کے کیا نہ بتاؤن مین تمکو وہ شئے کہ جب تم اوسکو کرو تو آپسمین دوستدار ہو جاؤ پہیلاؤ سلام کو آپسمین اخرجہ مسلم و ابوداؤد والترمذی نعمان بن بشیر کا لفظ یہہ ہے حضرت نے فرمایا مثال مومنون کے توادد و تراحم و تعاطف باہم مین مثال جسد کے ہے کہ جب ایک عضو شتکی ہوتا ہے تو سارا بدن بیداری و تپ مین اوسکا ساتھہ دیتا ہے اخرجہ الشیخان ۵

بنی آدم اعضائے یکدیگر اند	کہ در آفرینش ز یک جوہر اند
چو عضوے بدرد آورد روزگار	دگر عضوہا را نماند قرار

حدیث مقدام بن معدیکرب مین یہہ بہی آیا ہے کہ جب کوئی تم مین اپنے بہائی کا محب ہو تو اوسکو خبر کر دے کہ وہ اوسکو دوست رکہتا ہے اخرجہ ابوداؤد والترمذی انس کہتے ہین ایک آدمی حضرت کے پاس تہا ایک اور آدمی اودہر سے نکلا اسنے کہا ای رسول خدا مین اس شخص کو دوست رکہتا ہون فرمایا تو نے اوسکو جتلا دیا ہے کہا نہین فرمایا اوسکو جتلا دے اسنے جاکر اوس کہا انی احبک فی اللہ اوسنے کہا احبک اللہ الذی احببتنی لہ اخرجہ ابوداؤد یزید بن نعامہ ضبی کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ جب برادرانہ کرے کوئی شخص کسی شخص سے تو اوسکا اور اوسکے باپ کا نام پوچھہ لے اور دریافت کرے کہ وہ کس قوم و قبیلہ کا ہے کہ یہہ بات اوصل تر ہے واسطے مودت کے

۵ یعنی بیماری جاگ

اخرجه الترمذی حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے اللہ عزوجل دن قیامت کو فرماویگا کہان ہین دوستی رکھنے والے بسبب میرے جلال کے آجکے دن سایہ دونگا مین اونکو اپنے سایہ مین کہ آج سایہ نہین ہے مگر میرا سایہ اخرجہ مسلم و مالک معاذ بن جبل کا لفظ مرفوع یہہ ہے اللہ عزوجل فرماویگا کہ واسطے دوستی رکھنے والون کے میرے جلال کے سبب سے منبر ہین نور کے رشک کرینگے اونپر نبی اور شہید اخرجہ الترمذی و صححہ معاذ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے اللہ تبارک وتعالی فرماتاہے واجب ہوگئی محبت میری واسطے محبت رکھنے والونکی میری راہ مین اور بیٹھنے والونکی میری راہ مین اور خرچ کرنے والونکی میری راہ مین اخرجہ مالک یعنی جو لوگ اللہ پاک کے لئے باہم محبت و نشست و برخاست رکھتے ہین اور راہ خدا مین بذل مال کرتے ہین بیشک اللہ اونکا دوستدار ہے عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے اللہ کے بندونمین ایسے لوگ بہی ہین کہ وہ نہ انبیا رہین نہ شہدا مگر انبیا و شہدا اونپر دن قیامت کے رشک ہوگا اونکا مرتبہ دیکھکر نزدیک اللہ کے کہا اے رسول اللہ ہمین خبر دو کہ وہ کون لوگ ہین فرمایا وہ قوم ہے جو باہم دوست ہے واسطے روح اللہ کے بغیر ارحام یعنی رشتہ داری کے جو درمیان اونکے ہو اور بغیر اموال کے جسکا وہ لین دین کرتے ہین واللہ اونکے چہرے نور ہین وہ نور پر ہونگے نہ ڈرینگے جبکہ اور لوگ ڈرجاوینگے غم نکرینگے جبکہ اور لوگ غم مین پڑجاوینگے پہر یہہ آیت پڑہی الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیهم ولا هم یحزنون اخرجہ ابوداؤد **ف** یہہ محبت ظاہر مین بہت سہل معلوم ہوتی ہے لکن سب مشکلات سے زیادہ مشکل ہے اسیوجہ سے اسکا اجر زیادہ رکہا گیا ہے ہمنے اس اشکال کو دوسری کتاب مین ذکر کیاہے دنیا مین جس کسی کو جس کسی سے محبت ہوتی ہے خواہ آباد و اجداد و امہات وجدات سے ہو خواہ اولاد و احفاد و بنین و بنات سے خواہ اقارب و عشائر سے یا اساتذہ و مشائخ سے یا ملوک و رؤسا و امراء سے یا ازواج کو زوجات سے یا زوجات کو ازواج سے یہہ ساری محبت اغراض نفسانی و منافع دنیاوی کے لئے ہوتی ہے اگرچہ بعض اقسام محبت کے صورت مین اس معنی سے خالی نظر آتے ہین لکن

حقیقت مین جب بال کی کہال نکالی جاتی ہے تو اوسمین وہ غرض مخفی مثل آگ کے پتہر بارادین
موجود ہوتی ہے اسلیئے وہ سارے انواع الا ماشاء اللہ مضار ہوجاتی ہین بلکہ جس افراط محبت
کا نام شغف یا عشق ہے وہ سب سے زیادہ بدتر ہے آدمی اس مرض مین مبتلا ہو کر مالیخولیا ہو جاتا ہے
توحید خالص سے باہر نکلکر دام شرک مین پہنس کر مستحق جہنم کا بنجاتا ہے عیاذاً باللہ اللہ کے لئے
وہی محبت ہوتی ہے جسمین ظاہراً و باطناً کوئی شائبہ کسی غرض صوری یا معنوی کا پایا نجاوے
بجز اللہ کے کسی امر غیر کا تصور بہی کسی دم دامنگیر حال نہو سو اس حالت کا حاصل ہونا ہر چند
نظر عام خلق مین ایک آسان امر معلوم ہوتا ہے لیکن نفس الامر مین نہایت درجہ مشکل و دشوار ہے

عشق چہ دشوار بود آہ چہ آسان نمود	ہجر چہ آسان نمود آہ چہ دشوار بود

سو جب کوئی شخص متحلے ساتھ اس حالت خالصہ کے ہوجاتا ہے اور اوسکے دل پر حب فی اللہ و
بغض فی اللہ غالب آجاتا ہے اور مواضع امتحان و امتہان مین ثابت قدم راسخ دم نکلتا ہے تب
کہین اوسکو محب و محبوب خدا کہہ سکتے ہین اور مصداق والذین آمنوا اشد حبا للہ سمجہ سکتے
ہین اللہ و رسول و صلحاء امت و اولیاء ملت کے ساتھ دعوی محبت خالصہ کا رکہنا نری زبانی
ثابت و متحقق نہین ہوتا ہے جب تک کہ علامات و شرایط اوسکی قوت سے فعل مین اور مکمن عدم
سے منصہ وجود پر ظاہر و باہر و واضح و لائح نہون وہی محبت ان حدیثون کا مصداق ہے ورنہ
پہر مطلع صاف ہے اللہم وفقنا لما تحب و ترضی ف حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً
آیا ہے اللہ جب دوست رکہتا ہے کسی بندے کو تو پکارتا ہے جبرئیل کو کہ اللہ فلان بندے کو
چاہتا ہے تو بہی اوسکو چاہ سو جبرئیل اوسکو چاہنے لگتے ہین پہر آسمان والونمین ندا کیجاتی ہے
کہ اللہ فلان شخص کو دوست رکہتا ہے تم بہی دوست رکہو آسمان والے اوسکے دوستدار ہوجاتے
ہین پہر اوسکے لئے زمین مین قبول رکہا جاتا ہے اخرجہ الثلثۃ والترمذی مسلم مین اسیطرح
کا معاملہ حقمین اوس شخص کے آیا ہے جسکو اللہ دشمن رکہتا ہے ابوذر کہتے ہین مینے کہا اے
رسول اللہ کوئی آدمی کسی قوم کو دوست رکہتا ہے اور اوسکو اتنی استطاعت نہین ہے کہ

اونکا ساکام کرے فرمایا انت یا اباذر مع من احببت ترمذی کا لفظ یہہ ہے المرء مع من احب اخرجہ ابوداؤد عن ابی ذر والترمذی عن صفوان بن عسال ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے روحیں لشکر ہین جمع شدہ جس سے جان پہچان ہوگئی اوس سے الفت ہوئی اور جس سے انکار رہا وہ مختلف رہی اخرجہ مسلم وابوداؤد واخرجہ الشیخان عن عائشۃ۔

باب ۱۰۳ بیان مین تعاضد وتناصر کے

یہہ عمل صالح زبان شرع پر محمود ہے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے جسنے دور کی کسی مومن سے کوئی کربت دنیا کی کربتون سے دور کریگا اللہ اوس سے کربت کو کربات دن قیامت سے اور جسنے آسانی کی تنگدست پر آسانی کریگا اللہ اوسپر دنیا وآخرت مین اور جسنے چھپایا عیب کسی مسلمان کا چھپاویگا اللہ عیب اوسکا دنیا وآخرت مین اللہ مدد مین ہے بندے کی جب تک کہ مدد مین ہے بندہ اپنے بھائی کی الحدیث اخرجہ مسلم وابوداؤد والترمذی ابن عمر کا لفظ یہہ ہے جو کوئی ہوتا ہے کام مین اپنے بھائی کے ہوتا ہے اللہ اوسکے کام مین اور جسنے تفریج کی کسی مسلمان سے کسی کربت کی تفریج کریگا اللہ اوس سے کربت کو دن قیامت کے اور جسنے ستر کیا مسلمان کا ستر کریگا اللہ اوسکو دن قیامت کے اخرجہ ابوداؤد ۹

اگر من ناجوانمردم بکردار		تو برمن چون جوانمردان گذر کن	

رزین کا لفظ یہہ ہے جو چلا ساتھہ مظلوم کے کہ ثابت کرے حق اوسکا ثابت رکھیگا اللہ دونون قدم اوسکے صراط پر جہان کہ لغزش کرینگے اقدام ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ دین نصیحت ہے کہا کسکے لئے فرمایا اللہ ورسول وکتاب وائمہ مسلمین کے لئے اخرجہ الترمذی یعنی ان سب کی خیرخواہی کرنا داخل دینداری ہے انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا مدد کر اپنے بھائی کی ظالم ہو یا مظلوم کہا ہم مدد کرینگے اوسکی جبکہ وہ مظلوم ہوگا ظالم کی کسطرح مدد کرین فرمایا روکدے تو اوسکو ظلم سے کہ یہی اوسکی مدد ہے اخرجہ البخاری والترمذی ابوالدرداء کا لفظ یہہ ہے حضرت نے فرمایا جسنے پھیر آبرو

اپنے بھائی کے پہیریگا اللہ آگ کو اوسکے چہرہ سے دن قیامت کو اخرجہ الترمذی۔

باب۱۸۴ اکرام ذی شیبہ کا

ادب کرنا بوڑہے مرد کا عمل صالح ہے آبو موسی کا لفظ مرفوع یہہ ہے منجملہ اجلال خدا کے اکرام ہے بوڑہے مسلمان وحامل قران کا جو غلو نہین کرتا ہے اوسمین اور نہ کنارہ کش ہے اوس سے اور اکرام ذی سلطان مقسط یعنی بادشاہ عادل کا اخرجہ ابوداؤد انس مرفوعًا کہتے ہین بزرگی نکی کسی جوان نے کسی بوڑہے کی لکن مقرر کرتا ہے اللہ اوسکے لئے ایسے شخص کو جو بزرگی کرتا ہے اوسکی وقت مسن ہونیکے اور فرمایا کہ نہین ہے ہم مین سے وہ شخص جو رحم نکرے ہمارے صغیر پر اور توقیر نکرے ہمارے کبیر کی اخرجہ الترمذی

باب۱۸۵ استیذان کا

یعنی کسی کے گہر مین اذن لیکر جانا عمل صالح ہے اگر صاحب خانہ اذن نہ دے تو پہر جاوے ربعی بن خراش کہتے ہین ایک آدمی بنی عامر کا آیا حضرت گہر مین تہے اوسنے اذن چاہا کہا کیا مین آؤن حضرت نے خادم سے فرمایا باہر جاکر اسکو استیذان سکہا اوس سے کہہ یون کہے السلام علیکم ادخل اوس شخص نے سن لیا پہر اسیطرح کہا اوسکو حضرت نے اذن دیا وہ اندر گہر کے آیا اخرجہ ابوداؤد معلوم ہوا کہ استیذان سلام سے ہوتا ہے قیس بن سعد نے کہا حضرت ہمارے گہر آئے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ میرے باپ نے آہستہ جواب دیا مینے باپ سے کہا تم حضرت کو اذن نہین دیتے کہا چہوڑ دے اونکو تاکہ بہت سے سلام ہمپر کرین حضرت نے پہر اوسیطرح سلام کہا سعد نے پہر آہستہ جواب دیا پہر حضرت نے تیسری بار السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہکر رجوع کیا تب سعد نے اونکے پیچہے جاکر کہا ای رسول خدا مین آپکا سلام کرنا سنتا تہا اور آہستہ جواب دیتا تہا تاکہ آپ ہمپر بہت سے سلام کرین پہر حضرت اونکے ساتہہ پہر کر آئے الحدیث رواہ ابوداؤد معلوم ہوا کہ اگر جواب استیذان

کا نملے تو واپس جاوے برا نمانے۔

باب سلام و جواب سلام کا

یہہ دونون کام عمل صالح ہین دین اسلام مین ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین جب کوئی تم مین مجلس تک پہونچے تو سلام کرے جب اوٹھے تب سلام کرے کچھ پہلا سلام پچھلے سلام سے احق نہین ہے اخرجہ ابوداؤد والترمذی یعنی سلام آتے جاتے دونون وقت کرنا سنت ہے انس نے کہا حضرت نے فرمایا ہے ای بیٹے جب تو گھر مین جاے سلام کر تیرا سلام کرنا برکت ہے تجہپر اور تیرے گھر والون پر اخرجہ الترمذی حدیث ابن عمر مین حکم سلام کرنیکا آشنا و بیگانہ پر آیا ہے اخرجہ ابوداؤد والبخاری فی کتاب الایمان انس کہتے ہین حضرت کا گذر بچون پر ہوتا اونپر سلام کرتے اخرجہ الخمسۃ الا النسائی اسماء بنت یزید کہتی ہین حضرت ہمپر گزرے نساء مین ہمپر سلام کیا اخرجہ ابوداؤد والترمذی ترمذی کا لفظ یہہ ہے کہ ہاتھ جھکایا سلام کو اس باب مین بہت سی احادیث آئی ہین اونمین آداب و احکام سلام مذکور ہین وہ سارے امور اعمال صالحہ مین معدود ہین۔

باب مصافحہ کا

ہاتھ ملانا وقت ملاقات کے مسلمان سے عمل صالح ہے قتادہ نے انس سے کہا کیا اصحاب حضرت مین دستور مصافحہ کا تہا کہا ہان اخرجہ البخاری والترمذی براء کا لفظ مرفوع یہہ ہے نہین ہین دو مسلمان کہ باہم ملاقات کرین پہر مصافحہ کرین لیکن بخشدیا جاتا ہے اونکو قبل اسکے کہ دونون جدا ہون اخرجہ ابوداؤد والترمذی دوسرا لفظ ترمذی کا ابن مسعود سے یہہ ہے تمام تحیت پکڑنا ہاتھ کا ہے یہہ حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ مصافحہ ایک ہاتھ سے ہوتا ہے نہ دو ہاتھ سے دو ہاتھ سے مصافحہ کرنیکی تصریح کسی حدیث مین نہین آئی ہے عطا خراسانی کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ تم مصافحہ کیا کرو کینہ دور ہوگا تحفہ بہیجو محبت ہوگی دشمنی جاتی رہیگی اخرجہ مالک۔

باب اعطاس وتثاوب کا

چھینک کا جواب دینا عمل صالح ہے مسلم مین ابو موسی سے مرفوعاً آیا ہے تم مین جب کسی کو چھینک آوے اور الحمد للہ کہے تو اوسکو جواب دو یعنی یرحمک اللہ کہو ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت کو جب چھینک آتی ہاتھہ یا کپڑے سے منہ چھپا لیتے آواز پست کرتے اخرجہ ابو داؤد والترمذی۔

باب اعیادت بیمار کا

مریض کی عیادت کرنا عمل صالح ہے علی مرتضے نے مرفوعاً کہا ہے نہین ہے کوئی شخص کہ عیادت کرے کسی بیمار کی شام کو لیکن نکلتے ہین ساتھہ اوسکے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہین واسطے اوسکے صبح تک اور ہوتا ہے اوس شخص کے لئے ایک باغ جنت مین اور جو کوئی آتا ہے پاس بیمار کے صبح کو تو نکلتے ہین ساتھہ اوسکے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہین واسطے اوسکے شام تک اور ہوتا ہے اوسکے لئے ایک باغ بہشت مین اخرجہ ابو داؤد والترمذی ثوبان کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے عیادت کی بیمار کی وہ باغ جنت مین ہے یہانتک کہ پھرے اخرجہ مسلم والترمذی انس کا لفظ یہہ ہے جسنے اچھی طرح وضو کیا پھر برادر مسلمان کی عیادت کی بامید اجر وہ دور ہوتا ہے آگ سے ستر سال راہ اخرجہ ابو داؤد ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے جسنے عیادت کی بیمار کی یا زیارت کی اپنے بھائی کی اللہ کی راہ مین پکارتا ہے اوسکو ایک پکارنے والا کہ تو اچھا اور تیرا چلنا اچھا تو نے لیا گھر جنت مین اخرجہ الترمذی زید بن ارقم نے کہا میری آنکھہ مین درد تھا حضرت نے میری عیادت کی ابو سعید کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے جب جاؤ تم پاس بیمار کے تو اوسکی موت مین دیر بتاؤ کہ اس سے اوسکا جی خوش ہوتا ہے اخرجہ الترمذی ابن عباس کا لفظ یہہ ہے کہ تخفیف جلوس وقلت صخب کی عیادت کے وقت مین سنت ہے اخرجہ رزین +

باب ۱۱۰ رکوب وارتداف کا

سوار ہونا جانور پر اور ردیف کرنا کسی کا اوسپر عمل صالح فعل مسنون ہے ابن عباس کہتے ہین جب
حضرت مکہ مین آئے لڑکے بنی عبدالمطلب کے استقبال کو نکلے ایک کو اپنے سامنے دوسرے کو پیچھے
اپنے سوار کر لیا اخرجہ البخاری والنسائی معاذ نے کہا مین ردیف تہا رسول خدا صلعم کا حمار
پر جسکو عفیر کہتے تہے اخرجہ ابوداؤد بریدہ نے کہا ایک آدمی آیا اوسکے ساتھ ایک حمار تہا اوسنے
کہا سوار ہو ای رسول خدا اور وہ پیچھے ہٹا حضرت نے اوس سے فرمایا کہ صدر دابہ کا تو زیادہ مستحق
ہے مگر یہ کہ تو مجھکو یہ حق دیدے اوسنے کہا مینے دیا حضرت سوار ہوئے اخرجہ ابوداؤد
والترمذی اس سے معلوم ہوا کہ رکوب حمار وارتداف راحلہ مسنون ہے آب بہی جو لوگ حج کو
جاتے ہین اونکی سواری غالباً حمار ہوتی ہے اگلے انبیا بہی حمار پر سوار ہوا کرتے تہے سیدنا عیسی علیہ السلام

باب ۱۱۱ حفظ جار کا

ہمسایہ کا حفظ رکھنا عمل صالح ہے عائشہ کہتی ہین حضرت نے فرمایا ہمیشہ جبریل علیہ السلام مجھکو وصیت
ہمسایہ کی کرتے رہتے ہین یہانتک کہ مینے گمان کیا کہ وہ اوسکو وارث بناوینگے اخرجہ الخمسۃ الا
النسائی ابن عمر کے لئے ایک بکری ذبح کی تہی گہر والون سے کہا تمنے ہمارے یہودی ہمسایہ کو بہی
حصہ بہیجا کہا نہین کہا اوسکو بہیجدو پہر کہا مینے حضرت کو سُنا ہے فرماتے تہے ما زال جبریل یوصینی
بالجار الخ۔ اخرجہ ابوداؤد والترمذی معلوم ہوا کہ جوار کے لئے اسلام شرط نہین ہے ہمسایہ
غیر مسلمان کے ساتھ بہی راہ ورسم احسان کی رکہے ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے داخل نہوگا جنت مین وہ
شخص کہ امن مین نہین ہے ہمسایہ اوسکا اوسکے بوائق یعنی غوائل و شرور سے اخرجہ الشیخان
واللفظ لمسلم عائشہ نے کہا میرے دو ہمسایہ ہین مین کسکو ہدیہ بہیجون فرمایا جسکا دروازہ تجہسے
قریب ہو اخرجہ البخاری وابوداؤد حقوق جوار مین بہت احادیث آئی ہین یہ سارے حقوق

داخل اعمال صالحہ ہین بلکہ انکے ترک پر وعیدات شدیدات وارد ہین ٥

نشاید از ولفع خود واگرفت		بامید ما کلبہ اینجا گرفت ٭

باب ۱۱۲ ستر عورت کا

کسیکا عیب چھپانا عمل صالح ہے عقبہ بن عامر مرفوعًا کہتے ہین جسنے دیکھا کوئی عیب پہر پوشیدہ رکہا اوسکو یعنی رسوا نکیا تو وہ مثل اوس شخص کے ہے جسنے کسی زندہ درگور کو جلایا اخرجہ ابوداؤد ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے نہین چھپاتا کوئی بندہ عیب کسی بندہ کا دنیا مین لیکن چھپاتا ہے اللہ عیب اوسکا دن قیامت کو اخرجہ مسلم خدائی بیند و می پوشد ہمسایہ نا بیند و میخروشد

باب ۱۱۳ صلح کا

اس عمل صالح کا ذکر حدیث ابی الدرداء مین مرفوعًا اس لفظ سے آیا ہے کیا خبر نہ دون مین تمکو اوس عمل کی جو افضل تر ہے درجہ صیام و صلوۃ و صدقہ سے کہا ہان فرمایا اصلاح ذات البین کیونکہ فساد ذات البین کا حالقہ ہے اخرجہ ابوداؤد والترمذی و صححہ ترمذی نے اتنا اور زیادہ کیا ہے مین نہین کہتا کہ حلق موے سر کرتا ہے لیکن حلق دین کرتا ہے ٭

باب ۱۱۴ تواضع کا

یہہ عمل صالح فعل حضرت سے ثابت ہے انس کہتے ہین ایک عورت کی عقل مین کچہ خلل تہا اوسنے کہا ای رسول خدا مجکو تمسے کچہ کام ہے فرمایا ای ام فلان کی تو جس گلی کو نچہ مین کہے مین تیرا کام کردون پہر بعض طریق مین جاکر اوسکا کام کردیا اخرجہ مسلم وابوداؤد دیکہو کمال خلق ہے رسالت مآب کا کہ زن دیوانہ کی بہی دلشکنی نفرمائی ٭

باب ۱۱۵ حفظ سلاح کا

ہتھیار کو مسلمانون سے الگ رکھنا عمل صالح ہے حدیث ابو موسیٰ مین مرفوعًا آیا ہے جب گزرے کوئی تم مین کا کسی مجلس یا بازار مین تو تھام لے تیر اپنے اوسکی نوک کسی مسلمان کو نہ چبھے اخرجه الشیخان وابوداؤد جابر کا لفظ یہ ہے کہ منع فرمایا ہے رسول خدا صلعم نے ننگی تلوار لئے پھرنے سے اخرجه ابوداؤد والترمذی مطلب یہ ہے کہ لوگون کے بیچ مین تلوار ننگی نکرے نہ آپ نہ دوسرے کو دے ملوک ورؤسا کی اردلی مین رسالہ سوار دن کا ننگی تلوارین لئے چلتا ہے اس حدیث سے منکر ہونا اور حرام ہونا اس کام کا ثابت ہوا واللہ اعلم +

باب ۱۱۶ مہر کا

مہر کا زوجہ کو دینا عمل صالح ہے حدیث عقبہ بن عامر مین مرفوعًا آیا ہے احق بوفا شروط مین وہ شرط ہے جس سے تمنے فروج کو حلال کیا ہے اخرجه الخمسة یہ دین سب دینون پر مقدم ہوتا ہے جس عورت کا مہر مسمی نہین ہے اوسکے لئے مہر مثل تجویز کیا جاتا ہے مہر مین خفت کرنا ایک دوسرا عمل صالح ہے ازواج مطہرات کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ سے زیادہ نہ تھا اخرجه مسلم وابوداؤد والنسائی عن عائشة ایک ام حبیبہ کا مہر نجاشی نے چار ہزار درہم اپنی طرف سے مقرر کر دیا تھا اخرجه ابوداؤد والنسائی اقل مہر یہ ہے کہ بی بی کو قران یا بعض قران پڑہا دی نعلین پر بھی نکاح کرنا درست ہے بلکہ ایک خاتم آہن پر بلکہ ذرے اسلام پر ام سلیم ابو طلحہ سے پہلے مسلمان ہو گئی تھین پھر وہ بھی اسلام لائین یہی اسلام لانا اون دونون کا مہر ٹھیرا +

باب ۱۱۷ شکار کھیلنے کا

شکار کھیلنا مطابق احکام شرع کے عمل صالح ہے لیکن بیشتر اضاعت وقت اوسمین بہتر نہین ہے

شکار خواہ صحرا کا ہو یا دریا کا دونون جائز ہین اور شکار سگ معلم کا جسپر نام اللہ کا لیا گیا ہے حلال ہے
احکام صید بر و بحر کے کتب فقہ سنت مین لکھے ہین یہہ جگہہ اونکے ذکر کی نہین ہے ؛

باب ۱۸ مہمانی کا

مہمان کی ضیافت کرنا عمل صالح ہے حدیث ابی کریمہ مین مرفوعًا آیا ہے رات مہمان کی حق ہے ہر مسلمان
پر جس شخص نے صبح کی اوسکے صحن مین وہ اوسپر قرض ہے چاہے دے یا نہ دے اخرجہ ابو داؤد
دوسرا لفظ یہہ ہے جس آدمی نے ضیافت کی کسی قوم کی پہر صبح کی مہمان نے محروم ہوکر تو نصرت کرنا
اوسکی حق ہے ہر مسلمان پر یہانتک کہ لے یوے مہمانی رات کی اوسکی کہیتی و مال سے ابو ہریرہ کا
لفظ مرفوعًا یہہ ہے کہ مہمانی تین دن ہے ماسوا اوسکے صدقہ ہے اخرجہ ابو داؤد ابو شریح عدوی
کا لفظ مرفوع یہہ ہے جو کوئی ایمان رکہتا ہو اللہ اور دن آخرت پر وہ اکرام کرے اپنے مہمان کا یعنی
جائزہ دے اوسکو پوچھا جائزہ کیا ہے فرمایا ایک دن رات کا کہانا ضیافت تین دن تک ہوتی
ہے ماورا اوسکے صدقہ ہے اور حلال نہین ہے مہمان کو کہ ٹہیرے پاس میزبان کے یہانتک کہ
گنہگار کرے اوسکو کہا کیونکر گنہگار کرے گا اوسکو فرمایا اوسکے پاس ٹہیرا رہے اور نہو کوئی شے
جس سے وہ اوسکی مہمانی کرے اخرجہ الستۃ الا النسائی مراد جائزہ سے عطیہ ہے امام مالک نے
کہا ہے اکرام اتحاف حفظ کرے مہمان کا ایک دن رات اور ضیافت کرے تین دن ؛

باب ۱۹ طہارت کا

وضو کرنا نہانا جنابت وحیض و نفاس سے عمل صالح ہے اس بارہ مین احادیث کثیرہ علیحدہ علیحدہ
آئی ہین کتب فروع ان امور پر مشتمل ہین جس نجاست سے جو طریقہ طہارت کا سنت مطہرہ
مین وارد ہوا ہے اوسکی طہارت اوسیطرح چاہیے حدیث لبابہ بنت حارث مین آیا ہے کہ حسین
بن علی نے حضرت کی گود مین موت دیا تہا لبابہ نے کہا تہبند مجہکو دیجیے کہ مین دہو ڈالون

فرمایا غسل بول انثی سے ہوتا ہے اور بول ذکر سے پانی چھڑکنا کافی ہے اخرجہ ابوداؤد ایک
اعرابی نے حضرت کی مسجد مین پیشاب کر دیا تھا اوسپر فقط ایک دلو آب بہا دیا اخرجہ الشیخان
والنسائی وعلی ہذا القیاس ف جو آداب واحکام استنجا کرنیکے بول وغائط ومنی ومذی وغیرہ
نجاسات سے احادیث صحیحہ مین آئے ہین وہ سب داخل ہین اعمال صالحہ مین بیان کرنا اونکا
وظیفہ اہل فقہ سنت کا ہے اسجگہ حاجت اونکے ذکر کرنیکی نہین ہے*

باب ۱۲۰ وضو کا

وضو کرنا عمل صالح ہے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے کیا نہ بتاؤن مین تمکو دو چیز کہ محو کردے
اللہ بسبب اوسکی خطایا کو اور بلند کرے درجات کو کہا ہان ای رسول خدا فرمایا پورا وضو کرنا
مکارہ پر اور بہت سا چلنا طرف مساجد کے اور انتظار کرنا نماز کا بعد نماز کے یہی ہے تمہارے رباط
اس کلمہ کو تین بار فرمایا اخرجہ مسلم ومالک والترمذی والنسائی اس حدیث مین علاوہ
وضو کے دو اور عمل صالح کا بھی ذکر کیا ہے عقبہ بن عامر کا لفظ یہ ہے نہین ہے کوئی مسلمان کہ اچھی
طرح وضو کرکے دو رکعت نماز پڑہے دل سے اوسپر متوجہ ہو لیکن واجب ہو جاتی ہے اوسکے لئے
جنت عقبہ کہتے ہین مینے کہا ما اجود ہذا ایک قائل نے کہا التی قبلہا اجود مینے دیکھا تو عمر بن
خطاب تہے اونہون نے کہا تو ابھی آیا ہے حضرت نے فرمایا تھا نہین ہے تم مین کوئی جو تا نہ وضو
اچھی طرح پورا پورا کرے پھر کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان
محمدًا عبدہ ورسولہ لیکن کہولدئے جاتے ہین اوسکے لئے آٹھون دروازے جنت کے جس
دروازے سے چاہے بہشت مین جائے اخرجہ الخمسۃ الا البخاری وہذا لفظ مسلم
ابوداؤد کا لفظ یہ ہے کہ اچھی طرح کرے وضو ترمذی کا لفظ یہ ہے بعد لفظ رسولہ کے اللہم اجعلنی
من التوابین واجعلنی من المتطہرین ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے جب وضو کیا بندہ مسلم نے
یا مومن نے پھر دہویا منہ اپنا نکل گئی اوسکے منہ سے ہر خطا جسکی طرف اپنی آنکھ سے دیکھا تھا ہمراہ پانی کے

یا ہمراہ آخر قطرہ آب کے اور جب دہویا دونون ہاتہونکو نکلگئی اوسکے ہاتہون سے ہر خطا جسکو ہاتہہ سے پکڑا تہا ساتہہ پانی کے یا آخر قطرہ آب کے اور جب دہویا دونون پاؤنکو نکلگئی ہر خطا جسکی طرف پاؤن چلے تہے ہمراہ پانی کے یا آخر قطرۂ آب سے یہانتک کہ نکلتا ہے پاک ہوکر گناہون سے اخرجہ مسلم وھذا لفظہ ومالك والترمذی معلوم ہوا کہ وضو ماحی خطایاے صغار ہے ولله الحمد یہ مضمون کئی حدیثون مین آیا ہے ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین جسنے وضو کیا طہر پر لکہتا ہے الله واسطے اوسکے دس نیکیان اخرجہ الترمذی معلوم ہوا کہ وضو پر وضو کرنا عمدہ عمل صالح ہے اور ہر وقت باوضو رہنا اور بہی فاضل تر ہے ابو سعید نے مرفوعاً کہا ہے جسنے وضو کرکے یون کہا سبحانك اللهم وبحمدك استغفرك واتوب الیك لکہا جاتا ہے یہہ کلمہ ایک پرچہ کاغذ پر پہر اوسپر مُہر لگائی جاتی ہے پہر رکہا جاتا ہے نیچے عرش کے پہر وہ مہر نہین توڑی جاتی دن قیامت تک اخرجہ رزین **ف** صفت سنن وضو مین جو احادیث آئی ہین وہ سب امور اعمال صالحہ مین داخل ہین ربیع نے سنن وضو کو عدد ذکر کیے ہین سواک غسل یدین استنثار استنشاق مضمضہ تخلیل لحیہ واصابع مسح اذنین اسباغ وضو جیسے غرہ وتحجیل مقدار آب مزول دعا و تسمیہ اور اگر مضمضہ واستنشاق وغیرہ کو علیحدہ شمار کیا جاے تو بارہ اشیاء ہوتی ہین اور مسح سر ایک سنت جداگانہ ہے اسیطرح غسل رجلین یہہ سب چودہ امور ہوئے ہر ایک شئے مین انہین سے احادیث متعددہ وارد ہوئی ہین -

باب ۱۲۱ مسح علی الخفین کا

موزہ پر مسح کرنا عمل صالح ہے یہہ عمل فعل نبوت سے ثابت ہے مسلم کا لفظ مرفوع یہہ ہے مسح کیا حضرت نے خفین اور مقدم سر اور عمامہ پر علی مرتضی نے کہا ہے مقرر کیا حضرت نے مسح واسطے مسافر کے تین رات دن اور واسطے مقیم کے ایک رات دن اخرجہ مسلم والنسائی یہہ تعداد اور حدیثون مین بہی آئی ہے چونکہ اکثر اہل بدعت اس سنت کے منکر ہین اسلئے اہل علم نے نظر بر اہتمام اس مسئلہ کو کتب عقائد مین لکہا ہے +

باب ۱۲۲ تیمم کا

اسکا عمل صالح ہونا ظاہر ہے کیونکہ بدل ہے وضو کا ثبوت اس حکم کا قرآن وحدیث دونوں سے ہے حضرت نے اور اصحاب حضرت نے تیمم کیا ہے ما ھذا باوّل برکتکم یا آل ابی بکر تشریع اس عمل کی برکت آل ابی بکر رضی اللہ عنہ سے ہوئی ہے +

باب ۱۲۳ غسل جنابت کا

احتلام یا جماع سے غسل کرنا عمل صالح ہے احادیث اس باب کی صحاح وسنن مین موجود ہین اونمین صفت بھی اس غسل کی مذکور ہے +

باب ۱۲۴ غسل حائض ونفساء کا

حیض و نفاس سے پاک ہوکر غسل کرنا عمل صالح ہے حکم اس غسل کا احادیث صحیحہ مین آیا ہے

باب ۱۲۵ غسل جمعہ وعیدین کا

یہ غسل عمل صالح ہے لکن نزدیک محققین اہل علم کے غسل جمعہ کا واجب ہے اور غسل عیدین کا سنت ہے اسلئے کہ حدیث ابوسعید خدری مین مرفوعًا آیا ہے غسل جمعہ کا واجب ہے ہر محتلم پر الحدیث اخرجہ الستۃ الا الترمذی ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے غسل جمعہ کا واجب ہے ہر محتلم یعنی عاقل بالغ پر مثل غسل جنابت کے اخرجہ مالک یہ غسل واسطے دن جمعہ کے ہوتا ہے نہ واسطے نماز جمعہ کے۔

باب ۱۲۶ غسل میت کا اور غسل غاسل میت کا

یہ غسل عمل صالح ہے ہر میت کو مرد ہو یا عورت بعد موت کے نہلانا چاہیے اور جو شخص اوسکو نہلاوے

وہ خود بھی بعد فراغ کے نہا دے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے من غسل المیت فلیغتسل اخرجہ ابو داؤد والترمذی وزاد ومن حملہ فلیتوضأ **ف** اسماء بنت عمیس نے ابو بکر صدیق کو اور علی مرتضی نے فاطمہ علیہما السلام کو نہلایا تھا معلوم ہوا کہ اولی یہی ہے کہ بی بی میان کو اور میان بی بی کو نہلائے۔

باب ۱۲۷ غسل اسلام کا

جو شخص اسلام لائے اوسکو چاہیے کہ غسل کرے یہہ عمل صالح حدیث قیس بن عاصم سے ثابت ہوا کہ وہ پاس حضرت کے بارادۂ اسلام آئے تھے حضرت نے اونکو حکم دیا کہ پانی اور بیری کے پتون سے نہا آؤ اخرجہ اصحاب السنن کلیب نے حضرت کے پاس آکر کہا مین اسلام لایا ہون فرمایا گرا اپنے سر سے موے کفر کو یعنی سر منڈا ڈال ایک دوسرے شخص کو علاوہ القاء شعر کفر کے حکم اختتان کا بھی دیا تھا اخرجہ ابو داؤد +

باب ۱۲۸ اکل کا

آداب اکل کے جو احادیث مین آئے ہین وہ سب اعمال صالحہ ہین جیسے ہاتھ دہونا قبل و بعد طعام کے بسم اللہ کرنا وقت اکل کے تہیئت اکل کا حفظ رکھنا بعد تناول کے کلی کرنا پیٹ سے زیادہ نکھانا سامنے سے کہانا بعد فراغ کے الحمد للہ کہنا۔ ان سب امور مین احادیث متعددہ آئی ہین **ف** طعام دعوت کا کہانا طعام ولیمہ کا کہلانا اجابت ولیمہ کرنا عقیقہ کرنا عمل صالح ہی۔

باب ۱۲۹ طب کا

تداوی کرنا جائز اور عمل صالح ہے حدیث ابو الدرداء مین مرفوعًا آیا ہے کہ اللہ نے داء و دواء نازل کی ہے ہر داء کے لئے ایک دوا رکہی ہے سو تم دوا کرو مگر حرام سے تداوی نکرو اخرجہ

ابو داؤد والبخاری جابر کا لفظ مرفوع یہہ ہے ہر بیماری کیواسطے ایک درمان ہے جب دوا اوس داء کو پہونچتی ہے تو اللہ کے حکم سے صحت ہو جاتی ہے اخرجہ مسلم بخاری کا لفظ ابو ہریرہ سے مرفوعًا یون ہے نہین اوتاری اللہ نے کوئی بیماری لیکن اوتاری ہے اوسکے لیے دوا ترمذی نے اتنا اور زیادہ کیا ہے مگر ایک بیماری پوچھا وہ کیا ہے کہا بڑہاپا ع پیری و صد عیب چنین گفتہ اند احادیث بیان مین طب نبوی کے بہت آئی ہین —

باب ۱۳۰ رقی و تمائم کا

جو رقیہ قرآن یا حدیث مین آیا ہے جیسے قراءت معوذتین وغیرہا اوسکا کرنا جائز ہے یہہ تعویذ گنڈے اعمال جو ہندسہ یا حروف یا الفاظ نامعلوم المعنی مین لکھے جاتے ہین اور غیر زبان عربی مین ہوتے ہین انمین اکثر آمیزش شرک و کفر کی ہوتی ہے یہہ ایک قسم جادو کی ہے اس مسئلہ کی تحقیقات رسالہ دعایۃ الایمان الی توحید الرحمن مین بخوبی لکھی گئی ہے احادیث جواز رقی و افضلیت عدم رقی کی تیسیر الوصول وغیرہ کتب سنت مین لکھے ہوئے ہین حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے حضرت کو رقیہ کیا تہا اس لفظ سے بسم اللہ ارقیک من کل داء یوذیک و من شر کل نفس او عین حاسد اللہ یشفیک بسم اللہ ارقیک اخرجہ مسلم والترمذی ستر ہزار آدمی اس امت کے جو بہشت مین بلاحساب جاوینگے اونکی صفت مین ایک یہہ ذکر بہی آیا ہے کہ وہ رقیہ نہین کرتے اور نہ رقیہ کراتے ہین اخرجہ مسلم عن عمران —

باب ۱۳۱ طاعون و وبا کا

جس جگہہ وبا ہو وہان سے نہ بہاگنا عمل صالح ہے حدیث عائشہ مین مرفوعًا آیا ہے نہین ہے کوئی بندہ کہ ہو ایسے شہر مین جہان طاعون ہے پھر وہ اوسجگہہ ٹہیرا رہے وہان سے باہر نہ نکلے صابر و محتسب ہو کر وہ جانتا ہے کہ نہین پہونچیگی اوسکو کوئی مصیبت مگر وہی جو لکہی ہے اللہ نے مگر ہوگا اوسکے لیے

اجر برابر شہید کے اخرجہ البخاری۔

باب ۱۳۲ فال لینے کا

فال حسن یعنی عمل صالح ہے جسطرح کہ فال بد لینا شرک ہے انس کہتے ہین حضرت کو یہہ بات خوش آتی
تہی کہ کسی کام کے لئے باہر نکلین اور یا راشد یا نجیح سنائی دی اخرجہ الترمذی بریدہ کا لفظ یہہ ہے
کہ جب کسی عامل کو بہیجتے اوسکا نام پوچہتے اگر پسند آتا خوش ہوتے چہرہ مبارک پر بشاشت نظر آتی۔
جب کسی بستی مین داخل ہوتے نام پوچہتے اگر پسند آتا خوش ہوتے الحدیث اخرجہ ابوداؤد حدیث عروہ
بن عامر مین واسطے رفع بدفالی کے یہہ دعا آئی ہے اللہم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یدفع السیئات
الا انت ولا حول ولا قوۃ الا بک اخرجہ ابوداؤد۔

باب ۱۳۳ علم کا

تعلم وتعلیم علم افضل اعمال صالحہ وافعال حسنہ وخصال محمودہ ہے اللہ پاک نے قرآن مین فرمایا ہے
ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون یعنی علماء وجہلاء برابر نہین ہوتے ہین حدیث
ابو امامہ مین آیا ہے کہ حضرت کے سامنے ذکر دو مرد کا ہوا عابد وعالم فرمایا فضل عالم کا عابد پر مثل میرے
فضل کے ہے تمہارے ادنی پر اخرجہ الترمذی وصححہ دوسرا لفظ یہہ ہے اللہ اور اوسکے فرشتے
اور سارے آسمان وزمین والے یہانتک کہ چونٹی اپنے بل مین اور مچھلی دریا مین درود بہیجتی ہین ان
لوگون پر جو لوگون کو خیر سکہاتے ہین مراد خیر سے قرآن وحدیث ہے بدلیل حدیث خیر الحدیث کتاب
اللہ وخیر الھدی ھدی محمد صلعم ابن عباس کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ ایک فقیہ سخت تر ہے شیطان
پر ہزار عابد سے اخرجہ الترمذی مراد فقہ سے اسکجہہ علم قرآن وحدیث وفہم ان دونون کا ہے
بس بس بس **ف** حدیث ابو الدرداء مین مرفوعاً آیا ہے جو شخص چلا ایسی راہ مین کہ طلب کرتا ہے علم
بیچلیگا اللہ اوسکو رستہ جنت کا بیشک فرشتے بچہاتے ہین پر اپنے واسطے طالب علم کے رضامندی سے

اور استغفار کرتے ہین واسطے عالم کے وہ لوگ جو آسمان اور زمین مین ہین اور مچھلیان اندر پانی کے
فضل عالم کا عابد پر جیسے فضل ماہ نیم ماہ کا سائر کواکب پر علما وارث ہین انبیاء کے انبیاء نے وارث نہین
کیا کسی کو درہم و دینار کا لکن وارث کیا علم کا سو جسنے لیا اوس علم کو اوسنے لیا بہرہ وافر اخرجہ
ابو داؤد وھذا لفظہ والترمذی **ف** حث علم پر بہت احادیث آئی ہین معاویہ کا لفظ
مرفوع یہہ ہے جسکے ساتھہ اللہ ارادہ نیکی کا کرتا ہے اوسکو دین کی سمجھہ دیتا ہے اخرجہ الشیخان
واخرجہ الترمذی عن ابن عباس انس کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے جو شخص نکلا طلب علم مین وہ اللہ
کی راہ مین ہے یہانتک کہ پہرے اخرجہ الترمذی دوسرا لفظ سنجرہ سے مرفوعًا یون ہے جسنے
طلب کیا علم کو یہہ کفارہ ہے گناہان گذشتہ کا عقبہ بن عامر کا لفظ مرفوع یہہ ہے تم سیکھو علم قبل
ظانین کے اخرجہ رزین وعلقہ البخاری مراد ظانین سے وہ لوگ ہین جو کلام کرتے ہین گمان و
قیاس سے ابو سعید مرفوعًا کہتے ہین ہیٹ نہین بہرتا مومن کا خیر سے جسکو سنتا ہے یہانتک کہ ہوتا ہے
منتہی اوسکا جنت اخرجہ الترمذی یعنی مرتے دم تک طلب و شغل علم مین رہتا ہے مراد خیر سے
اسجگہہ علم ہے ابو ہریرہ نے مرفوعًا کہا ہے کلمہ حکمت ضالہ مومن ہے جہان کہین اوسکو پائے اوسکا
مستحق ہے اخرجہ الترمذی حکمت سے مراد سنت مطہرہ ہے ابن عمرو کا لفظ مرفوع یہہ ہے
علم تین ہین جو سوا اوسکے ہے وہ فضل ہے آیت محکمہ سنت قائمہ فریضہ عادلہ اخرجہ ابو داؤد
دربع نے کہا آیت محکمہ وہ ہے جسمین کچھہ اشتباہ واختلاف نہین ہے اور نہ منسوخ ہے سنت قائمہ
وہ ہے جو دائم ومستمر ومتصل العمل ہو ترک نکیجاوے فریضہ عادلہ وہ ہے جسکے حکم مین نہ جور ہو نہ
حیف انتہی ظاہر یہہ ہے کہ مراد آیت محکمہ سے سارا قران ہے باستثنای منسوخ سو پانچ آیتون سے
زیادہ مین نسخ نہین ہے مراد سنت قائمہ سے ساری سنن ثابتہ ہین الا منسوخ سو وہ دس حدیثون
سے زیادہ نہین ہین جسطرح کہ تفصیل اس اجمال کی رسالہ افادۃ الشیوخ مین لکہی ہے
وللہ الحمد مراد فریضہ عادلہ سے تقسیم مواریث وحصص وسہام ہے جسمین کسیطرحکا ضرر واضرار نہو
واللہ اعلم سو جسقدر فرایض کتاب وسنت سے لفظًا ثابت ہوئے ہین وہ رسالہ فتح المغیث و

وار و ضغائن نادیہ مین بھی فراہم ہین اونکے سوا جو صورتین ہین وہ محول ہین اجتہاد مجتہد وقت پر۔

ف آداب علم و تعلم و روایت و نقل حدیث و کتابت حدیث کی احادیث صحیحہ مین آئی ہین رعایت اون سب کی داخل عمل صالح ہے ٭

باب ۱۳۴ عتق کا

آزاد کرنا غلام و کنیز کا عمدہ عمل صالح ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے جس شخص نے آزاد کیا کسی مرد مسلمان کو رہا کرتا ہے اللہ عوض ہر عضو کے اوس سے ایک عضو آگ دوزخ سے یہانتک کہ شرمگاہ کو عوض شرمگاہ کے اخرجہ الشیخان والترمذی و انکا لفظ یہ ہے آئے ہم پاس حضرت کے بمقدمہ ایک یار اپنے کے جو مستوجب نار ہو گیا تہا قتل سے فرمایا آزاد کرو طرف سے اوسکے آزاد کریگا اللہ عوض ہر عضو کے اوس سے ایک عضو کو آگ دوزخ سے اخرجہ ابو داؤد **ف** خادم سے بخوش خلقی پیش آنا اوسکے قصور سے درگزر کرجانا عمل صالح ہے حدیث رافع بن مکیث مین آیا ہے حضرت نے فرمایا حسن ملکہ نماء ہے حدیث ابن عمر مین ہر دن ستر بار عفو کرنا خادم سے آیا ہے اخرجہ ابو داؤد والترمذی حدیث ابو ذر مین فرمایا ہے کہ خادم کو مثل اپنے طعام و لباس دے طاقت سے زیادہ کام نہ لے اخرجہ الخمسۃ الا النسائی۔

باب ۱۳۵ تدبیر و کتابت کا

غلام کو مدبر و مکاتب کرنا اعمال صالحہ مین سے ہے جابر کہتے ہین ایک شخص نے ایک غلام کو مدبر کیا تھا یعنی یہ کہا تھا کہ بعد اوسکی موت کے وہ آزاد ہے وہ شخص محتاج ہو گیا حضرت نے اوسکا نیلام کیا الحدیث اخرجہ الخمسۃ مکاتب وہ ہے جسکو یہ لکھ دیا ہے کہ اتنا مال کما کر جب تو ادا کر دیگا۔ تو اوس وقت آزاد ہو جائیگا سو جب تک ایک درہم بھی اوسپر باقی ہے وہ غلام بنا رہیگا ٭

۱۳۶ باب فضائل کا

ذکر فضائل انبیاء و اصحاب نبوت و اہلبیت رسالت و صلحاء و اولیاء امت کا داخل اعمال صالحہ ہے کتاب تیسیر الوصول وغیرہ کتب سنت مطہرہ مین ذکر فضائل ایک جماعت انبیاء وغیرہم کا آیا ہے جیسے ابراہیم و موسیٰ و یونس و داؤد و سلیمان و ایوب و عیسیٰ علیہم السلام وغیرہم کا خود قرآن شریف مین ذکر اتنا ہم پیغمبرون کا آیا ہے سب سے افضل ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین جنکے فضائل لاتعد ولاتحصے لکھے گئے ہین اس باب مین اہل علم نے کتب مستقلہ لکھی ہین جیسے شفاء قاضی عیاض مواہب لدنیہ مدارج النبوۃ خصائص کبریٰ بلکہ جیسا ضبط حالات و سیر خاتم الانبیاء کا وقوع مین آیا ہم ایسا کسی دوسرے پیغمبر کا اونکی امتون نے نہین کیا جس کسی کو مسلمان ہو کر حضرت کی محبت سارے جہان سے زیادہ دلمین نہین ہے وہ ہر خیر و برکت سے محروم ہے ؎

محمد عربی کابروی ہر دو سراست	کسی کہ خاک درش نیست خاک بر سر او

اور جسکے دلمین آپکی محبت والد و ولد و جان و مال و سارے لوگون سے زیادہ ہے وہی شخص مومن کامل مسلم صادق محسن مخلص ہے پس بس ؎

دلے کہ آئینہ مہر احمد عربی ست	درون خانہ چراغی و شیشہ حلبی ست

ف مناقب و فضائل صحابہ کبار و اہلبیت اطہار کے بھی تفصیلا و جملۃ بہت آئے ہین سب سے بہتر عشرہ مبشرہ ہین پھر اونمین سب سے افضل خلفاء اربعہ راشدین مہدیین ہین پھر اہل بدر وغیرہم درجہ بدرجہ ہمپر واجب ہے کہ ہم سارے صحابہ سے از اول تا آخر محبت خالصہ رکھین اونکو افضل و اکمل و اعدل و امثل امت اعتقاد کرین جو کوئی اونکی شان مین بے ادبی گستاخی کرتا ہے اوسپر خوف سوء خاتمہ کا ہے لاعن و طاعن اونکا مناک کفر مین پڑا ہے قال تعالیٰ لیغیظ بہم الکفار جو شیخین کا منکر ہے وہ رافضی ہے جو علی مرتضیٰ کو نہین مانتا وہ خارجی ناصبی ہے ؎

دل خراب من و محبت بوتراب درو +	خرابۂ ایست کہ مے تابد آفتاب درو

+

ف — مراد اہلبیت رسالت سے ازواج مطہرات اور ذریت طاہرہ وعترت طیبہ خاتم الانبیاء و سید الرسل صلعم ہے انکے فضائل مناقب اجمالاً وتفصیلاً کتب سنت مطہرہ مین آئے ہین انسے محبت رکھنے کا حکم صادر ہے حدیث ابن عباس مین مرفوعاً آیا ہے دوست رکھو اللہ کو اسلئے کہ تمکو نعمت دیتا ہے دوست رکھو مجکو واسطے حب خدا کے دوست رکھو میرے اہلبیت کو میری محبت سے

اخرجہ الترمذی ہ

وللناس فیما یعشقون مذاهب ۔۔۔ ومن مذهبی حب النبی وآله

سعد بن ابی وقاص کہتے ہین جب یہ آیت اوتری ندع ابناءنا وابناءکم الخ تو حضرت نے علی و فاطمہ و حسن و حسین کو بلایا اور فرمایا اللهم هؤلاء اهلی اخرجہ الترمذی ام سلمہ کا لفظ یہ ہے جب آیۂ تطہیر اوتری گھر مین علی و فاطمہ و حسنین تھے حضرت نے اونکو ایک کمل اوڑھا کر فرمایا اللهم ان هؤلاء اهل بیتی فاذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا الحدیث اخرجہ الترمذی حدیث زید بن ارقم مین آیا ہے خبردار رہو مین چھوڑتا ہون تم مین ثقلین کو ایک اونمین اللہ کی کتاب ہے اور دوسری عترت میرے اہلبیت میرے الحدیث اخرجہ مسلم بطوله حدیث ابو ہریرہ مین سلام پہونچایا جبرئیل علیہ السلام کا اللہ کی طرف سے اور بشارت دینا گھر کی جنت مین خدیجہ علیہا السلام کو آیا ہے اخرجہ الشیخان عائشہ سے پوچھا تھا حضرت کو کون بہت محبوب تھا کہا فاطمہ الحدیث اخرجہ الترمذی عائشہ کو جبرئیل نے سلام کیا اخرجہ الخمسة سودہ کا جب انتقال ہوا ابن عباس نے سجدہ کیا اور کہا حضرت نے فرمایا ہے جب تم کوئی نشانی دیکھو سجدہ کرو کون نشانی اس سے بڑی ہوگی کہ ازواج حضرت دنیا سے اوٹھ جاوین اخرجہ ابوداؤد والترمذی غرضکہ سارے ازواج مطہرات کا رتبہ عالی ہے سب کی قدر و منزلت کا خیال و لحاظ ہر مسلمان کو رکھنا چاہیئے

ف — حضرت کے صحابہ دو طرح پر تھے ایک مہاجرین دوسرے انصار انصار کے دو قبیلے تھے اوس و خزرج ان دونون کے فضائل جملةً وتفصیلاً حدیث مین آئے ہین ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین اگر انصار کسی وادی و شعب مین چلینگے تو مین بھی اونہین کے وادی و شعب

مین چلونگا اگر ہجرت نہوتی تو مین ایک آدمی انصار مین سے ہوتا اخرجہ البخاری ابو سعید
کا لفظ یہ ہے کہ میرے جامہ دان وجگر انصار ہین انکی مسی سے تم عفو کرو انکے محسن سے تم
قبول کرو اخرجہ الترمذی ربیع نے کہا مراد کرش وعیبہ سے اس حدیث مین موضع سر و
امانت ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے اللہ نے جہانکا اہل بدر پر پھر فرمایا تم جو چاہو
سو کرو مینے تمکو بخشدیا اخرجہ ابو داؤد وجابر مرفوعًا کہتے ہین داخل نہوگا آگ مین کوئی شخص
انمین سے جنھنے بیعت کی ہے نیچے درخت کے یہہ فضائل تو صحابہ کے تھے اس امت اسلامیہ
کے فضائل علیحدہ آئے ہین وہ شامل ہین سارے اہل اسلام کو قیامت تک لیکن جبکہ وہ داخل
زمرۂ مسلمین مین متحقق ہون نری کلمہ گوئی سے کوئی شخص مستحق اون فضائل کا نہین سمجھا جاتا
ہے کیونکہ بہت سے ایمان لانیوالے مشرک مبتدع ہوتے ہین تارک کتاب وسنت ہین فضل
فضل قریش و قبائل مخصوصہ عرب وفضل عرب وعجم وروم وفضل تابعین ونجاشی وغیرہم
مین احادیث جداگانہ آئی ہین بعض ازمنہ وامکنہ کی فضیلت بھی آئی ہے جیسے روز عرفہ
نصف شعبان یوم جمعہ ماہ محرم ساعت آخر شب ساعت روز جمعہ اور جیسے فضل مکہ وفضل
مدینہ وفضل مسجد قبا ووادی عقیق وذو الحلیفہ وحجاز وجزیرہ عرب ویمن وشام وبیت المقدس
ومسجد عشار وانہار مخصوصہ سو ان زمانون اور مکانون مین اعمال صالحہ کا کچھ اور ہی رنگ
قبول واجابت وفضیلت کا دکھلاتا ہے اگر موافق سنت صحیحہ خالصًا لوجہ اللہ ہمراہ نیت صادقہ کے وہ
اعمال وقوع مین آوین ان سبکے فضائل ترتیب وار ربیع نے تیسیر الوصول مین ذکر کیے ہین

باب ٣٣ فضائل اعمال واقوال متفرقہ کا

یہ سارے اقوال واعمال صالحہ حسنات فاضلہ ہین جیسے فضیلت نماز پنجگانہ کی اور جمعہ کی جمعہ تک
اور رمضان کی رمضان تک یا نماز صبح وعصر و نماز ضحے یعنی اشراق یا چاشت یا نماز عشا یا ظہر یا مغرب یا
نماز جماعت کی یا جانا اندھیری مین طرف مساجد کے یا فضیلت عیادت مریض کی با وضو ہو کر یا روزہ

کی یا صدقہ کی یا جہاد کی یا اقامت نماز و ایتاء زکوۃ و عدم اشراک کی یا صبر کرنے کی مصیبت پر یا
ذکر اللہ کی یا نقل اقدام کی طرف جماعات کے یا اسباغ وضو کی سبرات مین یا انتظار کرنا نماز کا بعد نماز کے یا دو چند
دہ چند ہفت صد چند ہونا حسنات کا یا اوراد صبح و شام و اذکار کا بعد صلوات کے یا ادعیۂ خاصہ
اور غیر موقتہ وغیرہ امور کا جنکی تفصیل کتب سنت و نزل الابرار وغیرہ مین مرقوم ہے حدیث انس مین مرفوعاً
آیا ہے نہین ہے کوئی مسلمان جو کوئی درخت لگاوے یا کشتکاری کرے جس سے پرندے اور
آدمی اور بہیمہ کہا وین لیکن اوسکے لئے صدقہ ہوتا ہے اخرجہ الشیخان والترمذی ۔

باب ۱۳۸ فضائل مرض و موت و نوائب کا

حدیث ابی ہریرہ و ابی سعید مین مرفوعاً آیا ہے نہین پہنچتا مومن کو کوئی وصب اور نہ نصب اور نہ غم اور
نہ حزن یہانتک کہ ہم جسکو وہ پاتا ہے لیکن کفارہ کرتا ہے اللہ سیئات اوسکے اخرجہ الشیخان والترمذی
نصب سے مراد وجع یعنی درد ہے وصب سے مراد مرض یعنی بیماری ہے غرضکہ ہر درد و دکھہ رنج و الم
و غم پر اجر ملتا ہے تپ کے حقمین حدیث ام سائب مین آیا ہے کہ وہ خطایای بنی آدم کو یون دور کرتی
ہے جیسے بھٹی میل کچیل آہن کو اخرجہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے حضرت نے ایک محموم یعنی تپ
زدہ کی عیادت کی فرمایا تجھکو بشارت ہو اللہ تعالی فرماتا ہے یہہ میری آگ ہے مسلط کرتا ہون مین
اوسکو اپنے بندے مومن پر تاکہ ہو حصہ اوسکا نار جہنم سے رواہ رزین انس کا لفظ مرفوع یہ ہے
جب ارادہ کرتا ہے اللہ بھلائی کا ساتھہ کسی بندے کے جلد کرتا ہے اوسکی عقوبت دنیا مین اور جب
ارادہ کرتا ہے شر کا ساتھہ کسی بندے کے تو رک جاتا ہے اوس سے یہانتک کہ پاوے اوسکو دن
قیامت کے اخرجہ الترمذی دوسرا لفظ یہ ہے کہ بڑی جزا ہمراہ بڑی بلا کی ہے اللہ جب کسی
قوم کو دوست رکھتا ہے تو اونکو مبتلا کرتا ہے جو راضی رہا اوسکے لئے رضا ہے اور جو ناخوش ہوا
اوسکے لئے ناخوشی ہے اخرجہ الترمذی جابر مرفوعاً کہتے ہین اہل عافیت دن قیامت کے
اسباب کو چاہینگے کہ کاش اونکی کہال دنیا مین قینچی سے کاٹی جاتی جب کہ ثواب اہل بلا کو دیا جاوےگا

اخرجہ الترمذی فضائل بلا و صبر بر بلا و موت اولاد و حب موت و لقاء خدا مین بہت سی احادیث صحیحہ آئی ہین رسالۂ اداءۃ السکر باقامۃ التعبیر والتفکر اسباب مین بے مثل و مثال ہے اوسکی طرف رجوع کرنیسے ایک لطف خاص حاصل ہوتا ہے۔

باب ۳۹ مواریث کا

میراث کا قسمت کرنا مطابق احکام کتاب و سنت کے اور ضرر نہ دینا کسی وارث کو وصیت مین عمدہ عمل صالح ہے احکام مواریث کا بیان کرنا وظیفہ اہل فرائض کا ہے اہل علم نے میراث جد و جدہ و بنات و اخوات و اخوہ و جنین و ولد ملاعنہ و معتدہ و کلالہ و ذوی الارحام و میراث دیت و میراث صدقہ و جماعۂ وارث و میراث ولاء و میراث عصبہ کو جدا جدا احادیث صحیحہ سے ذکر کیا ہے حضرت صلعم کی میراث و ترکہ کو بیان کیا ہے کہ کیا چھوڑا کیا نہین چھوڑا۔

باب ۴۰ فتن کا

فتن مین صبر کرنا بصورت ابتلا کے اور بچنا شرکت و نصرت فتن سے ایک عمدہ عمل صالح ہے جتنے فتنے قیامت تک ہونے والے ہین حضرت نے سبکا ذکر نام بنام یا باجمال کر دیا ہے فتن مساۃ و غیر مساۃ کتب سنت مطہرہ مین مضبوط ہین جو فتنہ جس صدی مین ہوا اور ہوگا جب تک ساعت قائم ہو ہر ایک کا پتا و نشان حدیث رسالت سے بخوبی ملتا ہے بلکہ جس جگہ سے جو فتنہ برپا ہوگا اور جس شخص سے جو فتنہ نکلے گا جس کسی وقت و عہد و عصر مین اوسکو بتا دیا ہے اگر ہم مصداق کسی فتنہ کا سنت صحیحہ سے نہین پاتے ہین تو یہ قصور ہماری فہم و منیع کا ہے ورنہ اخبار رسالت جامع جملہ حوادث ماضیہ و آتیہ ہین اسباب مین کتاب اشاعہ لاشراط الساعہ اولاً و کتاب حجج الکرامہ ثانیاً اور رسالہ اقتراب الساعہ ترجمۂ اشاعہ مذکور ثالثاً اپنے باب دفتن کے اسباب مین بغایت جامع ہین حضرت صلعم نے اسی فتن سے نہایت درجہ تحذیر و تخویف فرمائی ہے اور رکھا ہے

کہ گھر مین چھپکر بیٹھہ رہو اپنی تلوار توڑ ڈالو مقتول ہو جاؤ مگر قاتل نہ ہو یہہ فتنے ایک عمر دراز سے مینہ کی طرح سر پر اہل عالم کے برستے ہین مسلمان کو اس زمان فتن نشان مین سوا اسکے چارہ نہین ہے کہ ہر فتنہ خُرد و کلان سے بچکر گوشہ گزینی خلوت نشینی اختیار کرے اور اپنے ایمان کو دستبرد شیطان سے جسطرح ہو سکے بچائے قرآن و حدیث سے پناہ پکڑے ٥

تا پناہ از ہمہ آفات بمیخانہ بریم		فتنہ بے بار درازین چرخ ستم کش برخیز

غایت فتن کی اس دور مین حصول علو و فساد ارض ہوتا ہے سو اس مقصود کو صحت ایمان و حسن عاقبت انسان سے کچھ واسطہ نہین ہے۔ جنت اونکے لئے بنائی گئی ہے جو ان دونون امر سے برکنار و برکران رہتے ہین اللہم ارزقنا اللہ تعالی نے فرمایا ہے تلک الدار الاخرۃ نجعلہا للذین لایریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین عاقبۃ المتقین نام ایک رسالہ ہے اوسمین صفات اہل تقوی کو ذکر کیا ہے جسکو اپنی نجات عزیز ہو وہ اوسپر عمل کرے

	اگر با نرسیدیم تو بارے برسی	داریم تراز گنج مقصود نشان	

باب قدر کا ۱۴۱

تقدیر و قضاء الٰہی پر ایمان لانا ایک اہم اعمال صالحہ سے ہے بلکہ بغیر اوسکے ایمان ہی درست نہین ہوتا ہے مکذب قدر ناری ہے حدیث جابر مین مرفوعاً آیا ہے ایمان نہین لاتا بندہ یہانتک کہ ایمان لاوے خیر و شر قدر پر اور یہ بات جان لے کہ جو کچھہ اوسکو پہنچا وہ اوس سے چوکنے والا نتھا اور جو کچھہ اوس سے چوک گیا وہ اوس کو پہنچنے والا نہ تھا اخرجہ الترمذی عبادۃ بن سعد کا لفظ مرفوع یہہ ہے من مات علی غیر ھذا فلیس منی اخرجہ ابو داؤد والترمذی عمرو بن عاص کہتے ہین نکلے ہمپر حضرت اور آپکے ہاتھہ مین دو کتابین تہین کہا تم جانتے ہو یہہ کتابین کیا ہین ہمنے کہا نہین مگر آپ بتائین جو کتاب دست راست مین تھی اوسکو فرمایا کہ یہہ کتاب ہے طرف سے رب العالمین کے اسمین نام ہین جنت والون کے اور نام ہین اونکے آباو قبائل کے پہر اجمال کیا گیا ہے اونکے آخر

پر اب نہ زیادہ ہون اونمین اور نہ کم کبھی اور جو بائین ہاتھہ مین تھی اوسکو فرمایا یہ کتاب ہے طرف سے
رب العالمین کے اسمین نام ہین اہل دوزخ کے اور نام اونکے آباو قبائل کے پھر اجمال کیا گیا ہے
اونکے آخر پر اب نہ زیادہ ہون اونمین اور نہ کم کبھی صحابہ نے کہا پھر عمل کسلئے ہے اگر اس کام سے
فراغ حاصل ہو چکا ہے فرمایا تم تو سیدھے چلے جاؤ قربت چاہو کیونکہ جنت والے کا خاتمہ عمل اہل جنت
پر ہوتا ہے اگرچہ کیسا ہی کام کیون نکیا ہو اور آگ والیکا خاتمہ عمل اہل نار پر ہوتا ہے اگرچہ کیسا ہی کام
کیون نکیا ہو پھر ہاتھہ سے اشارہ فرماکر اون دونون کتابون کو پھینکدیا پھر فرمایا فارغ ہوا رب تمہارا
عباد سے ایک فریق جنت مین ہے ایک فریق سعیر مین اخرجہ الترمذی لفظ حدیث کا سددوا
وقاربوا ہے ربیع نے کہا سداد سے مراد صواب ہے قول و عمل مین اور مقاربت سے مراد قصد
یعنی میانہ روی ہے اون دونون مین علی مرتضی کا لفظ مرفوع یہ ہے تم عمل کرو ہر ایک شخص آسان
کیا گیا ہے واسطے اوس کام کے جسکے لئے پیدا ہوا ہے سو جو کوئی اہل سعادت سے ہوتا ہے وہ طرف
عمل سعادت کی جالگتا ہے اور جو کوئی اہل شقا ہوتا ہے وہ طرف عمل شقا کے جاتا ہے پھر یہ آیت پڑہی —
فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسرہ للحسنی الآیہ اخرجہ الخمسۃ الا
النسائی مسلم کا لفظ جابر سے مرفوعاً یون ہے اعملوا فکل میسر لما خلق لہ وکل عامل بعملہ حدیث
ابن مسعود مین مرفوعاً ذکر خلق بنی آدم کا پیٹ مین ان کے آیا ہے اوسمین فرمایا ہے کہ فرشتہ چار باتین
لکھہ جاتا ہے رزق و عمل و اجل اور یہ کہ سعید ہے یا شقی پھر اندر اوسکے روح پھونکی جاتی ہے قسم ہے
اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے کہ ایک تم مین کا عمل کرتا ہے جنت والون کا یہانتک کہ نہین ہوتا
درمیان اوسکے اور جنت کے مگر ایک گز پھر سابق آتی ہے اوسپر کتاب سو عمل کرتا ہے اہل نار کا پھر نار مین
جاتا ہے اور کوئی تم مین کا عمل کرتا ہے اہل نار کا یہانتک کہ نہین ہوتا درمیان اوسکے اور نار کے
مگر ایک گز پھر سبقت کرتی ہے کتاب سو عمل کرتا ہے جنت والونکا سا پھر داخل ہوتا ہے جنت مین اخرجہ
الخمسۃ الا النسائی ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے آدمی ایک زمانہ دراز تک عمل اہل جنت کا کرتا
ہے پھر خاتمہ اوسکا عمل اہل نار پر ہوتا ہے اور کوئی آدمی زمن طویل تک کام اہل نار کا کرتا ہے پھر خاتمہ

اوسکا عمل اہل جنت پر ہوتا ہے اخرجہ مسلم معلوم ہوا کہ دار مدار اعمال و خاتمہ اعمال کا قدر و قضا پر ہے نہ ہاتہہ مین عامل شاغل کے انس کا لفظ مرفوعًا یون ہے جب ارادہ کرتا ہے اللہ خیر کا ساتہہ کسی بندے کے تو استعمال کرتا ہے اوسکو پوچھا کیونکر فرمایا توفیق دیتا ہے اوسکو عمل صالح کی قبل موت کے ÷

باب ۱۴۲ رضا بالقدر کا

راضی ہونا ساتہہ قدر و قضا کے عمدہ عمل صالح ہے سعد بن ابی وقاص مرفوعًا کہتے ہین سعادت ابن آدم سے ہے راضی ہونا اوسکا ساتہہ قضاء الٰہی کے اور شقاوت ابن آدم سے ہے ترک کرنا اوسکا استخارہ کرنے کو اللہ سے اور ناخوش ہونا اوسکا قضاء الٰہی سے اخرجہ الترمذی ابوہریرہ کا لفظ مرفوعًا یون ہے مومن قوی خیر و احب ہے خدا کو مومن ضعیف سے اور ہر ایک مین خیر ہے تو حرص کر اوس چیز پر جو نفع دے تجھکو اور استعانت کر اللہ سے اور عاجز نہو اور اگر پہونچے تجھکو کوئی مصیبت تو مت کہہ اگر مین یون کرتا تو یہہ ہوتا بلکہ یون کہہ قدر اللہ وما شاء فعل لَو شیطان کے عمل کو کہولتا ہے اخرجہ مسلم رضا بالقضا تسلیم قدر ایک عمدہ نعمت ہے جو شخص یہ حالت نہین رکہتا ہے وہ خیر دارین سے محروم رہتا ہے اسلئے کہ اوسکی ناخوشی سے وہ قضا و قدر مبدل نہین ہوتی ہے جو ہونیوالا تہا وہ ہوا اور ہوگا یہہ خوش ہو یا ناخوش اگر راضی و صابر رہتا اجر و ثواب کامل پاتا اب جو ناخوش ہے تو ابتلا تو بدستور رہی یا ہوویگی اور آخرت کا اجر مفت مین برباد گیا اور انجام کو وہی صبر و ناچاری ہاتہہ مین آئیگی ؏

انچہ دانا کند کند نادان	لیک بعد از فضیحت بسیار جا

اسلئے حدیث شریف مین ذم قدریہ آئی ہے اونکو اس امت کا مجوس فرمایا ہے اسلام سے خارج ایمان سے باہر بتایا ہے اونکی عیادت و جنازہ سے منع کیا ہے اسوقت مین منکر قدر کے بہت اور مقر اوسکے کم ہین حالانکہ آپکو مسلمان کہتے اور جانتے ہین تدبیر پر بہروسا کرنا تقدیر کو نہ ماننا مین سبب

قدرت ہر نفع و نقصان کو طرف اپنی محسن یا مربی و مدبر کے منسوب کرتے ہین حالانکہ ایک ذرہ بغیر حکم قدرت ہل نہین سکتا کوئی پرندہ بدون قضاء الٰہی کے پر نہین مار سکتا۔

باب ۱۴۳ قناعت کا

قناعت کرنا ایک عمل صالح ہے حدیث عبید اللہ بن محصن خطمی مین مرفوعاً آیا ہے جسنے صبح کی امن سے اپنے سرب یعنی نفس مین عافیت سے اپنے بدن مین اوسکے پاس قوت ہے ایک دن کا اوسکو گویا ساری دنیا جمع کردیگئی اخرجہ الترمذی عثمان کا لفظ مرفوع یہہ ہے نہین ہے ابن آدم کا حق سوای ان تین چیزون کے ایک گھر جسمین رہے دوسرے کپڑا جس سے ستر چھپائے تیسرے سوکھی روٹی و پانی اخرجہ الترمذی ربیع نے کہا حلف کہتے ہین نان بے ادام کو یا موٹی سوکھی روٹی کو فضالہ بن عبید کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے خوشی ہو اوس شخص کو جسنے راہ پائی طرف اسلام کے اور ہے عیش اوسکا کفاف اور قناعت کی اوسنے اخرجہ الترمذی کفاف وہ ہے جو بقدر حاجت کے ہو نہ زیادہ نہ کم رزین کا لفظ ابو سعید خدری سے یہہ ہے قد افلح من اسلم و رزق کفافا و قنعہ اللہ بما آتاہ اسکو مسلم و ترمذی نے بھی ابن عمرو سے روایت کیا ہے عمر مرفوعاً کہتے ہین اگر تم بھروسا کرو اللہ پر جیسا کہ چاہیئے تو رزق دے وہ تمکو جسطرح کہ رزق دیتا ہے پرندون کو صبح کو بھوکے اوٹھتے ہین شام کو پیٹ بھرے آتے ہین اخرجہ الترمذی

ف غنا کچھ نری مالداری ہی کا نام نہین ہے بلکہ دلکی آسودگی و جمعیت خاطر کا نام ہے حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے حضرت نے فرمایا نہین ہے غنا کثرت عرض سے لکن غنا آسودگی ہے نفس کی اخرجہ الشیخان و الترمذی عرض کہتے ہین مال و سامان و ساز و برگ وغیرہ کو جس سے انسان متمول ہوتا ہے۔

باب ۱۴۴ رضا بالقلیل کا

رضا بقلیل ایک عمل صالح ہے حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے حضرت نے فرمایا جب نظر کرے کوئی تم مین طرف اوس شخص کے جو زیادہ ہے اوس پر مال و خلق مین تو چاہیے کہ نظر کرے طرف اوسکی جو کمتر ہے اوس سے یہہ لایق تر ہے ساتھہ اس امر کے کہ حقیر نہ سمجھو تم اللہ کی نعمت کو آپ پر اخرجہ الشیخان والترمذی رزین نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ عون بن عبد اللہ بن عتبہ نے کہا ہے مین ہمنشین اغنیا کا تھا مجھسے زیادہ کوئی شخص غمگین نہو گا مین دیکھتا تھا کہ میری دابہ سے بہتر دابہ ہے میرے جامہ سے بہتر جامہ ہے جب مینے یہہ حدیث سنی صحبت مین فقرا کے بیٹھنے لگا راحت پائی انتہی ہمارے حضرت پاس اہل صفہ کی بیٹھے ہیں سلیمان علیہ السلام پاس مساکین کی نشست کرتے فرماتے مسکین جالس مسکینا قرآن پاک مین حضرت کو طرد فقرا سے منع کیا ہے۔

باب ۱۴۵ عدم مسئلت کا

کسی سے کچھہ نہ مانگنا عمل صالح ہے اسلیئے ذم مسئلت مین بہت سی احادیث آئی ہین ثوبان کا لفظ مرفوع یہہ ہے کون متکفل ہوتا ہے میرے لئے اسبات کا کہ سوال نکرے لوگون سے کسی شئے کا مین کفیل ہوتا ہون اوسکے لئے جنت کا ثوبان نے کہا مین پہر وہ کسی سے کچھہ نہ مانگتے ابن الفراسی کہتے ہین میرے باپ نے کہا اے رسول خدا مین سوال کرون فرمایا نہین اور اگر بے کیئے نہ نبے تو صالحین سے مانگ اخرجہ ابو داؤد والنسائی ایک جماعت صحابہ نے بیعت کی تہی حضرت سے عدم سوال پر اونہین سے ایک صدیق رضی اللہ عنہ ہی تہے اگر کوڑا ہاتھہ سے گر جاتا تو اوتر کر اوٹہا لیتے دوسرے سے نہ کہتے کہ تو اوٹہا دے حالانکہ یہہ کچھہ سوال کسی کے مال و شئے کا نہ تھا مگر احتیاط اس درجہ تہی۔

باب ۱۴۶ قبول عطایا کا

جو چیز بے مانگے ملے اوسکا قبول کر لینا عمل صالح ہے عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین حضرت کچھہ مجھکو عطا کرتے

مین کہتا جو مجھسے زیادہ محتاج ترو فقیر تر ہے طرف اوس عطیہ کے اوسکو حضرت فرماتے تو اسکو لے لے اس مال سے جو تیرے پاس آئے اور تو اوسکے تاک مین نہو اور نہ اوسکا سائل تو اوسے لیکر متمول بن پہر خواہ تو خود اوسکو کہا یا جسکو تو چاہے صدقہ دے اور جو مال تیرے پاس نہ آئے اوسکے پیچھے اپنی جان لگا سالم نے کہا اوسیلئے عبداللہ یعنی ابن عمر کی یہ عادت تہی کہ نہ سوال کرتے اور نہ عطیہ کو رد کرتے اخرجہ الشیخان والنسائی یعنی لا رد و لا کد بعض صوفیہ صافیہ نے کہا ہے طمع نکنند و منع نکنند و جمع نکنند +

باب ۱۴۷ اجتہاد کا

اجتہاد کرنا حاکم کا حکم قضیہ مین عمل صالح ہے حدیث عمرو بن عاص مین مرفوعًا آیا ہے جسوقت اجتہاد کیا حاکم نے پس پہونچا صواب کو تو اوسکو دو اجر ہین اور اگر خطا کی اجتہاد مین تو اوسکو ایک اجر ہے اخرجہ الشیخان وابوداود جس معاملہ کا حکم صراحۃً کتاب و سنت مین نہین آیا ہے یا اس شخص کو باوجود تتبع ادلہ کے ہاتہہ نہین آتا ہے اور حرج کا رمتصور ہے تو اوسوقت عمومات ادلہ و آثار سلف سے استنباط کرنا حکم قضایا کا واسطے فصل خصومات کے رخصت ہے ہر حال مین خواہ مصیب ہو یا مخطی اجر پاویگا اور یہ صورت کہ صور مفروضہ و مسائل مقدرہ قایم کر کے احکام شرع تصنیف کئے جاوین اور کوئی دلیل نصوص کتاب و سنت سے اونپر دال نہو مجرد ہیضہ عقل کا یا پسینا رأی کا ہو داخل اغلوطات مسائل ہے جس سے حدیث شریف مین صریح نہی آئی ہے اصل نہی مین تحریم ہوتی ہے اکثر کتب فروع کا حال ہر مذہب مین یہی ہے تماشا تو یہ ہے کہ جو حوادث جدیدہ سامنے آتے ہین اونکا جزئیہ کمتر ان کتب مین ملتا ہے اور جو حادثات قدیمہ کتب مین بیشتر ذہن رسا سے تراش کر کے لکہہ رکہے گئے ہین اونکا وقوع نادرًا ہوتا ہے سو اگرچہ اسمین کسی شخص کا مستفتی و مفتی و قاضی سے کچہہ حرج نہین ہے نقصان اوسی شخص کا ہے جسنے اوس رای مجرد کو نکالا یا مدون کیا ہے لیکن اتنا عیب اس کارروائی مین بالضرور موجود ہے کہ بوجہ حدوث و احداث ان مسائل فرضیہ

وصور مقدر کو محمو اوکتب فرعیہ کی التفات علماء اسلام کا طرف مطالعہ و تدبر قرآن پاک کے اور طرف
استفادہ و استفاضہ کرنیکی سنت مطہرہ سے بالکل مضمحل بلکہ فانی و معدوم ہوگیا ہے یہہ لوگ ساری
خیرات و برکات شریعت حقہ سے محروم و حرمان نصیب ٹہیر گئے ہین انا للہ ف جسقدر
آداب اجتہاد و قضا و افتاء کے احادیث وغیرہ مین آئے ہین وہ سب اعمال صالحہ ہین اونکا استعمال
اونکے وقت پر کرنا کہین واجب کہین سنت کہین مستحب ہے کتاب ظفر اللاضی مین احکام قضایا
و قاضی کے اور کتاب ذخر المحتی مین احکام و آداب افتاء و مفتی کی نہایت تنقیح و تفصیل سے لکھے گئے
ہین لایق ملاحظہ اہل دین کے ہین —

باب ۱۴۸ قصاص کا

حدود و تعزیرات کا جاری کرنا افضل اعمال صالحہ ہے بیان ان امور کا کتب فقہ سنت مین تفصیلاً
مرقوم ہے خصوصاً روضہ ندیہ و بدور اہلہ و نیل الاوطار وغیرہ مین تیسیر الوصول مین بیان قتل عمد
و خطا و قتل والد و ولد و قتل جماعت بواحد و قتل حر عوض عبد و قتل مسلم عوض کافر و قتل مجنون و
سکران و جنایت اقارب و قتل زانیہ و زانی بغیر بینہ اور قتل بمثقل اور قتل بطب و سم و مقتول دابہ
و بئر و معدن و قصاص اذن و سن وغیرہ اطراف اور لطمہ وغیرہ کا احادیث صحیحہ سے لکھا ہے
ف عفو کرنا قصاص سے عمل صالح ہے انس کہتے ہین مینے نہین دیکھا کہ رفع کیگئی ہو کوئی
شئے جسمین قصاص ہے طرف رسول خدا صلعم کے لکن حکم کیا آپنے اوسمین عفو کا اخرجہ ابو داود
والنسائی ف قسامت بہی ایک عمل صالح ہے ثبوت اوسکا حدیث ابن عباس سے
مع کیفیت بخاری و نسائی مین آیا ہے اصل مین یہ فیصلہ جاہلیت کا تہا لکن شرع نے اوسکو بدستور
سابق برقرار رکہا منسوخ نہین فرمایا جسطرح کہ بعض اہل علم نے خیال کیا ہے —

باب ۱۴۹ اقراض کا

اس عمل صالح کا ثبوت حدیث زید بن اسلم عن ابیہ مین نزدیک امام مالک کے آیا ہے اسمین نصت منافع مال کی شرکت ہوتی ہے جو وجوہ بیوعات کی شرعًا جائز ہین وہ سب اعمال صالحہ ہین اور جسقدر عقود فاسدہ ہین وہ سب کبائر ذنوب ہین —

باب ۱۵ قصص کا

قرآن و حدیث مین قصے انبیاء علیہم السلام کے آئے ہین اونپر وقوف حاصل کرنا خصوصًا اس نیت سے کہ اونکی اقتداء قولًا و فعلًا غیر منسوخات مین کیجاوے عمدہ اعمال صالحہ مین معدود ہین اونکے ذکر کرنے سے مقصود خدا و رسول کا بہی یہی ہے لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب ما کان حدیثا یفتری اسیطرح قصص اولیاء اللہ کا سُننا دیکھنا پڑہنا بڑا نافع بشرطیکہ روایات صحیحہ ہون نہ حدیث خرافات و کرامات مختلفہ بغایت درجہ نافع ہے خصوصًا ملفوظات صلحاء و علماء امت کے کہ استاد شفیق ہین واسطے مرید صلاح و فلاح دارین کے اس بارہ مین کتاب تقصار رسائل مختصرہ مین نسخہ بے بہا ہے **ف** ــــ احوال جزئی و کلی جناب رسالت مآب صلعم بر زمان ولادت سے تا زمان وفات اطلاع پانا اور اون سیر انور کا پیش نہاد خاطر رکہنا اور دوسرون کو اوسپر بطریق ابلاغ یا تعلیم یا وعظ یا درس کے مطلع کرنا ایک بڑی نعمت و عمل صالح ہے اسمین دریافت و شناخت کے لئے یہ ضرور نہین ہے کہ صورت بدعی مقرر کرلی بلکہ اکتفا کرنا طریقہ سلف صلحاء پر غنیمت کبریٰ و نعمت عظمیٰ ہے روایات صحیحہ و فضائل و مناقب ثابتہ حضور پر نور نبوی صلعم کیا کم ہین جو روایات ضعیفہ یا موضوعہ سنکر دل خوش کیا جاوے اور سارے اوقات فاضلہ چہوڑکر اور سال تمام ذکر رسالت التیام سے محروم رہکر ایک ماہ و تاریخ و روز معین مین آپکا ذکر خیر بصورت منکر شرعی وقوع مین لایا جاوے ہمارے نزدیک یہہ بہتر ہے کہ ہم ہر روز اس ذکر مبارک سے شرف دارین حاصل کیا کرین جسقدر تلاوت قرآن مجید کی روزانہ ہوا کرے اوسکے ہمراہ کتب حدیث کا مطالعہ چلا جاوے جسمین ایک ورق کے اندر کئی جگہہ صیغہ درود شریف

کا آتا ہے یا کثرت درود کا وظیفہ رکہین یا شفاء قاضی عیاض اور مواہب لدنیہ و مدارج النبوۃ و شواہد النبوۃ کا درس کیا کرین و باللہ التوفیق۔

باب ۱۵۱ کسب حلال کا

رزق حلال کا کمانا عمل صالح ہے حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا ای لوگو اللہ پاک ہی قبول نہین کرتا مگر پاک کو اللہ نے حکم کیا ہے مومنون کو اوسی چیز کا جسکا حکم پیغمبرون کو دیا ہے فرمایا یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا وقال تعالےٰ یا ایہا الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقنا کم پہر ذکر فرمایا ایک شخص کا جو لنبا سفر کرتا ہے گرد آلودہ پریشان بال ہے ہاتہ طرف آسمان کے اوٹہا کر یارب یارب کرتا ہے حالانکہ اوسکا کمانا حرام ہے پینا حرام ہے کپڑا حرام ہے حرام سے پلا ہے بہلا اوسکی دعا کیونکر قبول ہو اخرجہ مسلم والترمذی خولۃ الانصاریہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کچہہ لوگ خوض کرتے ہین اللہ کے مال مین ناحق اونکے لئے آگ ہے دن قیامت کو اخرجہ البخاری والترمذی مراد خوض سے اخذ و تملک ہے جسطرح کوئی آدمی پانی مین دائین بائین ہاتہ مارتا ہے نعمان بن بشیر کا لفظ یہہ ہے حضرت نے فرمایا حلال روشن ہے حرام واضح ہے دونون کے بیچمین کچہہ امور مشتبہات ہین جنکو اکثر لوگ نہین جانتے سو جو کوئی بچا شبہات سے اوسنے بچایا اپنے دین و آبرو کو اور جو شخص گرا شبہات مین وہ گرا حرام مین جیسے راعی کہ چراتا ہے گرد چراگاہ کے قریب ہے کہ اوسمین گر پڑے ہر بادشاہ کا ایک حمی ہوتا ہے اللہ کا حمی اوسکے محارم ہین بدن مین ایک لوتہڑا ہے جب وہ درست ہوا تو سارا بدن درست ہوا اور جب وہ بگڑ گیا تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے سُن رکہو وہ دل ہے اخرجہ الخمسۃ یہ حدیث جوامع الکلم سے ہے اسکی شرح دلیل الطالب مین لکہی گئی ہے بہرحال مشتبہات امور سے اس حدیث مین تحذیر فرمائی ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ پروا نکریگا آدمی جو لیا ہے اوسنے کہ حلال سے ہے یا حرام سے اخرجہ البخاری

والنسائی رزین نے اتنا اور زیادہ کیا ہے اور تیس آدمی کی دعا قبول نہو گی ہمارا زمانہ مصداق صحیح اس حدیث کا ہو گیا ہے یہ حدیث معجزہ ہے حضرت صلعم کا کہ جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا **ف** بعد ختم اس رسالہ کے یہ ارادہ ہے کہ مسئلہ رزق حلال وحرام کو ایک رسالہ مستقل مختصرہ مین لکھا جاوے جسمین ساری وجوہ کسب حلت وحرمت کی آجاوین مکاسب ومطاعم ومآکل ومشارب حلال وحرام معلوم ہوجاوین وباللہ التوفیق **ف** اولاد کی کمائی کہانا حلال طیب ہے اسکا ذکر حدیث عایشہ مین نزدیک اصحاب سنن کے آیا ہے ہندہ زن ابوسفیان سے فرمایا تھا خذی مایکفیك وولدك بالمعروف اخرجه الخمسة الا الترمذی **ف** اجرت لینا کتابت وتعلیم قرآن پر درست ہے حدیث ابن عباس مین مرفوعًا آیا ہے احق ما اخذتم علیه اجرًا کتاب اللہ اخرجه البخاری فی ترجمة ابن عباس سے پوچھا تھا کہ اجرت کتابت مصحف کی لینا کیسا ہے کہا لاباس بہ ہے وہ لوگ تو مصور ہین اپنے ہاتھ کے کام سے کہاتے ہین رواہ رزین **ف** رزق عمال جو طرف سے امراء کے مقرر کر دیا جاتا ہے وہ حلال ہے اسیطرح آمدنی جاگیر وعطیہ سلطان کی حلال ہوتی ہے واللہ اعلم۔

باب ۱۵۲ عمائم کا

عمامہ باندہنا سر پر عمل صالح ہے حدیث رکانہ مین فرق درمیان مسلمین ومشرکین کے اسی عمامہ بندی کو کلاہ پر ٹہیرایا ہے اخرجه ابوداؤد والترمذی ابو الملیح عن ابیه کا لفظ مرفوع یہ ہے تم عمامہ باندہا کرو بردبار ہو جاؤ گے حلم مین علی مرتضی نے کہا ہے عمائم تیجان عرب ہین اخرجه ابوداؤد حدیث ابن عمر مین ذکر سدل عمامہ کا بین الکتفین آیا ہے اخرجه الترمذی معلوم ہوا کہ یہ کام بہی عمل صالح ہے حدیث ابن عوف مین مقدار سدل کا چند اصابع آیا ہے **ف** لباس مسنون کی تعداد وکیفیت وہیئت کو قمیص ہو یا ازار یا نعل یا دستار وغیرہ ہمنے کتاب ہدایۃ السائل مین مع دلیل کے ذکر کیا ہے زینت کا ترک کرنا بجائے خود ایک عمل صالح ہے معاذ بن انس مرفوعًا کہتے ہین

جسنے ترک کیا لباس کو براہ خاکساری کے اور وہ قدرت رکھتا ہے اوسپر تو بلائیگا اللہ اوسکو دن قیامت کے رؤس خلایق پر یہانتک کہ اختیار دیگا اوسکو کہ پسند کرے حلل ایمان مین سے جس حلہ کو چاہے اور پہنے اوسکو اخرجہ الترمذی اسیطرح اظہار نعمت آلہی کا بہی داخل عمل صالح ہی ابو الاحوص کے باپ سے فرمایا تہا جبکہ دیا ہے اللہ تعالی نے تجھکو مال تو چاہیے کہ دیکہیے تجہپر اثر اوسی نعمت کا اخرجہ النسائی **ف** حضرت کو قمیص بہت پسند تہا اسکو ابوداؤد و ترمذی نے ام سلمہ سے روایت کیا ہے سوید بن قیس کہتے ہین آپنے ایک سراویل کا نرخ بہی کیا تہا اخرجہ اصحاب السنن اس سے پہنا پاجامہ کا جائز ٹہیرا اگرچہ ازار یعنی تہ بند اوس سے افضل تر ہے بے شبہہ اسیطرح چادر منقوش بہی آپکو احب لباس تہی اخرجہ الخمسۃ عن انس حضرت نے کمل بہی اوڑہا ہے اخرجہ مسلم وغیرہ عن عائشۃ **ف** الوان بیض واحمر واصفر و اخضر واسود کا ذکر بہی احادیث مین آیا ہے سوای رنگ کسم کے سب رنگ مرد کو پہنا درست ہین کچہہ پختہ وخام کا اسمین فرق نہین ہے تفریعات فقہیہ اسباب مین بے سند ہین ہان رنگ سفید حیات و ممات مین واسطے مسلمان کے افضل انواع الوان ہے **ف** فرش و وسائد رکہنا جائز ہے حضرت کے گدیلہ مین چھال کہجور کی بہری تہی اخرجہ الخمسۃ الا النسائی عن عائشۃ حدیث جابر بن سمرہ مین ذکر وسادہ یعنی تکیہ کا آیا ہے اخرجہ ابوداؤد والترمذی

باب ۱۵۳ لقطہ کا

گم شدہ چیز کا مالک چیز کو پہونچا دینا عمل صالح ہے کوئی سا بہی لقطہ کیون نہو احکام اس مسئلہ کی کتب فقہ سنت مین مذکور ہین —

باب ۱۵۴ قیافہ کا

شرع شریف مین اعتبار قیافہ کا کئی محل مین آیا ہے اسلیے یہ عمل صالح ہے اور قیافہ شناسی ایک عمدہ

چیز ہے مجززّ مدلجی نے اسامہ بن زید کو دیکھکر کہا تہا ان ھذہ الاقدام بعضہا من بعض اوس پر حضرت خوش ہوتے ہوئے گہر مین آئے اخرجہ الخمسۃ عن عائشۃ یہ اسلئے کہ زید گورے تہے اور اُسامہ کالے تہے ابو صالح نے کہا اسامہ مثل تار کے سیاہ تہے یعنی جیسے تیل کی دہار اور زید باپ اونکے روئی سے بہی زیادہ سفید تہے۔

باب ۵۵ مواعظ ورقاق کا

یہ باب بہت بڑا ہے جسقدر اعمال و اقوال کتب سنت مین اس باب مین آئے ہین سب صوالح اعمال و محاسن افعال ہین غایت اس باب کی زہد دنیا مین اور رغبت آخرت مین ہے جیسے صدق مقال اکل حلال قلت اکل کثرت ذکر خدا عدم محبت مال و منال دنیا صبر بر بلا قلت کلام عدم ظلم اختیار عدل وغیرہ ٭

باب ۵۶ مزارعت کا

کہیتی کرنا افضل مکاسب ہے احکام و شرائط اوسکے فقہ سنت مین مرقوم ہین مخابرہ وغیرہ اوسکے انواع ہین باغ و کشت وجملہ پیداوار زمین کا بیان اور تعداد اوسکے محاصل کی رسالہ فتح المغیث مین لکہی گئی ہے

باب ۵۷ مزاح کا

ہنسی کرنا حق بات کے ساتہ حضرت سے ثابت ہے ایک عورت سے کہا تہا مین تجہکو ولد ناقہ پر سوار کرونگا اخرجہ ابو داؤد والترمذی عن انس ایک شخص کو یا ذاالاذنین کہکر پکارا تہا یعنی اے دو کان والے اخرجہ ابو داؤد عنہ ایک عورت سے فرمایا تہا کہ بڑہیا بہشت مین نجائیگی وعلی ہذا القیاس مگر جس ہنسی دل لگی سے کسی کو رنج پہونچے اور اوسمین جہوٹ و افترا ہو وہ سخت ممنوع ہے ٭

باب ۱۵۸ موت کا

جو احکام و آداب مرض موت و جنازہ و تلقین و تکفین و تدفین وغیرہ مین آئے ہین وہ سب اعمال صالحہ ہین مردہ کا نہلانا اوسپر نماز پڑہنا اوسکے لیے نماز مین دعا کرنا جنازہ کے ہمراہ جانا آنکھہ سے رونا چلاکر فریاد نکرنا اچھا کفن سفید پارچہ کا پہنانا جنازہ کا اوٹھانا جلد طرف قبر کے لیجانا لحد یا شق مین رکہنا دفن مین تعجیل کرنا زیارت قبور شہر کرنا مردہ کی وصیت جو موافق سنت ہو اوسکا جاری کرنا یہ سب محاسن اعمال ہین موت کے بعد جو کچھہ قبر و برزخ مین گزرتا ہے اوسکا بیان کتاب ثمار التنکیت اور رسالہ قفیۃ المقدور مین لکھا گیا ہے۔

باب ۱۵۹ مساجد کا

مسجد کا بنانا افضل اعمال صالحہ سے ہے حدیث عثمان مین مرفوعاً آیا ہے جسنے بنائی مسجد چاہتا ہے اوس سے اللہ کی ذات کو تو بنا دیگا اللہ واسطے اوسکے ایک گھر جنت مین دوسری روایت یون ہے کہ بنی اللہ مثلہ فی الجنۃ اخرجہ الشیخان والترمذی مسجد سے کوڑا کرکٹ نکالکر باہر پہینکنا عمل صالح ہے اسکو ابو داؤد و ترمذی نے انس سے مرفوعاً روایت کیا ہے جو احکام و آداب مسجد سے متعلق ہین اور احادیث صحیحہ مین وارد ہین وہ سب داخل اعمال صالحہ ہین۔

باب ۱۶۰ صفات و اخلاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

اس باب مین احادیث کثیرہ آئی ہین مشتمل ہین سیرت نبوی پر سارے امور دین و دنیا مین وہ سارے خصال و افعال افضل اعمال صوالح ہین امت کو اون اعمال و اقوال و احوال و سیر و خصال و فعال مین اقتدا کرنا حضرت صلعم کا موجب حصول جنت و سبب وجود مغفرت و رفع درجات و حبط سئیات ہے اس باب مین اہل علم نے کتب مستقلہ لکھی ہین کتاب سفر السعادۃ و کتاب زاد المعاد

فی ہدی خیر العباد کہ انکا مطالعہ کرنا اور انکے موافق اپنے حال وقال کو درست فرمانا موجب سعادت عظمیٰ ہے

باب ۱۶۱ نکاح کا

نکاح کرنا خصوصًا وقت ضرورت کے نزدیک حصول قدرت مؤنت اور خوف گناہ کے افضل عبادات واحسن اعمال صالحات ہے یہہ باب بہت طول طویل ہے اُس عبادت کے احکام وآداب وشرائط کتب فقہ سنت مین لکھے ہین حقوق زوجین کا بیان کافی شافی رسالہ صلاح ذات البین مین کیا گیا ہے کتاب تیسیر الوصول مین پہلے ذکر ازواج مطہرات کے نکاح کا کیا ہے پھر احادیث ترغیب نکاح وخطبہ ونظر مخطوبہ وآداب نکاح وارکان نکاح واولیاء وشہود وموانع نکاح ورضاع وموجبات حرمت مؤبدہ وفسخ نکاح وعدل بین النساء وعزل وغیلہ ونشوز وغیرہ لواحق باب کو ذکر کیا ہے انکا بیان کرنا وظیفہ فقہ سنت کا ہے۔

باب ۱۶۲ نذر کا

نذر خدا ماننا جائز ہے جسطرح کہ نذر غیر اللہ شرک ہے تیسیر الوصول مین بیان نذر نماز نذر روزہ نذر حج نذر مال کا کیا ہے یہ سب صور مطابق سنت صحیحہ کے داخل اعمال صالحہ ہین۔

باب ۱۶۳ نوم کا

سونا رات کو یا دن مین مطابق اون آداب کے جو سنت مطہرہ سے ثابت ہین اور پڑھنا ادعیہ کا جو وقت خواب کے آئی ہین اعمال صالحہ مین معدود ہین اسکا بیان نزل الابرار حصن حصین سلاح المؤمن وغیرہ کتب مین بحوالہ احادیث مضبوط ہے +

باب ۱۶۴ ہجرت کا

ہجرت کرنا دار کفر سے طرف دار اسلام کے عمل صالح ہے سب سے پہلے جسنے ہجرت کی ابو الانبیا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام تہے پہر ہمارے حضرت صلعم نے مکہ سے مدینہ کو ہجرت کی پہر ایک جماعت صحابہ نے جنکو مہاجرین کہتے ہین یہہ ہجرت اوسوقت ہوتی ہے کہ آدمی اپنے وطن مین شرایع اسلام وشعائر ایمان کو علی الاعلان عمل مین نہ لا سکے اور قدرت ہجرت کی طرف دار الامن کے رکہتا ہو اور اگر کوئی شخص براہ تقوی دار الفسق سے طرف دار التقوی کے ترک وطن کر کے چلا جاے تو یہ عمدہ عمل ہے ہجرت قیامت تک باقی ہے اسکے احکام ہمنے ہدایۃ السائل دلیل الطالب وغیرہا مین محقق کر کے لکھے ہین ✤

باب ۱۶۵ ہبہ کا

کسی کو کوئی چیز ہبہ کر دینا حکم صدقہ مین ہے صدقہ عمل صالح ہے رجوع کرنا ہبہ مین جائز نہین ہے مگر والد کا ولد سے یہ مضمون حدیث ابن عباس و ابن عمر مین مرفوعًا نزدیک اصحاب سنن کے آیا ہے ہبہ مین قبض موہوب کا شرط نہین ہے نیت و ارادہ کفایت کرتا ہے ✤

باب ۱۶۶ وصیت کا

وصیت کی بہت کچہہ تاکید آئی ہے اور اوسپر حث و ترغیب وارد ہے اسلئے عمل صالح ہونا اوسکا واضح ہے احکام و آداب وصیت کے ہمنے رسالہ مقالہ نصیحہ مین نہایت تحقیق و اختصار سے لکہے ہین اور فرزند دلبند فضیلت نشان میر علی حسن خان سلمہ الرحمن نے وصایای قرآن و حدیث و بعض مشائخ کو کتب سنت و سلوک و مصحف شریف سے تتبع کر کے یکجا فراہم کیا ہے رسالہ مذکور مصر قاہرہ مطبع بولاق مین بحمدہ تعالی مطبوع ہو کر شائع زمرۂ اہل دین ہو چکا ہے و للہ الحمد تیسیر الوصول مین احادیث وقت و مقدار وصیت اور وصیت وارث کو مرتب ذکر کیا ہے۔

—— ·)✣(· ——

باب ۱۶۷ وعدہ کا

ایفاء وعدہ کا عمل صالح ہے اور خلف وعدہ کا گناہ کبیرہ ہے اللہ پاک نے قرآن مین بعض انبیاء کے اوصاف مین ذکر صادق الوعد ہونیکا فرمایا ہے اور حدیث مین آیا ہے وعدۃ المومن کاخذ الکف سب سے بڑا سچا وعدہ بندہ اللہ پاک ہے اوسکا وعدہ کبھی خلاف نہین ہوتا ہے ان اللہ لا یخلف المیعاد رہی وعید سو نزدیک بعض اہل علم کے تخلف اوسمین جائز ہے اسلئے کہ وہ از لطف وکرم سے ہے *

باب ۱۶۸ وکالت کا

کسی شخص کو اپنی طرف سے کسی کام پر گماشتہ مقرر کرنا درست ہے حضرت نے حکیم بن حزام کو ایک دینار دیکر خرید اضحیہ پر وکیل مقرر کیا تھا اخرجہ ابو داؤد والترمذی اور صحت توکیل کے روایات مین متعدد مذکور ہین۔

باب ۱۶۹ وقف کا

کسی شخص کا کسی شئے کو راہ خدا مین روکنا عمل صالح و باقیات صالحات مین سے ہے عمر رضی اللہ عنہ نے باجازت نبوی زمین خیبر کو وقف کردیا تھا اخرجہ الخمسۃ احکام وآداب وشرائط وقف کے کتب فقہ سنت مین مرقوم ہین وقف کرنا زمین یا باغ یا کتاب یا کسی اور شئے کا جس سے انتفاع میسر حاصل ہو موجب قربت ہے جب تک کہ وہ شئے موجود رہتی ہے۔

باب ۱۷۰ یمین کا

حلف کرنا اللہ پاک کے نام پر درست ہے اور غیر اللہ سے حلف کرنا شرک ہے حضرت صلعم کا

حلف کرنا بلفظ باللہ الذی لا الٰہ الا ھو حدیث ابن عباس مین آیا ہے اخرجہ ابوداؤد ابن
عمر کا لفظ یہ ہے کہ اکثر حلف حضرت کا یہ تہا لا ومقلب القلوب اخرجہ الستۃ الا مسلما کبھی
یون قسم کہاتے والذی نفس ابی القاسم بیدہٖ اخرجہ ابوداؤد عن ابی سعید گاہ یون حلف
کرتے لا واستغفر اللہ اسکو ابوداؤد نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے بعض اہل علم نے
سارے حلف حضرت کے جہان جہان آپنے قسم کہاکر کچہہ ارشاد کیا ہے یکجا جمع کئے ہین تیسیر الوصول
مین احادیث نہی عن الحلف ویمین فاجرہ ومرضع یمین واستثنا فی الیمین ونقض یمین کو مرتب ذکر
کیا ہے نیت مستحلف ویمین لغو وتوریہ واخلاص ولجاج وکفارۂ یمین کا ذکر لکہا ہے ؀

باب ۱۷ آداب نفس کا

اسباب مین جسقدر احادیث شریفہ آئی ہین اونپر عمل کرنا منجملہ اعمال صالحہ کے ہے جیسے حفظ خدا رخا
وشدت مین استعانت باللہ سوال کرنا اللہ سے ہونا نصر کا ہمراہ صبر کے فرج کا ہمراہ کرب کے عسر کا ہمراہ
یسر کے اتقاء محارم الٰہی سے رضا بقسمت خدا احسان ساتہہ ہمسایہ کے قلت ضحک کثرت بکا
خشیت خدا سر وعلانیہ مین کہنا کلمہ عدل کا غضب ورضا مین میانہ روی فقر وغنا مین وصل کرنا قاطع
سے دینا محروم کرنیوالے کو معاف کرنا ظلم کا خاموشی کا فکر ہونا نطق کا ذکر ہونا برائی کے عوض
بہلائی کرنا حق بات کہنا اگرچہ اپنے ہی حق مین کیون نہو میانہ روی کرنا تحمل وتثبت رکہنا ہیئت
حسنہ رکہنا یہ سب خصال شمائل انبیاء سے ہین حیا جس کسی شخص مین یہ خصال جمع ہونگے وہ
افضل ناس سے سمجہا جائیگا نہ یہ کہ اوسمین کوئی جزو نبوت کا آجاویگا اسلئے کہ نبوت مکتسب
نہین ہے اور نہ مجتلب باسباب ہوتی ہے بلکہ کرامت ہے طرف سے اللہ پاک کے وتعطر ونکاح و
سواک کو حدیث ابو ایوب مین سنن مرسلین سے فرمایا ہے اخرجہ الترمذی دوسری روایت سہل
بن سعد عن ابیہ مین اناۃ کو طرف سے خدا کے بتایا ہے حدیث ابن عباس مین حلم واناۃ کو محبوب خدا
ٹہیرایا ہے اخرجہ ابوداؤد والترمذی ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے جو پناہ مانگے اللہ کی

اوسکو پناہ دو جو سوال کرے اللہ کے نام سے اوسکو کچھ دو جو تمکو بلاے اوسکو قبول کرو جو کوئی
تمہارے ساتھہ احسان کرے اوسکا بدلا کرو اگر کچھہ نپاؤ تو اوسکو دعا دو اخرجہ ابو داؤد
والنسائی الله سے گمان نیک رکھنے کا حکم کئی حدیثون مین آیا ہے رواہ الشیخان عن جابر
حسن ظن باللہ کو حسن عبادت فرمایا ہے سئیہ کے بعد حسنہ کرنا ماحی سئیہ ہوتا ہے لوگون سے
بحسن خلق پیش آنا چاہیئے رواہ الترمذی عن ابی ذر تقوی و حسن خلق اکثر داخل جنت کرتا
ہے رواہ الترمذی عن ابی هریرۃ بڑا عقلمند وہ ہے جو موت کو بہت یاد کیا کرتا ہے اور
اوسکے لئے طیار رہتا ہے حسب مال ہے اور کرم تقوی وہ بہت اچھا آدمی ہے جسکی عمر دراز اور
اوسکا عمل اچھا ہو دین مین طرف اپنے فوق کے دیکھکر اقتدا کرے دنیا مین اپنے تحت کی طرف نظر
کرکے حمد خدا بجالائے زبان کا روکنا گھر مین بیٹھہ رہنا خطا پر رونا موجب نجات کا ہے صدق حدیث
اداء امانت ترک مالا یعنی وفاء عہد اعمال صالحہ ہین ہر شخص قریب ہین سہل پر دوزخ حرام ہوتی ہے
برأت کبر وغلول و دین سے موجب دخول جنت ہے اہل تقوی کے لئے علامات ہین جنمین سے دو بھی
جاتے ہین رضا بالقضا شکر علے النعماء صبر بر بلا صدق لسان وفا بو عدو عہد تلاوت قرآن دیانت
بحکم قرآن رواہا اصحاب السنن وغیرهم یہ سب الفاظ خلاصہ احادیث باب مین علی مرتضی
کہتے ہین آخر کلام حضرت صلعم کا یہ تہا الصلوۃ الصلوۃ اتقوا اللہ فیما ملکت ایمانکم اخرجہ
ابو داؤد درج اس حدیث پر کتابت تیسیر الوصول ختم ہے کتاب لواحق مین صاحب کتاب نے
بہت سی احادیث متفرقہ دربارۂ محاسن و مساوی وغیرہ فراہم کئے ہین یہ ابواب کتاب مشکوۃ و صحاح ستہ
وغیرہا مین ترجمہ ہو چکی ہین اور باب مکارم اخلاق کا بہت وسیع ہے اون سب کو اعمال صالحہ
مین شمار کیا جاتا ہے ہمکو اس رسالہ مختصرہ مین فقط ضبط کرنا اطراف اور اشارت کا طرف اکناف
ان اعمال حسنہ کے مقصود تہا نہ استقراء و استیعاب اونکا اسلئے کہ تحریر اون سب کی طالب ایک
دفتر طویل کی ہے جسکو فرصت دراز درکار ہے معہذا ہم خیال کرتے ہین کہ اگر کوئی شخص ان اعمال
مین سے جو اس رسالہ مین مرقوم ہوئے ہین فیصدی دس عمل پر استقامت حاصل کریگا تو وہ افضل

مردم مین شمار کیا جائے گا احاطہ جملہ حسنات و صالحات کا ایک عقبہ کئود ہے ومن زاد زاد اللہ
فی حسناتہ اب ہم اس رسالہ کو دو چار احادیث صفت جنت و نعیم پر بامید مغفرت ذنوب و رجاء
دخول ریاض رضوان ختم کرتے ہین ختم اللہ لنا بالحسنی عمر محرر سطور کی پنجاہ و پنج سال کو پہونچی پیغام
مرگ کا دمبدم آنے لگا معلوم نہین کہ انفاس مستعار مین سے کتنے نفس باقی ہین اگر یہ وقت
باقی یاد دائم باقی مین بسر ہو کر کلمہ طیبہ آخر کلام ہو زہے سعادت ؎

عمر بگزشت بمحرومی اگر روز پسین	ختم بر دولت دیدار شود باکی نیست

خاتمۃ الرسالہ

ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا اللہ تعالی کہتا ہے طیار رکی ہے مینے واسطے نیک بندون اپنے
کے وہ چیز جو نکسی آنکہہ نے دیکہی اور نکسی کان نے سنی اور نکسی بشر کے دل پر گذری پہر ابوہریرہ نے
کہا اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑہو فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین اخرجہ الشیخان
والترمذی دوسرا لفظ ابوہریرہ کا مرفوعًا یون ہے کہ جگہہ ایک کمان کی جنت مین بہتر ہے اوس سے
جسپر سورج نکلا اور ڈوبا اخرجہ الشیخان ترمذی کا لفظ انس سے یہ ہے برابر کمان ایک تمہاری
کے یا ایک جگہہ برابر کمان کے جنت مین بہتر ہے دنیا و ما فیہا سے اور اگر ایک عورت اہل جنت سے طرف
زمین کے جہانکے تو روشن کردے دنیا و ما فیہا کو اور بہردے اوسکو خوشبو سے اوڑہنی اوسکی بہتر
ہے دنیا و ما فیہا سے سعد بن ابی وقاص مرفوعًا کہتے ہین اگر ایک ناخن برابر اوس چیز مین سے جو جنت
مین ہے ظاہر ہو تو مزین ہو جاوین اوس سے کنارے زمین اور آسمان کے اور اگر جہانکے ایک آدمی
اہل جنت سے پہر ظاہر ہوں کنگن اوسکا تو مٹ جائے روشنی سورج کی جیسے کہ مٹ جاتی ہے روشنی
تارون کی سورج سے اخرجہ الترمذی ابو سعید کا لفظ یہ ہے جنت والے دیکہین گے اہل غرف
کو جسطرح دیکہتے ہو تم روشن تارہ کو کنارہ آسمان مین مشرق سے طرف مغرب کے بسبب تفاضل مراتب کہ پہر لوگون نے کہا اے
رسول خدا یہ منازل انبیاء کی ہونگے کوئی اور اوسکو کہان پہونچیگا فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہ

مین ہے جان میری رجال اٰمنوا باللہ وصدقوا المرسلین اخرجہ الشیخان حدیث
ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے پہلا زمرہ جو بہشت مین جائیگا صورت پر ماہ نیم ماہ کے ہوگا پہر جو لوگ
اونسے قریب ہین وہ بہت روشن تارے کی صورت پر ہونگے نہ موتین گے نہ ہگین گے نہ تہوکین گے
نہ ناک چہنکین گے اونکی کنگہیان سونے کی ہونگی اونکا پسینا مشک ہوگا اونکی انگیٹہیان عود کی
ہونگی اخرجہ الشیخان والترمذی اَبوسعید خدری مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی مریگا اہل جنت
سے چہوٹا ہو یا بڑا وہ داخل ہوگا بہشت مین تیس برس کا زیادہ نہوگا اس سن وسال سے اسیطرح
اہل نار اخرجہ الترمذی اَبوہریرہ کا لفظ یہ ہے اہل جنت جرد مرد ہونگے سرگین آنکہ فنا ہوگی
جوانی اونکی پرانے ہونگے کپڑے اونکے اخرجہ الترمذی انس سے مرفوعاً کہا ہے دیجائیگی
مومن کو جنت مین اتنی اور اتنی قوت جماع کی کہا ای رسول خدا کیا اوسکو اتنی طاقت ہوگی
فرمایا دیجائیگی قوت سو مرد کی اخرجہ الترمذی اَبوسعید خدری کا لفظ مرفوع یہ ہے ادنی اہل
جنت درجے مین وہ شخص ہوگا جسکے اسّی ہزار خادم بہتر بیبیان ہونگے کہڑا کیا جائیگا اوسکے لئے ایک
قبہ موتی و زبرجد و یاقوت کا جتنا فاصلہ ہے درمیان جابیہ کے صنعا تک اخرجہ الترمذی
ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے ادنی منزلت جنت والونمین وہ شخص ہوگا جو دیکہیگا طرف اپنے باغات
وازواج خدم ونعم وسرر کی ایک ہزار برس تک کی راہ تک اور اکرم اونمین اللہ تعالی پر وہ ہوگا جو
نظر کریگا طرف وجہ اللہ کے صبح وشام پہر حضرت نے یہ آیت پڑہی وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا
ناظرۃ اخرجہ الترمذی اَبوسعید خدری کہتے ہین حضرت نے کہا اللہ عزوجل اہل جنت سے کہیگا
ای جنت والو وہ کہین گے لبیک ربنا وسعدیک والخیر فی یدیک اللہ تعالی فرمائیگا تم راضی
ہوئے وہ کہینگے ہمکو کیا ہوا ہے کہ ہم راضی نہون ای رب ہمارے تو نے ہمکو وہ دیا جو کسی کو اپنے
خلق مین سے نہین دیا فرماویگا کیا مین اس سے بہتر تمکو نہ دون وہ کہینگے اس سے افضل اور کیا
شئے ہوگی فرماویگا اوتارونگا تمپر رضا اپنی پہر خفا نہونگا تمپر کبہی بعد اوسکے اخرجہ الشیخان
والترمذی فی الواقع کوئی نعمت وراحت ودولت اس سے بڑہکر نہین ہے کہ مالک اپنے بندے

سے ناراض نہو اور غلام کو دربار اپنے آقا کا صبح وشام میسر آوے اللھم ارزقنا ابو ہریرہ مرفوعاً
کہتے ہین عرض کیئے گئے مجہپر اول وہ تین آدمی جو داخل ہونگے جنت مین شہید و عفیف متعفف اور وہ
بندہ جسنے اچھی طرح عبادت کی اللہ تعالی کی اور خیرخواہ رہا اپنے موالی کا اخرجہ الترمذی
حارثہ بن وہب کا لفظ مرفوع یون ہے کیا خبر دون مین تمکو اہل جنت کی کہا ہان ای رسول خدا
فرمایا ہر ضعیف متضعف اگر قسم کھا بیٹھے اللہ پر تو سچا کر دے اللہ اوسکو الحدیث اخرجہ الشیخان

	بمسکینان و درویشان سری ہست	۵	دلا خوش باش کان محبوب جان را	

علی مرتضی سے مرفوعاً کہا ہے جنت مین ایک میلا ہوگا حور عین کا وہ ایسی آواز سے گاوینگی کہ
اوس جیسی آواز خلایق نے سنی نہوگی وہ کہینگی نحن الخالدات فلا نبید نحن الناعمات فلا
نباس نحن الراضیات فلا نسخط طوبی لمن کان لنا وکنا لہ اخرجہ الترمذی لفظ حور
جمع ہے حوراء کی حوراء کہتے ہین اوسکو جسکی آنکہ کی سفیدی سیاہی خوب گہری ہو عین جمع ہے
عیناء کی عیناء کہتے ہین بڑی آنکہہ والے کو دوسرا لفظ علی کا مرفوعاً یون ہے جنت مین بازار ہونگے
انمین کچہہ خرید و فروخت نہوگی مگر صورتین مردون اور عورتونکی جب کوئی آدمی کسی صورت کو چاہیگا
اوس صورت مین داخل ہوجاویگا اخرجہ الترمذی انس کا لفظ مرفوع یون ہے جنت مین ایک
بازار ہے ہر جمعہ کو وہان آیا کرینگے باد شمال چلیگی وہ اونکے کپڑون اور چہرونکو لگیگی اونکا حسن و
جمال بڑہ جاویگا اپنے گہر والون کے پاس پہر کر آوینگے حسن وجمال مین زیادہ ہونگے اونکے گہر والے
کہینگے واللہ تمہارا حسن وجمال زیادہ ہوگیا ہے وہ کہینگے تم بہی تو واللہ حسن وجمال مین بڑہ گئے ہو
اخرجہ مسلم صفات جنت و اہل جنت کی احادیث صحیحہ و آیات کریمات مین بہت آئی ہین اس
باب مین کتاب مثیر ساکن الغرام الی روضات دار السلام بغایت جامع و حافل ہے یہ جنت
جسکی صفات کا نمونہ یہہ بعض احادیث تہے حصہ اہل تقوی و علم و دیانت کا ہے ہرچند کوئی شخص عمل
سے جنت نہین پاتا ہے لیکن اللہ پاک نے اعمال صالحہ ایک وسیلہ و سبب دخول جنت کا ٹہیرایا ہے
گو اصل مین ہاتہہ آنا بہشت کا اور بچنا نار سے محض بفضل و کرم و لطف و منت و احسان و رحمت

ارحم الراحمین ہوگا جو لوگ دنیا سے با ایمان و عمل صالح اوٹھ گئے ہین جیسے نبیین و صدیقین و شہدا و صالحین اونکا تو کچہ ذکر ہی نہین ہے کیونکہ اونکے مراتب عالیات معلوم و متفق و ثابت ہین رہے وہ لوگ جو مخالط حسنات و سئیات ہین اونکے لئے اللہ پاک نے ہمارے حضور پرنور سید الانبیا خاتم الرسل کو شفیع روز جزا مقرر فرمایا ہے لیکن یہہ شفاعت خاص اونکے لئے ہوگی جو انواع شرک جلی و خفی سے پاک و صاف ہین اعتقاداً و عملاً یہہ شرط حصول مغفرت و وصول شفاعت مین مدلول کتاب و سنت ہے اسلئے ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اگر ہمہ معاصی و سئیات سے بشامت اعمال و اغواء ابلیس نہین بچ سکتا ہے تو اتنا تو ضرور اہتمام رکہے کہ اقسام اشراک باللہ سے دور رہو اگر یہ بات حاصل نہین ہے تو پہر امید نجات کی ایک خیال خام و سوداء ناتمام ہے والعیاذ باللہ مشرک کسی درجہ کا کیون نہو اوسکی مغفرت ہرگز نہو گی اسباب مین عدل عذر جہل کا بہی مسموع نہوگا مشرک سے گو کوئی گناہ صغیرہ تک بہی نہوا ہو کبیرہ کا کیا ذکر ہے اور ساری دنیا کی حسنات وہ بجالایا ہو پہر گز قصور اوسکا مغفور نہوگا ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء موحد اگرچہ کیسا ہی عاصی کیون نہو مشرق سے مغرب تک اوسکے گناہون نے آسمان و زمین کو پر کردیا ہو اوسکے لئے امید نجات کی ایک نہ ایک دن گو بعد عقاب و عذاب فعل سیات و ترک حسنات کی ہونی ہے اوسکی شفاعت رسول خدا صلعم ضرور فرماوینگے بڑا سعید ساتہہ شفاعت سید الشفعاء صلعم کی وہی شخص ہے جسنے خالصاً مخلصاً سچے دلسے لا الہ الا اللہ کہا ہے اللہم اجعلنا منہم رد شرک مین ہمارا رسالہ دعایۃ الایمان الی توحید الرحمن بغایت جامع و عام فہم ہے **ف** حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے ہر نبی کے لئے ایک دعوت مستجابہ تہی سو ہر نبی نے اپنی دعوت مین جلدی کی اور مینے اپنی دعوت واسطے شفاعت امت کے چہپار کہی ہے وہ ملنے قیامت کو انشاء اللہ تعالی اوس شخص کو پہونچیگی جو میری امت مین سے مرگیا ہے اور وہ شریک نکرتا تہا ساتہہ اللہ کے کسی شئے کو اخرجہ الثلثۃ والترمذی عن جابر کا لفظ مرفوع یون ہے شفاعت میری واسطے اہل کبائر کے میری امت مین سے ہے اخرجہ ابو داؤد و ترمذی نے اتنا

اور زیادہ کیا ہے جابر نے کہا اور جو کوئی اہل کبائر مین سے نہین ہے اوسکو شفاعت سے کیا کام انس کہتے
ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب دن قیامت کا ہوگا بعض لوگ طرف بعض کے موج کیطرح
جاوینگے پہر آدم علیہ السلام کے پاس آکر کہینگے تم اپنی ذریت کی شفاعت کرو وہ کہینگے مین اسکام کا نہین ہون
لکن تم پاس ابراہیم علیہ السلام کے جاؤ کہ وہ اللہ کے خلیل ہین یہ اونکے پاس جاوینگے وہ بہی یہی کہینگے لست لہا
لکن تم پاس موسی علیہ السلام کے جاؤ اونکے پاس آوینگے وہ بہی یہی کہینگے کہ مین اسکام کا نہین ہون تم
عیسے روح اللہ کے پاس جاؤ اونکے پاس جائینگے وہ کہینگے لست لہا ولکن علیکم بمحمد صلعم پہر
میرے پاس آوینگے مین کہونگا انا لہا یعنی ہان مین واسطے شفاعت کرنیکے ہون پہر مین جاکر اپنے
رب پر اذن چاہونگا مجھکو اذن ملیگا مین سامنے کہڑے ہوکر ایسے محامد بیان کرونگا جنپر مجھکو قدرت
نہین ہے مگر یہ کہ اللہ اون محامد کا الہام مجھکو کریگا پہر مین اپنے رب کے لئے سجدہ مین گر پڑونگا
اللہ فرماویگا ای محمد تو اپنا سر اوٹھا اور کہہ تیری بات سُنی جائیگی مانگ تجکو دیا جائیگا شفاعت کر
تیری شفاعت مقبول ہوگی مین کہونگا ای رب امتی امتی اللہ فرماویگا جا جسکے دلمین برابر
ایک دانہ گندم یا جو کے ایمان ہو اوسکو دوزخ سے نکال مین جاکر یہی کام کرونگا پہر پاس اپنے
رب کے آکر وہی محامد بیان کرونگا پہر سجدہ مین گرونگا مجھسے وہی اگلی بات کہے جاویگی مین کہونگا
یا رب امتی امتی مجھسے کہا جائیگا جا جسکے دلمین برابر ایک دانہ رائی کے ایمان ہو اوسکو دوزخ
سے باہر نکال مین جاکر یہی کام کرونگا پہر پاس اپنے رب کے پہر کر آونگا اور وہی اگلا سا کام کرونگا
مجھسے کہا جائیگا سر اوٹھا جسطرح کہ پہلی بار ہوا تہا مین کہونگا ای رب میری امتی امتی مجھسے کہا جائیگا
جا جسکے دلمین برابر ادنی ادنی دانہ خردل کے ایمان ہو اوسکو آگ سے نکال مین جاکر یہی کام کرونگا
پہر چوتہی بار پاس اپنے رب کے آکر وہی اگلے محامد بیان کرونگا پہر سجدہ مین گرونگا مجھسے کہا جائیگا
اے محمد تو اپنا سر اوٹہا کہہ تیرا کہنا سُنا جائیگا مانگ تجکو دیا جائیگا سفارش کر تیری سفارش قبول
ہوگی مین کہونگا ای رب اذن دے مجھکو اون لوگونمین جنہون نے لا الہ الا اللہ کہا ہے
اللہ فرماویگا یہ کام تیرا نہین ہے ولکن قسم ہے مجھکو اپنی عزت وکبریا وعظمت کی کہ نکالونگا مین آگ سے

مراد اس شخص کو جسنے لا الہ الا اللہ کہا ہے اخرجہ الشیخان اس حدیث کو شیخین نے صحیحین مین اور ترمذی نے سنن مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مطولاً روایت کیا ہے یہہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ شفاعت مخصوص باہل توحید ہوگی اور یہ شفاعت بالاذن ہوگی اور محدود ہوگی اور واسطے مشرک کے نہوگی اسیلئے اہل علم نے توحید کو راس طاعات اساس حسنات کہا ہے یہہ سارے اعمال صالحہ جو اس کتاب کے مطاوی ابواب وفحاوی فوائد مین جو القلم صدق رقم ہوئے ہین اوسیوقت اپنا رنگ دکھلائینگے جبکہ عامل موحد ہوگا گو عاصی ہو اور اگر خدانخواستہ باوجود ان محاسن اعمال کے اعتقاداً یا عملاً کسی شرک مین مبتلا تھا تو پھر خدا حافظ ہے امید عفو و مغفرت کی منقطع ہو چکی ہان موحدین عصاۃ بھی واسطے اتمام جزاء معاصی کے سیر جہنم کی کرینگے وہ معاصی جس سے استحقاق جہنم کا ہوتا ہے بلکہ بعض اونمین ایسے گناہ ہین جو اسلام سے خارج کردیتے ہین جیسے ریا و سمعہ یا جیسے بدعت رفض و خروج و اعتزال وغیرہ اونکا بیان ہمنے رسالہ قوارع و رسالہ قواطع مین کیا ہے وہ رسائل مخصوص بذکر کبائر سیئات ہین یہہ رسالہ بطور نمونہ کے ذکر محاسن اعمال و حسنات مین ہے دونون کے جمع کرنیسے مضمون الایمان باین الخوف والرجا کا بخوبی ذہن نشین ہر مومن مسلم ہو سکتا ہے اب جسکا جی چاہے وہ اعمال صالحات بجا لائے اور جسکا جی چاہے وہ گرفتار دام سئیات رہے اللہ پاک پر بیان تھا اور رسول خدا صلعم پر تبلیغ اور ہم پر تسلیم اور ساری امت پر امتثال امر و نہی تو یہ سب مراتب بحمدہ تعالی اشاعت مقاصد کتاب و سنت سے بقدر مقدرت زبان عربی و فارسی و اردو مین ادا ہو چکے ہمارا کام ہی بیان کرنا احکام شرع مطہرہ کا زبان قلم و قلم زبان سے ہو سو ہمنے کہدیا آگے ہمارے اخوان ملت بیضاء امت جانین اور اونکا کام ٥

	مختار تو ئی خواہ رسی یا نرسی		دادیم ترا ز گنج مقصود نشان	

ای مالک ہر دو سرا خاتمہ اس رسالہ کا ذکر جنت و نعیم آخرت پر ہوا ہے تو میرا خاتمہ بھی کلمہ شہادت پر کر اور مجھکو لایق اپنے عدل کے نسمجھ کر اپنے فضل سے میرا بیڑا دنیا و آخرت مین پار کر ٥

ہم دعا از تو اجابت ہم ز تو ٭ ایمنی از تو مخافت ہم ز تو

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین یہہ رسالہ آج روز سہ شنبہ تاریخ ۱۶ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۰ ہجری کو نو دن مین ختم ہوا اللہم اجعل خیر عمری اخرہ

تمت

خاتمۂ کتاب محاسن الاعمال از تصنیف سید جمیل احمد صاحب سہسوانی

تم کر چکے احاطۂ حمد خدا جمیل ٭ دریا کبھی سما نہین سکتا حباب مین

کہاؤ گے منہ کی بند پڑیگا کچھہ آپ سے ٭ کہولی زبان جو وصف رسالتماب مین

بعد اسکے شایقین کو بلاتا ہون نوید تازہ سناتا ہون نیکوکارو چلو خریدارو بڑہو مفت کا سودا ہے لینا ہے تو لو ورنہ مال دوسرون کا ہے بہا اسکی داد و تحسین ہے قیمت اسکی حبذا ہے آفرین ہے کہنے کو کتاب ہے حقیقت مین رہنمائی کا آفتاب ہے برائی سے بچاتی ہے نیکی کیطرف بلاتی ہے اعمال صالح کی کنجی ہے افعال ناقصہ سے منجی ہے نام اسکا محاسن الاعمال ہے زمانہ اسکی ہدایت کا معترف آفاقت کا مقر ہے زہے نصیب خوشا طالع کہ آج مطبع نیکنام مفید عام مین باہتمام ذی العز والشان محمد احمد خان صوفی حلیۂ طبع سے آراستہ ہوکر بزم آرای اہل بصیرت مجلس افروز ارباب حقیقت ہوئی

زبسکہ محو تماشاے یار خویشتنم ٭ فداے یار گہے گہ نثار خویشتنم

مین جسقدر ناز کرون وہ تہوڑا ہے کیونکہ یہہ رسالہ میرے آقا کا تالیف کیا ہوا ہے کیسا آقا ہر صفت مین نرالا حق نیوش حق پژوہ اہل حق کا سرگروہ امر بالمعروف مین معروف نہی عن المنکر مین ہمہ تن مصروف نیکون کا نیک ہزارون مین ایک علم و ہنر مین طاق سخا و کرم مین شہرۂ آفاق سلف کا یادگار خلف کا افتخار

خوش نصیب آج وہی ہے وہی خوش قسمت ہے ٭ جسکا صدیق حسنخان سا ولی نعمت ہے

سامعین آئین اس رسالہ کے مضامین سنکر لطف ایمان اوٹہائین یہہ رسالہ ہے یا ہدایت کا مقالہ

اعمال شایستہ کا رہبر ہے افعال بایستہ کا مظہر ہے عبادات و معاملات کے جملہ حسنات کا معدن ہے
احادیث و اخبار سے مبرہن ہے عاقل کو کامل بناتا ہے غافل کو عمل کا شوق دلاتا ہے نصیب اونکے
جو اسپر عامل ہون جیتے جی خدا کی رحمت مین شامل ہون الٰہی سب مسلمانون کو اسی راہ پر لگادے
غم دنیا و مافیہا سے چھڑا دے آمین یا رب العالمین +

قطعہ تاریخ

تجھے زمانہ کے دیندار ای مرے ممدوح
محی دین رسالت مآب کہتے ہین

سران دہر ادب رکہتے ہین ترا ملحوظ
مدام لکہتے ہین حضرت جناب کہتے ہین

ہے بہرہ ور کوئی دولت سے علم سے کوئی
تہرے زمانہ کو ہم فیضیاب کہتے ہین

صواب پر ہے تری راے بیخطا ہر وقت
خطا کا دخل نہین ہم صواب کہتے ہین

الٰہی عیش سے آباد اونکا خانۂ دل
ترے عدو کو جو خانہ خراب کہتے ہین

جہان مین پہیلی ہدایت کی روشنی تجھسے
بجا ہے تجھکو جو ہم آفتاب کہتے ہین

امام تجھکو سمجھتے ہین عامی و عالم
تجھے مجدد دین شیخ و شاب کہتے ہین

مولفات کا تیری جو پوچھتا ہون حال
جواب مین علما لاجواب کہتے ہین

ہے گرچہ ساری تصانیف کا جہان مداح
پر اس کتاب کو سب انتخاب کہتے ہین

جہڑی لگائی وہ اعمال نیک کی اسنے
کہ کہنے والے سب اسکو سحاب کہتے ہین

معاملات و عبادات کی محاسن کا
سب اہل علم اسے لب لباب کہتے ہین

تعرف اہل دل اسکو سمجھتے ہین دلمین
زبان سے گرچہ بظاہر کتاب کہتے ہین

ہر کلمہ ہے قابل تحسین یہ اہل جوہر کی
جو حرف حرف کو دُر خوشاب کہتے ہین

مین اسکی طبع کی تاریخ پوچھتا ہون تو لوگ
ہے شارع ہمہ کار ثواب کہتے ہین
۱۳۰۴

صحت نامہ رسالہ محاسن الاعمال

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
٣	١٨	هجرة	هجرته	١٧	١	استعتن	استطعتن
٤	٢	آئمہ	ائمۂ	١٨	١٤	اسکی	اور
〃	١٢	نقطہ	نفقہ	٢٠	١٣	یکڑو	پکڑو
〃	١٩	کبشہ	کبشہ	٢٤	٩	لتبتعن	لتتبعن
٨	١٦	بااعذر	بلاعذر	٢٧	٢١	احسانا	احسانا
٩	١	لیدخل	لیدخلن	٣٢	٤	ہر قدم	ہر قدم
١٠	٥	خطیئة	خطیئته	〃	٨	بہلا	بھلا
〃	١٠	اولیک	اولئک	٣٥	١	ابوالنصر	ابوالنضر
١١	٩	لیبیننہ للناس ولا یکتمونہ	لتبیننہ للناس ولا تکتمونہ	٣٧	٢٠	حضرت نے	حضرت نے فرمایا
〃	١٠	ثمنا	بثا	٥٠	١٥	لبشرو	لشروا
〃	١١	هذ	هذا	٥٥	٣	البط	الط
١٢	١	الله	لله	〃	٩	مسلم	مسلمو
〃	٢	ادراک	ادراک	〃	١٣	مغت	مفت
〃	٥	بالعقود	بالعقودو	٥٦	٣	اونگلیونکی گھائیان	انگلیون کے جوڑ
١٣	٢	وسیئتہ	وساءته سیئته	〃	١٥	صالحہ	صالح
〃	٨	ما بالعدل	بالعدل	٦٠	١٧	قتیبہ	قتیبہ
〃	١٤	العلی	لعلی	〃	١٨	حصرت	حضرت
١٤	١٤	قامت	قسامت	٦١	١٢	لسحرا	سحرا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۶۱	۱۲	حکمة	حکما
۶۲	۱۱	جبمہ	جبکہ
۶۵	〃	انمیئہ	ابنیئہ
۶۶	۲	—	سے
۶۷	۵	بموجب	موجب
۸۲	۱	پینے	سے لینے
۸۳	۶	ثروت	ثروت سے
〃	۱۲	کسکو	کسیکو
۸۷	۳	محالس	مجالس
۸۸	۱۸	ینات	بنات
۸۹	۱۴	منصمہ و	منضمہ
〃	۱۶	جبرئیل	جبرئیل کو
۱۰۳	۱۸	علم	علم کو
۱۰۳	۷	سنجرہ	سنجبو

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۰۵	۱۰	کمیت	کمیتہ
۱۱۲	۸	داقارہوا	وقار ہوا
〃	۱۳	یعملہ	بعملہ
۱۱۴	۴	محض	محصن
〃	۸	حاث	جاث
۱۱۸	〃	حدیث	حدیثا
〃	۹	مختلفہ	مختلقہ
۱۲۳	۱۸	جبط	خبط
۱۲۷	۱۰	عسکر کا ہمراہ کیکر	لیکر ہمراہ عسکر کے
۱۲۹	۱۶	زمین اور آسمان کے	آسمان اور زمین کے
〃	۱۹	تفاسس	تفاضل
۱۳۱	۲۰	صالحہ	صالحہ کو
۱۳۶	۱۶	اہل علم	اہل دین

تمت